

حکایت ولی اللہ

تہذیب ترجمہ

# الْبَیَاضُ النَّصْرَةُ فِي مُنَاقِبِ الْعَشْرَةِ

مؤلف :-

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محمد بن حبیب الدین  
طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۲ھ

مترجم :-

فاضل جیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی  
ملتان

ملنے کا پتہ : حق برادرز  
انارکلی، لاہور

ناشر : العسکران بک ڈپو  
امامیہ مسجد شباب چوک سمن آباد، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

# علی ولی اللہ

تہذیب ترجمہ

## الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محمد بن طبری شافعی کئی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم

فاضل جلیل مولانا محمد شفیع صاحب تہجد شاہ سولوی ملتان

الکتاب

مکتبۃ الساجد - ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

العمران بک ڈپو امامیہ مسجد حسنین روڈ شباب چوک  
۷۵۹۷۶۲۵ فون: ۷۵۹۷۶۲۵



## حرفِ اول

### کتاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

\* حَافِظُ عُبَیْدِ الدِّیْنِ الطَّبْرِیُّ الْبُلْدُخَرِیُّ الرَّحْمَنُ  
بِرَجَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِیُّ الْحَقِیقِیُّ الْحَسَنُ وَحَدَّثَ الْجَلَدُ

متوفی ۶۹۴ھ کی تالیف ہے جو بلادِ اہلسلام میں کئی بار چھپ چکی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ ہم نے اس کے بابِ پہارم کا ترجمہ اصل متن کے ساتھ مومنین کے لگاتار اصرار پر اردو میں کیا ہے۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے اردو ترجمہ کا نام علی دلی لکھا ہے۔ اس کا جواب کتاب میں آپ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھ کر خود اندازہ لگائیں کہ کیا آنحضرتؐ کے کسی صحابی میں ایسے خصوصیات موجود ہیں جو صرف علیؑ کی ذات میں یک وقت موجود ہیں اگر ایسے خصوصیات کسی فرد میں موجود نہیں ہیں تو پھر ان کا علیؑ سے مقابلہ کریں کیا جاتا ہے۔ بڑا ہوتصتب کا جو انسان کو صحیح و سقیم کی تمیز کرنے سے اندھا کر دیتا ہے۔ مؤلف کتاب شافعی المذہب اور سی عالم ہیں اور آپ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ لا یحوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز کہ پل صراط اس وقت تک کوئی شخص عبور نہیں کر سکے گا جب تک علی علیہ السلام اس شخص کو جنت کا ٹکٹ نہیں دیں گے۔ کیا یہ ایک ہی حدیث علیؑ کی برتری کے لئے کافی نہیں ہے؟ آپ نے ایک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں جُھنا ہوا پرندہ لایا گیا۔ آپ نے بارگاہِ ایزدی میں دعا کی کہ پالنے والے والے میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو، تو اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو بھیجا جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ پیچھے کر بھونا ہوا گوشت کھایا۔ یہ دونوں احادیث

کو پڑھ کر ذرا انصاف سے کام لیں۔ اگر آپ نے انصاف سے کام لیا تو ہمیشہ کے لئے علیؑ کے ہو جائیں گے۔ خداوند عالم کی ذات کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب اور تفسیر فرات کے ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کمزور دینے والی گرانی کے زمانے میں کسی کتاب کا شائع کرنا معجزہ سے کم نہیں اس مشکل میں الحاج زائر چہارہ معصومین علیہم السلام جناب ملک محمد حکیمات صاحب برسن سلمہ تعالیٰ رئیس اعظم ملتان نے دل کھول کر میری مدد فرمائی، میں آپ کا شکر گزار ہوں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آمین  
ثم آمین۔ اللہم تقبل منا بجاہ محمد وآل محمد وخول وادعوتہ الا با اللہ العلی العظیم صلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین ؑ

والا حقرہ

محمد شریف  
علی اللہ عنہ ومن اللہ

۱۵۔ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

۲۳، شوال المکرم ۱۳۹۸ھ ۲۶، جنوری ۱۹۷۸ء

# فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳	حرف اول	۵۴	جس کا بی مولا علی اس کا سوا	۹۰	رسول اللہ کا علی کو خبر کے دن علم دینا
۷	حضرت علی کا نسب	۵۹	رسول کے بعد آپ کے جڑوں کے آقا ہیں	۱۰۰	آپ کی آپ کی زوجہ اور آپ کے دو لڑکے اور دنیا میں
۹	حضرت علی کی کینیت	۶۴	مسلمانوں پر علی کا حق	۱۰۲	حضرت علی کے گھر سے رسول اللہ کے گھر کے درمیان تھے
۱۵	حضرت علی کا علیہ مبارک	"	جبرائیل علی سے ہیں	۱۰۳	علی آپ کی زوجہ اور آپ کے فرزندوں جیسا کہ علی
۱۸	آپ کا اسلام لانا	۶۵	اللہ تعالیٰ کی علی کے ذریعے مدد کرنا	۱۰۴	آپ کی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی
۲۰	علی کا سب سے پہلے اسلام لانا	۶۶	علی کا نبی کی مانند تبلیغ کرنا	"	آپ نے سرور کا لباس گراما اور گرمی کو لباس
۲۲	سب سے پہلے نماز پڑھنا	۷۰	رسول اللہ کے لئے قربانی کے جانور کا علی سے ذکر کرنا		سرور میں پہنا
۲۷	آپ کی ہجرت	۷۱	رسول اللہ کی طرف سے علی کا قربانی کرنا	۱۰۵	رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ
"	آپ کی خصوصیات	"	علی کے لئے کون سے سوا کوئی شخص بھی صراطِ مستقیم		فرخ کے بغیر وہ اس نہ آتے
۲۸	نبی کے بعد آپ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے		نبی کے لئے	۱۰۶	آنحضرت آپ کو لکھنے کے روزانہ فرماتے
"	خدا کا محبوب ہونا	۷۲	خدا نے علی کو عہد کا روز بخش دیا		جبرائیل دیکھ کر اس کا دل ساتھ ہوتے
۳۲	رسول اللہ کا محبوب ہونا	"	علی عرب کے سرور ہیں	۱۰۷	بعد کی جنگ میں فرشتہ کا علی کے کمانک اور دنیا
۳۷	علی کا مرتبہ	۷۳	علی مسلمانوں کے سرور ہیں	۱۰۸	جنگ کے بعد اہل ایمان میں علی کے بڑھ چکے
۳۸	علی رسول سے سب سے زیادہ قریبی تھے	"	علی دنیا و آخرت میں سرور ہیں	۱۰۹	حمید میں علی صلہ نامہ کرنے لگے
۳۹	جنگ تبوک میں علی کو ثواب اور مالِ غنیمت	۷۴	علی رسول اللہ کے والی اور وارث ہیں	۱۱۱	رسول اللہ نے قرآن کی منزل پر علی کے تفسیر پر جہاد
"	رسول اللہ کی طرح	"	علی کا رسول اللہ کو تسلیم دینا	۱۱۲	علی کے سرور ہونے کے بعد کھیلنے والے روز
"	علی مثل نبی ہیں	۷۵	آنحضرت کا آپ کے فرزند کیلئے نام اور		بند کر دیتے
۴۱	مخلوق کی پیدائش سے پہلے علی نبی کے		کیفیت رکھنے کی اجازت	۱۱۵	علی جنگ کی حالت میں مجھے گزرتے تھے
"	نور کا ایک حصہ ہیں	۷۶	آپ کی خاطر سورج کا دایں ہونا	"	علی جنت میں
"	علی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کی مانند ہے	۷۷	آنحضرت نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے	۱۱۶	علی ملکوت کا دروازہ ہیں
۴۲	علی اور نبی پر فرشتے درود بھیجتے تھے		کپڑے کے اندر لے لیا	"	علی علم کے گھر اور خبر کا دروازہ ہیں
۴۳	اللہ تعالیٰ اور نبی کی روح اپنی مشیت سے تھیں	۷۸	علی کو جنگ کے وقت سے زیادہ قریب تھے	۱۱۷	آپ سنت کے زیادہ عالم
۴۴	رسول اللہ نے کہا نبی علی کو تکلیف دی مرنے	"	علی سے غافل کی عادی ہونا	"	آخرت سے علم پر علم میں بڑے
"	مجھے تکلیف دی	۸۵	غافل کی شادی علی سے حکم خدا اور اللہ کی	۱۲۱	تمام صحابہ آپ سے مسکرا رہے تھے
۴۹	رسول اللہ کا علی کو بھائی بنانا		وہی سے ہوئی تھی	۱۲۲	حضرت علی کا دعویٰ سلونی
۵۳	خدا نے رسول کی اولاد میں علی کو صاحب قرار دیا	۸۹	خدا نے فرشتوں کی جڑوں میں علی کی شادی	۱۳۳	علی کی طاقت فیصلہ
			علی سے کی		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۲	حضرت علی کا تخلص میں ہونا	۱۹۱	علی کا ایک قوم کو جلالنا	۲۴۳	آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا
۱۲۵	علی کے بعض فیصلے	۱۹۲	علی کا فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا	۲۴۴	غاصبوں کو قتل کرنے میں فضیلت
۱۲۶	خدا کی آیت پر علی کی خصوصیات	۱۹۳	علی کا تبریک کو دیکھنا اور کلام کرنا	۲۴۹	علی کی خواجہ سے جنگ کر نیکی و بر
۱۳۰	طائف کے روز تہی سے بات کرنے کی خصوصیات	۱۹۴	علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے	۲۵۲	آپ کی خلافت
۱۳۱	علی کا رسول کے کندھوں پر چڑھنا	۱۹۸	علی شیر البشر ہیں	۲۵۶	آپ کی بیعت اور بیعت نہ کرنے
۱۴۳	روز قیامت علی کے ہاتھ میں لوائے	//	اللہ کے حاملین عرش سے علی سے نیسے فر		دلوں کا ذکر
	محمد بن ابی بکر	۱۹۹	علی منفور ہیں	۲۶۱	ابو بکر کی حضرت علی کے بارے میں
۱۴۶	علی کی تین خصوصیات	۲۰۰	آپ کے علم و فضل کا ذکر		احادیث
۱۴۸	علی کی چار خصوصیات	۲۰۲	آپ کے کرامات	۲۶۲	حضرت عمر کی احادیث حضرت علی کے ہاتھ میں
"	پانچ اور خصوصیات	۲۰۶	آپ کا سنت کو پیروی کرنا		۲۶۴
۱۴۹	آپ کی دس خصوصیات	۲۰۹	آپ کی بہادری	۲۶۴	آپ کی شہادت میں سے خود آگاہ
۱۵۶	علی کا رسول کا لباس پہن کر سونا	۲۱۱	آپ کا خدا کے دین میں سخی کرنا	۲۶۶	آپ کے قاتل کا ذکر قتل کی کیفیت
۱۵۹	آیات کے نازل ہونے کی خصوصیات	۲۱۲	ایمان میں علی کے قدم راسخ	۲۶۱	آپ کے قتل کی تاریخ
۱۶۳	رسول کا علی کے سببی ہونے کی گواہی دینا	۲۱۳	آپ کی جہاد	۲۶۲	علی کی موت سے بیت المقدس
۱۶۵	علی کو جنت میں کیا ملے گا	"	آپ کے اذکار اور دعائیں		میں مجبور
۱۶۸	جنتیوں کیساتھ علی کی روزی افروزی	۲۱۵	آپ کا صدقہ	۲۶۳	علی کا قاتل اشقی الاخرین
۱۶۹	جنت میں علی کا قصور اور قبر	۲۱۸	بیت کو قرض سے آزاد کرنا	۲۶۴	علی کی وصیت
۱۷۰	علی منافقین کو جوڑنے کیلئے جو کلام فرمایا	۲۱۹	علی زمانہ رسول میں سب سے زیادہ باعزت	۲۶۵	برکت موت حضرت علی کی عمر اور
۱۷۱	کہہ اور فضائل علی	"	حضرت کا زہد		مدت خلافت
۱۷۵	خدا اور رسول کی آپ سے محبت	۲۲۵	علی میں ہر عمل سے کام لینا	۲۶۶	آپ کی اولاد پر یہ کا ذکر
۱۷۷	رسول کے نزدیک علی کا مقام	۲۳۱	آپ کا تواضع	۲۶۷	علی کی بیسیٹیاں
"	آپ جیسی فضیلت کسی اور کی نہیں	۲۳۲	رسول اللہ سے جفا		
۱۷۸	علی سے محبت رکھنے کی ترغیب	"	جی کو احساس دلانا		
۱۸۵	علی سے رسول کی شفقت، رحمت و دعا	۲۳۵	علی کا اللہ سے خوف		
۱۸۷	رسول کا علی کو نماز شب کا حکم دینا	"	علی کی ہمیز گاری		
۱۸۸	نبی کا علی کو ریشی لباس پہنانا	۲۳۰	آپ کا رحمت میں انصاف		
۱۸۹	رسول کا علی کو عمار پہنانا	"	رحمہ کے حالات دریافت کرنا		



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

"الباب الرابع في مناقب أمير المؤمنين  
على ابن أبي طالب فيه اثنا عشر فصلاً  
اول في نسبه : الثاني في اسمه  
وكنيته : الثالث في صفته : الرابع  
في اسلامه : الخامس في معجزته :  
السادس في خصائصه : السابع في  
افضلته : الثامن في الشهادة  
له في الجنة : التاسع في فضائله :  
الحاشي في خلافته : الحادي  
عشر في مقتله : الثاني عشر في  
والده :

:- الفصل الاول في ذكر نسبه :-

تقدم ذكر آبائه في ذكر  
الشجرة في النسب العشرة و  
هو اقربهم من رسول الله صلى  
الله عليه وسلم نسباً مجتمع مع  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
في عبد المطلب الجد الاولى  
وينسب اليها شتم فيقال القرشي  
اشتم او عجم سدا الله لاديه

## چوتھا باب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے مناقب میں  
اس میں بارہ فصلیں ہیں

فصل اول - آپ کے نسب میں :- دوم -  
آپ کے نام اور کنیت میں :- تیسری آپ کی صفت  
میں :- چوتھی آپ کے اسلام لانے میں :- پانچویں  
آپ کی حجت میں :- چھٹی خصائص میں :-  
ساتویں آپ کے افضل ہونے میں :- آٹھویں اس  
بات میں کہ آپ جنتی ہیں :- نویں فضائل میں :-  
دسویں خلافت میں :- گیارھویں آپ کی شہادت  
میں :- بارھویں آپ کی اولاد کے بارے میں :-

(فصل اول)

آپ کے نسب کے بارے میں

عشرہ بشرہ کے نسب میں آپ کے آباؤ

اجداد کا نسب نامہ بیان ہو چکا ہے - آپ

نسب کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہیں آپ کا اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجرہ نسب میں قریب

عبد المطلب میں جا کر ملتا ہے - ہاشم کی

طرف مشوب ہیں - آپ قرشی ہاشم ابن

عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین



وتوفيت مسامة بالمدینة وشرعها  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتولی  
 دنہا وأشعیها قمیصہ واضطجع فی  
 قبرھا ذکرہ المجندی و ذکر السلفی انہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہا وترغ  
 فی قبرھا و ذکر الطائی فی الاربعین  
 انہ صلی اللہ علیہ وسلم نزع قمیصہ  
 والبسہا ایاء وتولی دنہا واضطجع  
 فی قبرھا فلما سوی علیہا التراب سئل  
 عن ذلک فقال البستہا للبتس من  
 ثیاب اهل الجنة واضطجعت معها  
 فی قبرھا لاخففت عنہا من ضغطة  
 القبر انہا کانت احسن خلق اللہ  
 صنیعاً الی بعد ابی طالب وبکی وقال  
 جزاک اللہ من ام خیرا فلقد کنت  
 خیرا قال وکانت ربت النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال وولدت لابی طالب  
 طالبا وعقیلا وجعفا وعلیاد ام  
 ہانی واسمہا فاختة وجمانة قال  
 ابن قتیبۃ والبعثی وکان علی اصغر  
 ولد ابی طالب کان اصغر من جعفر

کی طرف سے ہیں۔ آپکی والدہ فاطمہ بن اسد  
 بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ ابو عمر وغیرہ نے  
 کہا کہ آپ پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جس نے ہاشمی  
 فرزند پیدا کیا۔ اسلام الایمن اسلام کی حالت  
 میں مدینہ میں انتقال فرمایا جس کی نماز جنازہ میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہوئے  
 تدفین کے امور خروا انجام دیئے۔ اپنی قمیض  
 پہنائی۔ آپ کی قبر میں بخندی اور سینیٹے ذکر  
 کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی نماز  
 جنازہ پڑھائی۔ آپ کی قبر میں لیٹ گئے۔  
 نے اربعین میں تعین کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ والہ وسلم نے اپنی قمیض اتار کر آپ کی پہنائی  
 تدفین کے امور خروا انجام دیئے۔ آپ کی قبر  
 میں لیٹ گئے۔ قبر کی مٹی برابر کی۔ آنحضرت سے  
 اس بلے میں پوچھا گیا کہ فرمایا اپنی قمیض اس لئے  
 پہنائی تاکہ آپ کو جنت کا لباس پہنایا جائے۔  
 اور قبر میں آپ کے ساتھ اس لئے لیٹا تاکہ آپ  
 پر ضغطة القبر کے عذاب میں تخفیف ہو۔  
 اب حضرت ابو طالب کی بعد سب لوگوں سے زیادہ  
 میرے ساتھ اچھے خلاق سے پیش آتے تھے۔ یہ کہہ کر  
 رسول اللہ و پیغمبر کے ہاں خدا تعالیٰ کی جانب

بعشر سنین وکان جعفر اصغر من عقیل  
بعشر سنین وکان عقیل اصغر من طالب  
بعشر سنین۔

سے تیرہ تین بارے تو ایک تیرہ تین ماں تیس نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی پودش آپ نے کی تھی بنیاب  
ابو طالب سے آپ کی مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔  
طالب، عقیل، جعفر علی، ام ہانی جسے نانا فاختہ تھا  
اور جہانہ، ابن قیسہ اور ابو عمر نے کہا حضرت علی ابو  
طالب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے  
آپ دس سال جعفر سے چھوٹے تھے اور جعفر عقیل  
سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور عقیل طالب سے  
دس سال چھوٹے تھے۔

## دوسری فصل

آپ کے نام اور کنیت کے بارے میں۔  
اسلام سے قبل آپ کا نام علی اور کنیت ابوالمحن  
تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ  
کا نام صدیق رکھا۔

ابن ابی لیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا  
صدیق تین ہیں۔ ایک حبیب مری بخار مومن  
آل یاسین جسے کہا اسے میری قوم رسولوں کی  
اتباع کرو۔ دوسرے خزیل مومن آل فرعون  
جس کے کہا تھا کہ یہ تمام بیٹے شخص تو قتل کرتے  
ہو کر کتبہ میرا رب اللہ ہے۔

## الفصل الثانی فی اسمہ وکنیتہ

ولم یزل اسمہ فی الجاہلیۃ علیہ وکان کنیتہ  
ایا المحن وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدیقاً  
عن ابن ابی لیلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
انہ قال الصدیقون ثلاثہ

حبیب بن مری البخار مومن آل  
یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین  
وحز قبل مومن آل فرعون الذی  
قال انقتلون رجلاً أن یقول ربی  
اللہ وعلی بن ابی طالب الثالث وهو  
أفضلهم خرجہ أحمد فی المناقب کما  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے علی بن ابی طالب علیہ السلام جو ان سب سے افضل ہیں۔ اس روایت کو امام احمد بن حنبل اپنی کتاب مناقب میں بیان کیا ہے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی کنیت دو چیزوں کا باپ رکھی دو چیزیں ہیں  
 جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب سے فرمایا  
 سلام ہو تم پر اے دو چیزوں کے باپ رسول و  
 حق اور حسین ہیں (تھوڑے کچھ کے بعد  
 تمہارا رکن رخصت ہو جائیگا۔

خدا کی قسم میرے خلیفہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد علی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک رکن رخصت ہو گیا۔ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ذات کے بعد فرمایا یہ آخری رکن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ احمد بن حنبل نے اس کو مناقب میں بیان کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کنیت ابو تراب رکھی۔ سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ مہر ماس ایک شخص نے کہا

بابی الرحمانین۔ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ابن طالب سلام علیک ابا الرحمانین فعن قلین یذہب رکنک واللہ خلیفتی علیک فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ہذا أحد الرکنین الذی قال اللہ علیہ وسلم فلما مات فاطمة۔ قال ہذا الرکن الآخر الذی قال صلی اللہ علیہ وسلم خرجہ أحد فی المناقب وکما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا ابا تراب۔ وعن سہیل بن سعدان رجلا جواہ فقال ہذا فلان امیر من امراء المدینة یدعوك لتسب علیا علی المنبر قال اقول ما ذا اقول تقول له ابا تراب قال فضحلت سہیل وقال واللہ ما ساء ایاہ الارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما کان لعلی اسم احب الیہ منہ و دخل علی علی فاطمة ثم خرج فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة

فقال ابن ابن عمك قالت هو ذا  
مضطجع في المسجد فخرج النبي  
صلى الله عليه وسلم فوجد رداءه  
قد سقط عن ظهره فجعل رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن  
ظهره ويقول اجلس ابا تراب ان الله  
ما كان اسلم احب اليه منه ما سماه  
اياہ الارسلو الله صلى الله عليه  
وسلم اخرجاه واوجها تم واللطف  
له وقال البخاري بعد قوله فوجد  
رداءه قد سقط عن ظهره وخلص  
التراب الى ظهره فجلس يمسح عن  
ظهره ويقول اجلس ابا تراب مرتين  
وعنه قال استعمل على المدينة رجل  
من آل مروان قال قد ما سهل بن  
سعد فامرہ ان يشتم عليا فابى  
فقال اما ذا ابیت نقل لعن الله  
ابا تراب فقال سهل ما كان لعلي اسم  
احب اليه من ابي التراب ان كان  
يفرح اذا دعى بها فقال له اخبرنا

کہنے لگا مدینہ کا نخلان امیر اگر کچھ بلا تا ہے۔  
تاکہ تم میرے پیٹھ پر بیٹھ کر علی کو گھایاں دو، آپ کو  
معلوم ہے کہ میں علی کو کیا کہوں گا۔

کہا آپ اس کو ابو تراب کہو گے۔ یہ سن کر سهل  
بہس پڑا۔ کہ خدا کی قسم یہ لقب آپ کا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رکھا تھا۔ علی کو  
یہ لقب سب سے زیادہ پسند تھا۔ ایک روز  
علی عیسا اسلام جناب فاطمہ کے پاس آئے پھر  
کہیں تشہیف لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم جناب سیدہ کے پاس تشریف لائے  
دریافت کیا تمہارے ابن کم کہاں ہیں۔ عرض  
کیا وہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشہیف لائے  
دیکھا کہ علی کی پشت سے چادر الگ ہو چکی  
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پشت  
سے مٹی صاف کرنا شروع کر دی۔ اور فرماتے  
تھے۔ اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ یہ نام

آپ کو بے حد پسند تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم نے آپ کا یہ نام رکھا تھا اس  
حدیث کو بخاری مسلم ابوالرحمان نے بیان کیا

بخاری نے بیان کیا کہ چار روایت مبارک  
سے آپ کی تھی۔ اور پشت پر مٹی لگ گئی تھی  
رسول اللہ بیٹھ گئے۔ اور پشت سے مٹی صاف  
کرتے اور دوسرے فرمایا اسے ابو تراب مٹھ

کر بیٹھ جاؤ۔ آپ نے روایت کیا کہ مدینہ کا  
گورنر اولاد مروان کا ایک شخص مقرر ہوا۔ اس  
نے سہل بن سعد کو بلا کر حکم دیا کہ علی کو گالیاں  
دو۔ اس نے ایسے کہنے سے انکار کر دیا۔ کہہ  
خدا ابو تراب ہے۔ (معاذ اللہ) تعجب کرے  
خدا کہنے والے پر لعنت کرے، سہل نے کہا  
علی کو اس سے بڑھ کر اور کوئی لقب زیادہ  
پسند نہیں تھا۔

کوئی شخص آپ کو جب اس نام سے یاد کرتا  
تو آپ بہت خوش ہوتے کسی نے پوچھا اس کی  
وجہ کیا ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فاطمہ کے گھر آئے مگر علی کو گھر میں نہ پایا فاطمہ سے  
پوچھا میرے ابن عم کہاں ہیں؟

عرض کیا میرے اور آپ کے درمیان تلخ کلامی  
ہو گئی۔ اسلئے آپ کہیں چلے گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص  
سے کہا دیکھو علی کہاں ہیں عرض کیا یا رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت  
فاطمہ فلم یجد علیا فی البیت فقال  
این ابن عمک فقال کان بلین  
وبینہ شی

فما ضبني فخرج ولم يقم عند  
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لأنسان انظر این هو فقال یا رسول  
الله هو فی المسجد را قد نجا رسول  
الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطج  
قد سقط رواده عن شقه وأصابه  
تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يمسحه ويقول قم أبا تراب قم  
أبا تراب أخرجاه وعن عمار بن یاسر  
قال كنت أنا وعلی رفیقین فی غزاة  
ذی العشیرہ فلما نزلها رسول الله  
صلى الله عليه وسلم أقام بجارائنا  
نا سامن بنی مدیج یعملون فی عین  
لهم فی نخل فقال علی یا أبا الیقظان  
هل لك ان تأتي هو لاء فتظنکم  
یعملون فجئناهم فنظرنا الی عملهم  
ساعة ثم غشنا التوأم فانطلقت

أَنَا وَ عَلَى فَا ضَلَجْنَا فِي صُورٍ مِنَ النَّخْلِ  
فِي دَقْعٍ مِنَ التُّرَابِ فَمِنَّمَا فَوَّاهُ اللَّهُ  
مَا أَمِينَا إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِي كُنَا بِرَجُلِهِ وَقَدْ  
تَقَرَّبْنَا عَنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ قِيَوْمًا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَلِّي يَا أَبَا تَرَابٍ لِمَا رَأَى عَلَيْهِ  
مِنَ التُّرَابِ قَالَ أَلَا أَهْدُ نَكْمًا  
بِأَسْتَقَى النَّاسُ فَعَلْنَا بِمِي يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ أُحِيمُ نَحْوُ الَّذِي عَقَرُ  
النَّاقَةَ وَالَّذِي يُضْرِبُ فِي هَذِهِ  
يَعْنِي قَرْنَهُ حَتَّى يَقْتُلَ مِنْهُ هَذِهِ  
يَعْنِي لِحْيَتَهُ خَرَجَهُ أَحْمَدُ -

(شرح) الصور - بفتح الصاد و  
تسكين الواو والنخل المجتمع الصفا  
والدقعا - التراب ودقعا بالكسرة  
لصق بالتراب، وأحيم تصغير أحم  
وهو لقب قدار بن سالف عاتر  
ناقة صالح عليه السلام - قال  
الجمندى وكان يكنى أبا قصم ويليغ  
بجبوب الامة وبالصديق الأكبر

مسید میں سوئے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسید میں تشریف  
لائے۔ آپ بیٹے ہوئے تھے آپ کی جاوڑا گئی جسم کے  
اُس حصے کو ٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ  
کرتے فرطے اٹھوئے ابوتراب اٹھوئے  
ابوتراب اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے  
روایت کیا ہے۔

عمار بن یاسر نے روایت ہے کہ میں اور  
علی جبک ذی القیمہ میں ساتھی تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں قیام کیا۔ ہم  
نے تو مدینہ کو دیکھا کہ کھجوروں کے باغ کے شہ  
پر کام میں مصروف تھے علی نے کہا اے ابولقحان  
کیا ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھو گے۔ کہ  
کام کیسے کرتے ہیں۔ ہم وہاں گئے ایک گھنٹے  
تک ان کے کام کو دیکھا۔ پھر ہمیں نیند نے گھر  
لایا۔ علی اور میں چل کر چھوٹی کھجوروں کے جھنڈ کے  
تیلے ٹی پر سرگئے خدا کی قسم ہم اس وقت بیدار  
ہوئے جب تک رسول اللہ نے اپنے قدم سے  
ہمیں ٹھوکرہ ڈی۔ ہمارے جسم نہک آؤں گے  
تھے۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
نے علی سے فرمایا۔ اے ابوتراب جب آپ کے جسم پر

وعن معاذة العدوية قالت  
سمعت عليا على المنبر بالبصرة  
يقول أنا الصديق الأكبر خرجه  
ابن قتيبة. وعن علي أنه كان يقول  
أنا عبد الله وأخو رسوله وأنا القديق  
الأكبر خرجه القلعي. وعن أبي ذر  
قال سمعت رسول الله عليه وسلم  
يقول لعلي أنت الصديق الأكبر دانت  
الغاروق الذي تغرق بين الحق والباطل  
وفي رواية وأنت يعسوب الدين  
خرجه المحاملي.

(شرح) يعسوب الدين - سيده و  
رئيسه ومنه الحديث الآخر هذا  
يعسوب قرئت وأصله فحل النخل  
ويلقب أيضا ببيضة البلد وبالأمين  
وبالشريف وبالمهادي والمختدي  
وذي الأذن الواعي وقد جاء في  
الصحيح من شعره أنا الذي سمعني  
أخي حيدر. وسياقي في المحمالي  
إن شاء الله تعالى وحيدرة اسم  
الاسد وكانت فاطمة أمه لما ولده

مٹی کو دیجی۔

فرمایا کیا میں تم دونوں کو اگاہ کروں کہ سب  
لوگوں سے زیادہ بدبخت کون ہو گا؟  
عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایک  
شخص جو جس نے فادہ کی کوئی چیز کاٹ دیں دوسرا  
وہ شخص ہو گا جو تیرے جسم کے اس حصہ پر یعنی سر  
کے فرق پر ضرب لگائے گا جس سے تیری ریش  
تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے  
بیان کیا۔ بخاری نے کہا اچھی کیفیت ابونعیم  
اور لقب یعسوب امت اور صديق اکبر تھا۔  
معاذہ عدویہ کہتی ہے کہ میں نے علیؑ کو مسجد  
کوفہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں صديق  
اکبر ہوں۔ اس حدیث کو ابن قتیبہ نے بیان کیا۔  
علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ  
کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صديق  
اکبر ہوں۔ علیؑ نے اس کو بیان کیا۔ ابوذر رضی  
سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ سے فرماتے سنا۔ آپ  
صديق اکبر اور فاروق ہیں۔ جبریتی اور باطل  
کو الگ کر دے۔

ایک روایت میں ہے کہ تم وین کے یعسوب ہوا



سجته باسم ربها فلما قدم أبو طالب  
كروه لا شتم فسماه عليا -

### الفصل الثالث في صفته

وكان رضي الله عنه وبعثة  
من الرجال أودع العينين عظيمها  
حسن الوجه كانه قمر ليلة البدر  
عظيم البطن وعن أبي سعيد  
اليتیمی انه قال كنا نبیع الثياب  
على عواتقنا ونحن غلمان في السوق  
فاذا رأينا عليا قد أقبل قلنا بزرگ  
أنشکم قال علی ما تقولون قال  
نقول عظیم البطن قال أجل  
أعلاه علم وأسفله طعام وكان  
رضی الله عنه عریض المتکبیرین  
لمنکبه متشاش کشاش السبع  
الضاری لایبین عضده من  
ساعده قد أدهم ادماجا تشش  
الکفین عظیم الکما دلس اغید  
کان عنقه ابرق فضة أصلح  
لیس فی رأسه شعر الا من خلفه  
عن أبي لبید قال رأیت علی بن

(سردار ہوا) ان دونوں حدیثوں کو حاکمی نے  
بیان کیے۔

### فصل ۳۱ آپ کا حلیہ مبارک

حضرت امیر و میا نے قد کے انسان تھے۔ آپ کی  
آنکھیں سیاہ اور چوڑی تھیں خوبصورت چہرے  
کے مالک تھے جو چہرہ و حری رات کے چاند کی  
ماند روشن تھا۔ اور بڑے شکم والے تھے درلود  
بڑے علم والے (ابو سعید تیمی کا بیان ہے۔  
ہم لوگ اپنے بچپن کے زمانے میں اپنے کندھوں  
پر کھڑے رکھ کر بازار میں فروخت کیا کرتے ایک  
روز ہم نے علی کو رو اتے دیکھا۔ ہم نے کہا۔  
بزرگ شکم والے۔ علی نے کہا کیا کہتے ہو۔ ہم  
نے کہا ہم کہتے ہیں۔ بڑے پیٹ والا۔ فرمایا ٹھیک  
کہتے ہو۔ جس کے اوپر دس حصہ میں علم ہے۔ اور  
پچھلے حصہ میں خوراک ہے۔

آپ کے دونوں کندھے چوڑے تھے۔

ایک گرون چاند کے آفتاب کی طرح تھی آپ  
کے سر پر صرف پچھلے حصہ کی طرف ہائی تھی۔ ابوبکر  
نے کہا کہ میں علی کو دھوکہ کرتے دیکھا۔ آپ نے  
سر سے تمام اتارا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا سر پری  
تہیسی کی طرح تھا۔ اس پر نشان تھا۔

ابن اسحاق نے اس بیان کو تیس بن بنی

کہا کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ میں آیا۔ ایک شخص کو جو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھا اس کی دو گتیں تھیں۔ جن نے اپنا ہاتھ سر کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے۔

انہوں نے کہا یہ علی ہیں۔ اس حدیث کو ابن مسعود نے بیان کیا ہے۔ ورنہ محدثوں میں تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ سر پہ پال کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے۔ جب سر کے درمیان بال ہوں۔ مگر سر کے اطراف میں بال تھے جن کو جمع کر کے دو گتیں بائیں گیس۔ ڈاڑھی کے بال گھٹنے گھٹنے کے بیان نہیں کیا کہ آپ ڈاڑھی پر خضاب لگاتے تھے۔ صرف سوادہ بن حنظلہ سے بات کا قائل ہے۔ روایت میں کہ آپ کی ڈاڑھی کے بال زرو تھے۔ مشہور یہ ہے کہ آپ کی ایش مقدس سفید تھی۔ اس میں ایک دفعہ خضاب کیا پھر چھوڑ دیا بشمی کا بیان ہے۔ کہ میں نے علی بن ابی طالب کو آپ کا سر ریش مبارک کپاس کی مانند سفید تھے۔ اس بات کو ابن مسعود نے بیان کیا۔ جب کہ چلتے تھے۔ آپ کا جسم مبارک قریب قریب ہوتا تھا۔ کلائی اور ہاتھ بہت مضبوط تھے جب جنگ میں

ابی طالب بتوضاً فحسماً العمامۃ  
عن رأسه فرأیت رأسه مثل رخی  
علیه مثل خط الاصلح من الشعر  
خرجه ابن الضحاک وعن قیس بن  
عباد قال قدمت المدینة اطلب  
العالم فرأیت رجلاً علیہ بردان  
وله ضغیرتان وقد وضع یدیه  
علی عاتق عمی فقلت من هذا قالوا  
علی خرجه ابن الضحاک وایضاً ولا  
تضاد وبنیہما اذ یکون الشعر انحس  
عن وسط راسه وکان فی جوانبه شعر  
مستتر سل جمع نظیر یا ثنتین وکان  
کثیر شعر اللحیة لم یصفه احداً نفعاً  
الاسوداة بن حنظلہ ووردی أنه  
کان اصفر اللحیة واملشہو أنه  
کان ایضاً ویشبه ان یرکون خضب  
مرة ثم ترک۔ وعن الشعمی أنه قال  
رأیت علی بن ابی طالب ورأسه و  
لحجته قطنۃ بقیاً وخرجه ابن الضحاک  
وکان اذا مشی تکفأ واذ امسک  
بذراع رجل امسک بنفسه فلم

مستطع أن يتنفس وهو قريب إلى السمن  
شدید الساعد والید و اذا مشی  
إلى الحرب هرول تبت الحنات  
قوی صارع أحد اقط الاصرعه  
شجاع منصور علی من لاقاه -

(شرح) ربعة - أي مربع المثلث  
لا طویل ولا قصیر وجهه ربعات  
بالتحریک وهو شاذ لان فعلة لا  
تحرک فی الجمع اذا كان صفة وانما  
تحرک اذا كان اسما ولم یکن موضع  
العين واوا ویا - والد عج شد  
سواد العين مع سعتها يقال عين  
دعجاء ولا دعج من الرجال  
الاسود - واشکم - بالعجمية البطن  
ونزری - بضم الباء والزای و  
سکون الراء عظیم یشتن الکفین  
بالتسکین عظیمهما یقول منه  
ششت کفه ششنا بالتحرک  
اذا خشت غلظت - الاغید -  
الوستان المائل العنق والغید  
النعومة وامرأة فیداء وغادة

جاتے تو حرا مل چال ہے جاتے تھے مضبوط دل  
والے تھے جس سے مقابل کیا ہمیشہ اُسے پچھاڑ دیا  
بہادر تھے جس سے لڑتے اس کو شکست دیتے تھے۔

أَيْضاً نَاعِمَةٌ مَبْنِيَّةٌ الْعِيدِ - الْمَشَاشِ .  
 رُؤُوسُ الْعِظَامِ اللَّيْنَةِ الْوَلَدِ مَشَاشَةٌ  
 وَدَمَجُ الشَّيْءِ دَمَجًا إِذَا دَخَلَ فِي  
 الشَّيْءِ وَاسْتَحْكَمَ فِيهِ وَكَذَلِكَ  
 اَنْدَمَجَ وَادَمَجَ بِتَشْدِيدِ الدَّالِ  
 يُرِيدُ وَابْنَهُ أَعْلَمُ أَنَّ عِظْمَ عَضْدٍ  
 وَسَاعِدَةً لِلْيَنْهَمَا قَدْ اَنْدَمَجَا هَكَذَا  
 هُوَ فِي صَفَةِ الْأَسَدِ - وَالضَّارِ الْمُتَوَدِّ  
 الصَّيْدِ وَالضُّرُومِ وَأَوْلَادِ الْكِلَابِ  
 وَالْإِثْنِ ضَرْوَةٌ - نَكْهًا - أَيْ تَامَلْتُ نِشِيئَةً  
 - الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي إِسْلَامِهِ :

فصل پہ آئیے اسلام لانے میں ۔  
 اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر کیا تھی ۔

ابو الاحوذ محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ جب علی بن  
 ابی طالبؑ وزیر اسلام لائے تو اس وقت دونوں  
 کی عمر آٹھ سال تھی ۔

ابن اسماعیل نے کہا کہ علی دس سال کی عمر میں اسلام  
 لائے حسن سے روایت ہے کہ علی پندرہ سال  
 کی عمر میں اسلام لائے یا سولہ سال کی عمر میں ایک  
 روایت میں چودہ سال بیان کی گئی ہے ۔

ابن کثیر سے روایت ہے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں  
 اسلام لائے ۔ طبری نے اس کو بیان کیا ہے ۔

ذکر سنہ یومِ اِسْلَمِ ۔  
 عن أبي الاسود محمد بن عبد الرحمن  
 أنه بلغه ان علي بن أبي طالب الزبير  
 أسلما وهما ابنا ثمان سنين . وقال ابن  
 اسحاق وأسلم علي ابن عشرة وعن  
 الحسن أسلم علي وهو ابن خمسة عشر  
 سنه أو ستة عشر وقيل أربعة  
 عشر وهو يختلف الى الكتاب له  
 ذؤابة حكاه المحققان . وعن  
 ابن عمر أنه أسلم وهو ابن ثلاث

مشورة خرجہ القلعي ۛ وعن ابی الحجاج  
مجاہد بن جبر قال کان من نعمة  
اللہ علی علی بن ابی طالب واما اُراد  
اللہ به من الخیر ان قریشا اصابہم  
أزمة شديدة وكان ابو طالب ذا  
عیال كثيرة فقال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم للعباس عم النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم یا عباس ان أخاک أبا  
طالب کثیر العیال وقد أصاب الناس  
ما ترى من هذه الازمة فالطلق بنا  
الیہ فلنخفف من عیالہ فآخذ من  
بنیہ رجلاً ولأخذ رجلاً فنکفیہ ما منه  
فقال العباس نعم فانطلقا حتی أتیا  
أبا طالب فقالا له اما نرید ان نخفف  
عنک من میالک حتی ینکشف عن  
الناس ما هم فیہ فقال لهما ابو طالب  
اذا ترکتما لی عقیلاً فاصعما ما شئتما  
وفي رواية اذا ترکتما لی عقیلاً وطالبا  
فاصعما ما شئتما فآخذ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علیاً فضمه الیہ  
وآخذ العباس جعفرًا فضمه الیہ فلم

ابو جحاف مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ  
علی بن ابی طالب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے  
ایک نعمت تھی۔  
قریش سخت قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ ابو طالب  
بہت بڑے عیال دار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم نے عباس سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
وسلم کے چچا تھے اسے عباس! تیرے بھائی ابو طالب  
کثیر العیال ہیں۔ لوگ جس مصیبت میں گرفتار  
ہیں۔ انکا آپ کو بخیر ہی علم ہے۔  
قریب ابو طالب کا بارہ لڑکے تھے۔ آپکا نظر ان میں  
اور ایک تم نے اس سے آپ کا بوجھ ہلکا ہو  
جائیگا۔ عباس نے کہا ہاں یہ تجوز میں مناسب ہے۔  
ووزن خرات ابو طالب کے پاس شریفی لائے  
آپ سے کہا ہم آپکا بار کم کرنا چاہتے ہیں اس  
وقت تک جب تک لوگ قحط کی تکلیف میں مبتلا  
ہیں۔ ابو طالب نے فرمایا عقیل کو میرے پاس رہنے  
دو باقی جو کچا ہوں گے۔  
ایک روایت میں ہے کہ عقیل اور طالب کو بھیجے  
دو۔ باقی جو کچا ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ والہ وسلم نے علی علیہ السلام کو لے لیا۔ اور  
عباس نے جعفر کو۔

یزل علی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حق بعثہ اللہ نبیا فتابعہ علی وآمن  
بہ وصدقہ ولم یزل جعفا عند العباس

### دکرانہ اول من اسلم

قد تقدم في نظير هذا المذكور من نصل اسلام ابی  
بكر طوف صالح من ذلك وبيان غلظ فيه ذكر الخلفين  
عن عمر قال كنت انا وابو عبيدة واکو  
بكر وجماعة من أصحابه اذ ضرب رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم منكب علی فقال  
یا علی أنت أول المومنین ایانا واول  
المسلمین اسلاما و أنت منی بمنزلة  
هارون من موسى خرجہ ابن السنان  
وعن زيد بن ارقم قال کان اول من  
اسلم علی بن ابی طالب خرجہ أحمد و  
الترمذی وصححه عن ابی عباس  
قال کان علی اول من اسلم لبعہ خدیجة  
قال ابن عمر هذا حديث صحيح الاسناد  
لا مطعن فی روايته لاحد و هو  
يعارض ما تقدم عن ابن عباس فی  
ابی بکر والصحيح ان ابی بکر اول من اظہر

علی علیہ السلام اسوقت تک ہمیشہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ جبکہ اللہ  
تعالیٰ نے رسول اللہ کو نبی بنایا۔ علی نے آنحضرت  
کی پیروی کی۔ آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ کی  
نبوت کی تصدیق کی جعفر ہمیشہ عباس کے پاس  
علی سب پہلے اسلام لائے

ابن عمر سے روایت ہے کہ میں خود ابو عبیدہ  
ابوبکر اور آنحضرت کے صحابہ کی جماعت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی  
اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا  
اے علی اول المومنین اے ایمان کے لحاظ سے ہو  
اور اسلام کے لحاظ سے اول المومنین ہو۔ آپ کو  
مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ  
سے حاصل تھی۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ  
سب پہلے علی بن ابی طالب اسلام لائے۔ اس  
روایت کو احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کی  
اور اسکو صحیح قرار دیا۔ ابن عباس سے روایت ہے  
کہ علی خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ ابن  
عمر نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس میں کسی  
لے اعتراض نہیں کیا یہ اس حدیث کے ٹکڑا ہے۔

الاسلام كما تقدم فذكره في بابہ وبہ قال  
 مجاهد ومن حكيما قوله من العلماء  
 ومن معاذة العدو قالت سمعت  
 عليا على المنبر منبر البصرة يقول انا  
 الصديق الاكبر آمنت قبل ان  
 يؤمن ابو بكر واسلمت قبل ان يسلم  
 ابو بكر خوجه ابن قتبية في المعارف  
 وعن أبي ذر قال سمعت رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يقول لعلي أنت  
 أول من آمن بى وصدق خوجه لما  
 وعن سلمان انه قال أول هذه الامة  
 ورودا على نبيه صلى الله عليه وسلم  
 أولها اسلاما على بن أبي طالب وقد  
 روى مرفوعا الى النبي صلى الله عليه  
 وسلم ولفظه أول هذه الامة  
 ورودا على الخوض الحديث : وفي  
 رواية أولكم ورودا على الخوض  
 أولكم اسلاما على بن أبي طالب خوجه  
 القاتنى وغيره : وعن أبي عباس  
 قال السياق ثلاثة سبقت يوشح  
 بن فون على موسى وصاحب ياسين

جو ابن عباس سے راوی ہے کہ پہلے ابو بکر اسلام  
 لائے۔ مجاہد نے بھی یہی خیال کیا ہے ہم نے علماء  
 کے اقوال کو وہاں نقل کر دیا ہے۔ معاذۃ اللہ  
 بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی السلام کو بصرہ کی مسجد  
 میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ میں صدیق اکبر ہوں۔  
 میں ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا میں  
 ابو بکر کے اسلام لانے سے پہلے لایا۔ اسکو معاذ  
 میں ابن قتیبہ نے بیان کی ہے۔ ابو ذر نے فرمایا  
 ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا۔ تم سب سے  
 پہلے محمد پر ایمان لائے۔ اور میری تصدیق کی اس  
 کو کھانچنے نے بیان کیا۔ سلیمان سے روایت ہے  
 اس وقت میں سب سے پہلے علی رسول اللہ کی  
 خدمت میں حاضر ہوئے اور سب سے پہلے اسلام  
 لائے ایک مرفوع حدیث رسول اللہ سے نقل  
 ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خوض کوثر پر سب سے پہلے علی وارد ہوئے گے ایک  
 روایت میں ہے کہ علی تم سے پہلے خوض پر وارد  
 ہوئے گے۔ علی بن ابی طالب تم سب سے پہلے اسلام  
 لائے۔ علی وغیرہ نے بیان کیا۔ ابن عباس سے  
 روایت ہے۔ سب سے پہلے بقیہ کے نزدیک تین



الی عیسیٰ وعلی الی النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم خروجه ابن المصالح فی  
الاحاد والمناقب۔

و ذکر انہ اول من صلی :

عن ابن عباس اذ قال لعلی أربع  
خصال لیست لاحد غیرہ و ذکر منها  
انہ اول عربی و عجمی صلی مع رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خروجه أبو  
عمیر و خرج الترمذی منہ : عن ابن

عباس اول من صلی علی رضی  
اللہ عنہ و خرج أبو القاسم فی المواقف  
کذلک : و عن انس قال استبني النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين و  
صلی علی یوم ثلاث خرج الترمذی أبو  
عمیر فی بعض طرقہ بعث النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين و سلام  
علی یوم الثلاث خرجہ البغوی فی معجمہ : و عن یحییٰ

بن عیینہ قال : خدیجۃ اول من صدق : و علی اول من  
صلی الی القبلۃ و خرجہ الحافظ السلفی : و عن رافع قال  
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنين و صلت خدیجۃ آنو

یوم الاثنين و صلی یوم الثلاث من الفضل بن یعلی مع  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحد جمیع سین و اشیر تجو اقلعی

اشخاص ہیں۔ یوشع بن نون نے موسے پر ایمان  
لانے میں سبقت کی۔ صاحب سین نے عیسیٰ کی طرف  
علی نے نبی کی طرف اسکو ابن مہک کے اعاد اور شان میں کیا

علی نے سب سے پہلے نماز پڑھی :

ابن عباس نے

کہا علی کی چار ایسی خصوصیات ہیں جن میں اور  
کوئی آپکا شریک نہیں ہے۔ آپ پہلے عربی و عجمی  
ہوئے جن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے  
ساتھ نماز ادا کی۔ اسکو ابو عمر و اس سے ترمذی

نے بیان کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی

علیہ السلام نے سب سے پہلے رسول اللہ کیساتھ نماز

پڑھی۔ اسکو ابو القاسم نے المواقف میں بیان

کیا۔ ان سے روایت ہے کہ نبی کریم نے سرور

کو اعلان نبوت کیا۔ علی نے منگل کو آپ کے ساتھ نماز

ادا کی۔ ترمذی و ابو عمر نے نقل کیا۔ ابو عمر کے

بعض سلسلہ روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم سرور کو منصب رسالت پر فائز

ہوئے اور علی منگل کو اسلام لائے۔ بنو کندی نے اسکو

معجم میں ذکر کیا۔ حکم بن یزید نے کہا کہ خدیجہ نے

سب سے پہلے قصہ بتائی کی۔ اور علی سے پہلے

قبول ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتھ

وعنه قال صليت قبل ان تعلم الناس بسبع سنين  
وفي رواية سلمت قبل ان يعلم الناس بسبع سنين وفي  
رواية صليت مع رسول الله صلى الله  
عليه وسلم ثلاث سنين قبل ان  
يصلى معه أحد من الناس خروجه  
أحمد في المناقب وعنه انه كان  
يقول أنا عبد الله وأخو رسول  
الله صلى الله عليه وسلم وأنا العبد  
الأكبر ولقد صليت قبل الناس  
بسبع سنين خروجه القلي و  
عن علي قال عبادت الله قبل ان  
يعبده أحد من هذه الامة  
خمس سنين خروجه البوعمري وعن  
عفيف الكندي قال كنت امرأ  
تاجراً فقد مت الحج فأتيت  
العباس بن عبد المطلب لا يتاع  
منه بعض التجارة وكان امرأ  
تاجراً قال فوالله اني لغداً بمضى  
اذا اخرج رجل من خباء قريب  
منه فنظى الى السماء فلما رآها  
قام يصلي ثم خرجت امرأة مثلك

نماز پڑھی۔ حافظ سافی نے ذکر کیا۔  
واقع سے ملتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے سووار کر نماز پڑھی اور  
خدیجہ نے سووار کے آخری حصہ میں نماز ادا  
کی۔ علی دوسرے سووارنگل کو نماز پڑھی۔ عرف  
علی ہی تسبیح اور کچھ ماہ لوگوں سے پہلے آنحضرت  
کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ اس کی قطعی نے  
بیان کیا۔

علی نے فرمایا میں لوگوں سے ست سال پہلے رسول  
اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ایک روایت میں ہے کہ میں لوگوں سے سات  
سال پہلے رسول اللہ پر اسلام لایا۔ ایک اور  
روایت میں ہے کہ میں لوگوں سے تین سال پہلے  
رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ان احادیث کو احمد نے مناقب میں بائیک  
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

میں خدا کا بندہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں  
میں ست سال لوگوں سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ  
نماز پڑھتا رہا ہوں۔ ان احادیث کو قطعی نے  
بیان کیا ہے۔

الخبار فقامت خلفه فصلت ثم خرج  
غلام حين راحق الحلم فقام معه  
يصلی قال فقلت للعباس یا عباس  
ما هذا قال هذا محمد بن عبد الله بن  
عبد المطلب ابن اخي قال قلت من  
هذه المرأة قال ذریجہ بنت خویلد  
قال فقلت من هذا الفتی قال هذا  
ابن عمه علی بن ابي طالب قال قلت  
فما الذی یصنع قال یصلی وهو یزعم  
انه بنی ولم یتبعه احد علی امره  
الا امراته وابن عمه هذا الفتی وهو  
یزعم انه سیفتح علیه کنوز کسری  
وقیصر قال فكان عصف و هو  
ابن الاشعث بن قیس یقول دالم  
بعد ذلک حسن اسلامه لو کان  
اوله زرقی الاسلام یومض فاکون  
ثانیا مع علی بن ابن طالب - وعن  
حجۃ العربی قال سمعت علیا یقول  
انا اول رجل صلی مع النبی صلی الله  
علیه وسلم خرجنا الواحد وعن  
حبة ایضا قال رأیت علیا ضحل

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ میں نے  
تمام امت سے پہلے پانچ سال خدا کی بیعت  
کی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں  
کرتا تھا۔ ابو عمر نے نقل کیا۔ (دوسرے علی کا متعلقہ  
کر سکتے ہیں)۔

ضعیف کنہی سے روایت ہے۔ کہ میں تاجراوی  
تھا۔ میں حج کے زمانہ میں آیا۔ چونکہ عباس  
بن عبد المطلب تاجرتی تھا۔ آپ کے پاس کچھ  
پیریں خریدنے کیلئے حاضر رہا۔ خدا کی قسم میں  
آپ کے پاس نہ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک قریب  
کے خیمے سے ایک شخص نکلا۔ آسمان کی طرف نگاہ  
کی۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اسی خیمہ سے ایک  
ایک نورت نمودار ہوئی۔ وہ آپ کے پیچھے نماز  
پڑھنے لگی۔ پھر ایک لڑکا باہر آیا۔ جو بلوغت  
کے قریب تھا۔ وہ اس شخص کیساتھ کھڑے ہو کر  
نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس سے کہا یہ کون  
شخص ہے۔ کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب  
میرے بھائی کے فرزند ہیں۔ میں نے کہا بدورت  
کون ہے۔ کہا یہ اس کی بیہ خارجیہ بن خویلد ہیں  
میں نے کہا یہ کون ہیں۔ کہا یہ اس شخص  
ابن کلم علی بن ابی طالب ہیں۔ میں نے کہا یہ لڑکا کیا

علی المنبر اُمرہ صحیحہ فصحا اکثر  
 منہ حتی بدت نواجذہ ثم قال ذکر  
 قول ابی طالب ظہر علینا أبو طالب  
 وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ونحن نصلي بطن نخلة قال  
 ماذا تضعان یا ابن اخی فداہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام  
 فقال ما بالذی تضعان اذ الذی  
 تقولان یا س ولکن واللہ لا اظن فی  
 اُستی اُبد اذضحک تعجبا من قول  
 ایہ ثم قال اللہم لا أعرف لك  
 عبدا من هذه الامۃ عبد لقی  
 غیر نبیک ثلاث مرات لقد صلیت  
 قبل ان یصلی الناس خرّجہ اُحد  
 وخرّجہ فی المناقب وزاد لقد  
 صلیت قبل ان یصلی اُحد سبعا  
 حبة العربی ضعیف - قال ابن شحاح  
 وذكر بعض اهل العلم ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا  
 حضرت الصلاة خرج الی شباب  
 مکة وخرج معہ علی بن ابی طالب

کر رہے ہیں۔ کیا نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس شخص  
 کا خیال ہے کہ میں نبی ہوں۔ اسوقت آپ کی پیٹھ  
 صرف آپ کی عورت اور آپ کے ابن عم بنو حنیہ  
 کر رہے تھے۔  
 اسکو یقین ہے کہ عنقریب آپ کیلئے کمری  
 اور قیس کے خزانے نکل جائیں گے۔ ضعیف  
 اشعث بن قیس کا فرزند ہے۔ بعد میں اسلام  
 لایا۔ جو اچھے اسلام والا تھا۔ کہتا ہے اگر مجھے  
 خدا اسوقت اسلام لانے کی نعمت سے نوازتا  
 تو میں علی کیسا تھو دوسرا اسلام لانا ہوتا۔  
 حبة العربی نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام  
 کو فرماتے سنا میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھ نماز پڑھی۔ ان دونوں  
 حدیثوں کو ابوالاحسن نے نقل کیا۔ نیز حبة  
 العربی نے ذکر کیا کہ میں نے علی کو منبر پر بتا  
 رہے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں  
 تھیں۔ ایسا میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا  
 نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا مجھے ابو طالب کی بات  
 یاد آگئی۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کیسا تھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہے  
 تھے۔ ابو طالب تشریف لائے۔ فرمایا تم لوگ کیا کر رہے ہو

اے میرے بھائی کے فرزند۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالبؓ کو اسلام کی دعوت دی۔ آپؓ کہا جو کچھ تم کہہ رہے ہو یا کہتے ہو خطرے الی بات ہے (ہرگز نہیں) حضرت طالبؓ مسلمان تھے اور اسلام پر انتقال فرمایا۔ علیؓ اپنے باپ کی بات سے تعجب سے ہنسنے لگے (ابو طالبؓ مل الایمان انسان تھے) پھر فرمایا اپنے ولے میں اس امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں دیکھتا جو میرے درتیرے نبی کے سوا تیری عبادت کرتا ہو۔ تین مرتبہ فرمایا۔ میں سب لوگوں سے پہلے نماز پڑھی۔ احمد نے اسکو نقل کیا۔ مناقب میں یہ لفظ مزید تحریر کئے ہیں۔ میں نے تمام لوگوں سے سات سال نماز پڑھی۔ حجة العمریٰ ضعیف ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی گھاٹی کی طرف تشریف لے جاتے۔

علی بن ابی طالبؓ آپ کے ساتھ جاتے تھے۔ آپ اپنے چچا ابوطالبؓ اور تمام اعمام اور تمام قوم سے خفیہ جاتے وہاں جا کر نماز پڑھتے۔

مستخفیان من عہ ابی طالب ومن جمیع اعمامہ و سائر قومه فیصلیان الصلوات فیہا فاذا أمسی ارجعوا فمکوا کذلک ما ساء اللہ ان یکشا ثم ان ابی طالب عشر علیہا یوما وھا فیصلیان فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اخی ما هذا اراک تدین بہ قال اخی عم هذا دین اللہ و دین ملائکتہ و دین رسلہ و دین ابینا ابراہیم اوکا قال صلی اللہ علیہ وسلم و بعثنی اللہ بہ رسولا الی العباد و انت یا عم احق من یدلت لہ النصیحة و دعوتہ الی الہدی و احق من آجا بنی الیہ و اعاننی علیہ اوکا قال فقال ابوطالب ای ابن اخی انی و اللہ لا استطیع ان افارق دین آبائی و ما کانوا علیہ و لکن و لدلہ لا یخلص الیک شیء تکرہہ ما یقینت + و ذکر و افانہ قال لعلی ای بنی ما هذا الدین الذی مات علیہ

عرض کیا بابا جان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں آپ کے ساتھ خدا  
کی نماز پڑھتا ہوں آپ کا کہا ماننا ہوں حضرت  
ابوطالب نے فرمایا آنحضرت آپ کو نیکی کی عزت  
دیں گے، آپ کا ساتھ نہ چھوڑو۔

قال يا أبت آمنْتُ برسولِ اللهِ صلي  
اللهُ عليه وسلم وصَدَقْتَ بما جاء  
به وصليت معه لله واتبعتَه  
فزعوا عنه قال أما انه لم يدعني  
إلا إلى خير فالزمه خُرجه ابنُ اسحاق

### فصل ۵ آپ کی ہجرت کے بارے میں۔

ابن اسحاق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی ہجرت کے علیٰ مکہ میں تین دن اور  
تین راتیں قیام فرما رہے۔ رسول اللہ کے  
پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں وہ لوگوں کو  
واپس لیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت  
کے ساتھ کلثوم بن زیدم کے پاس قیام کیا۔  
قیار میں ایک رات یا دو راتیں رہے۔

### الفصل الخامس في هجرته

قال ابن اسحاق وأقام علي  
بمكة لجد النبي صلي الله عليه وسلم  
ثلاث ليال وأيامها حتى أدي عن  
رسول الله صلي الله عليه وسلم الروائع  
التي كانت عنده للناس حتى إذا فرغ  
منها لحق برسول الله صلي الله عليه  
وسلم فنزل معه علي كلثوم بن زهدا  
ولم يبق بقاء إلا ليلة أو ليلتين۔

### فصل ۶ آپ کے خصوصیات۔

آپ سے پہلے آنحضرت پر ایمان لائے اور آنحضرت  
کیساتھ نماز پڑھی۔ اس قسم کی احادیث پہلے ایک  
فصل میں ذکر ہوئیں ہیں۔ قیامت میں سب  
پہلے آپ (اینا مقدمہ) (اللہ کے حضور میں)  
پیش کریں گے۔ علیؑ السلام نے فرمایا میں سب

### الفصل السادس في خصائصه

ذكر اختصاصه بأنه أول من أسلم ودل على  
تقدمه أحاديث هذا الذكور في الفضل قبله  
وذكر أنه أول من يجرى له خصومة  
يوم القيامة :- عن علي قال أنا

پہلے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے  
اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا ان لوگوں  
کے بارے میں یہ ریت نازل ہوئی: یہ دو مخالف  
خدا کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا پیش کریں گے یہ  
لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ جو جنگ بدر میں اپس  
میں مقابلہ کیا تھا۔ علیؑ۔ حمزہؑ۔ عبیدہ بن  
حارث۔ رابعہ اور ولید بن عقبہ، ایک اور  
روایت میں ہے کہ علیؑ نے فرمایا یہ آیت  
ہذا ان خصمان فی ربہم جگہ بدر کے  
موقعہ پر ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔  
بخاری نے ذکر کیا۔

”نبیؐ کے بعد سے پہلے آپ جنت کا  
دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔“  
علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا اے علیؑ! میرے بعد سب سے  
پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس  
میں بلا حساب داخل ہو گے۔ اس کو امام علی بن  
موسے رضاؑ نے اپنی مسند میں بیان کیا۔

”خداوند عالم کا محبوب ہونا“  
انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اول من یجئ للخصومة بنی یدعی  
الرحمن یوم القیامة قال قیس فیہم  
نزلت ہذا ان خصمان اختصموا فی  
ربہم قال ہم الذین تبارزوا یوم  
بدر علی وحمزہ وعبیدہ بن الحارث  
وشیبہ بن ربیعہ وعتبہ بن ربیعہ  
واللید بن عتبہ ، وفی روایۃ  
ان علیا قال فیما نزلت ہذا الایۃ  
وفی مبارزتنا یوم بدر ہذان  
اختصموا فی ربہم خرجه البخاری۔

فہم اہ اول من یقرع باب  
الجنتۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
عن علی قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اندک اول  
من یقرع باب الجنتۃ فتدخلہا بنیو  
حساب لبدی خرجه الامام علی بن موسی  
الروسی فی مسندہ۔

”وہم اہ اول من یقرع باب الجنتۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم“  
عن انس بن مالک قال کان عند النبی



صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللهم  
 اثنتی بأحب خلقک الیک یا کل معنی  
 هذا الطیر فجاہ علی بن ابی طالب فاد  
 کل معہ خرجہ الترمذی وقال غریب  
 والبغوی فی المصابیح فی الحسان  
 وخرجہ الحربی وزاد بعد قوله  
 اهدی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم طیر وكان مما یعجبه أكله و  
 زاد بعد قوله فجاہ علی بن ابی طالب  
 فقال استاذنا علی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فقلت ما علیہ اذن  
 وکنت أحب أن یكون رجلا من  
 الانصار وخرجہ عمر بن شاہین  
 ولم یذكر زیارة الحربی وقال بعد  
 قوله فجاہ علی فردوته ثم جاہ فردوته  
 فدخل فی الثالثة أو فی الرابعة فقال  
 له ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ما حبسک  
 عنی اوما ابطاء بک عنی یا علی قال  
 جنت فردنی اننی قال ما اتس محکم  
 علی ما صنعت قال ربوت أن یكون  
 رجلا من الانصار فقال یا ابنی

علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھوتا ہوا پرندہ  
 موجود تھا۔ آپ نے فرمایا پانے والے میرے  
 پاس وہ شخص بیچ جو تمہارے نزدیک  
 تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو اور میرے  
 یہ پرندہ تناول کرے۔ حضرت علی علیہ  
 السلام تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ  
 وہ پرندہ تناول کیا۔ ترمذی نے بیان کیا۔  
 کہا یہ حدیث غریب ہے۔ بغوی نے مصابیح  
 میں اس حدیث کو حسان شمار کیا۔ حربی نے  
 حدیث نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ زیادہ  
 بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی خدمت میں پرندہ بطور ہدیہ  
 پیش ہوا۔ علی علیہ السلام تشریف  
 لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی خدمت میں جانے کی اجازت طلب  
 کی۔ میں (انس) نے کہا اجازت نہیں ہے  
 میں اس بات کو پسند کرتا تھا۔ انصار میں سے  
 کوئی آدمی ہو۔ عمر بن شاہین نے حدیث  
 بیان کی۔ لیکن حربی کی زیادتی بیان نہیں کی۔  
 انس کا قول نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے بعد علی علیہ السلام تشریف لائے۔

أَوْفَى الْأَنْصَارِ خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ أَوْ أَفْضَلُ  
 مِنْ عَلِيٍّ وَخَرَجَهُ النَّجَاشِيُّ عَنْهُ وَقَالَ  
 قَدِمْتُ لِمَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ طَيْرًا فَمِمْ وَأَكَلَ لَقْمَةً وَقَالَ  
 اللَّهُمَّ أَنْتَنِي بِأَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ وَالِي  
 فَأَتَى عَلِيٍّ فَخَرَّبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ  
 أَنْتَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ أَكَلَ  
 لَقْمَةً وَقَالَ شَلَّ الْأَوَّلَى فَضْرَبَ عَلِيٌّ  
 فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ  
 أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ أَكَلَ لَقْمَةً وَقَالَ شَلَّ ذَلِكَ  
 قَالَ فَضْرَبَ عَلِيٌّ وَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
 أُنْسُ افْتَحِ الْبَابَ قَالَ فَنَظَرَ فَلَمَّا رَأَى  
 الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ فَاغِيٍّ أَدْعُو  
 فِي كُلِّ لَقْمَةٍ أَنْ يَا تَبْنِيَّ اللَّهُ بِأَحَبِّ  
 الْخَلْقِ إِلَيْهِ وَالِي فَكُنْتُ أَنْتَ قَالَ  
 فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا إِنِّي لَأَضْرِبُ  
 الْبَابَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو أُنْسُ قَالَ

میں نے آپ کو واپس لوٹا دیا۔ پھر تشریف  
 پھر لوٹا دیا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آنحضرتؐ  
 کی خدمت میں تشریف لائے۔ رسول اللہؐ  
 نے علیؑ سے دریافت کیا کہ کیوں دیر لگائی  
 عرض کیا۔ میں حاضر ہونے کی نیت سے آتا لیکن  
 مجھے انس اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔  
 انس سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟  
 عرض کیا میرا مقصد تھا کہ آپ کے پاس  
 انصار میں سے کوئی آدمی آکر پرندہ تبادلی  
 کرے۔ فرمایا انصار میں علیؑ سے اچھا یا  
 افضل آدمی موجود ہے؟ بخاری نے انس سے  
 روایت کی ہے۔ انس نے کہا میں رسول اللہؐ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھونا  
 ہوا پرندہ پیش کیا۔ آپ نے ایک لقمہ کھا  
 کہ فرمایا پالنے والے میرے پاس وہ شخص  
 بیچ جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب  
 ہو۔ علیؑ نے حق الباب کیا۔ میں نے کہا کون  
 ہو؟ فرمایا علیؑ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہؐ  
 کلام میں مصروف ہیں۔ رسول اللہؐ نے پھر لقمہ  
 تناول فرما کر وہی بات دہرائی۔ علیؑ نے دوبارہ  
 کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہو؟ فرمایا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 رويته قال كنت أحب رجلا من  
 الانصار فتبسم النبي صلى الله  
 عليه وسلم وقال ما يلام الرجل على  
 قومه وعن سفينه قال اهدت  
 امرأة من الانصار الى رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم طيرين بين  
 رغيضين فقدمت اليه الطيرين  
 فقال صلى الله عليه وسلم اللهم  
 انبتني بأحب خلقك اليك والى  
 رسولك ثم ذكر مصنف حديث البخاري  
 وقال في اخره فأكل مع رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم من الطيرين  
 حتى فنيا

میں علی بن ابی طالب - میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کام میں مصروف ہیں۔ آنحضرت نے تقریر شروع  
 فرما کر پہلے کی طرح بات کی۔ علی نے پھر دروازہ  
 کھٹکھٹایا اور اپنی آواز نہ کہ بلند کیا۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا  
 دروازہ کھول دو۔ اس کا بیان ہے کہ علی تشریف  
 لائے۔ رسول اللہ نے آپ کو دیکھ کر مسکرا کر فرمایا  
 شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں میرا پاس بھیجا ہے میرے  
 قمر کے بعد اللہ تعالیٰ سے کہتا تھا اس شخص کو میرے  
 پاس بھیج جو تمام مخلوق سے میرے اور میرے  
 نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ خدا نے نہیں بھیجا۔ علی  
 نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو برحق  
 نبی بنا کر بھیجا۔ میں نے تین دفعہ دروازہ  
 کھٹکھٹایا لیکن اس نے تینوں دفعہ مجھے اندر  
 آنے سے روکا ہے رسول اللہ نے اس سے فرمایا تم نے علی کو کیوں  
 روکا؟ عرض کیا میں چاہتا تھا کہ یہ سعادت انصار کا کوئی  
 آدمی حاصل کرے رسول اللہ نے مسکرا کر فرمایا اپنی قوم کی جہت میں  
 آدمی پر ملازمت نہیں کی جاتی سفینہ سے روایت ہے کہ اہل  
 عرب نے رسول اللہ کی خدمت میں کچھ گئے پٹے دوڑوں کے  
 مہربان رکھ کر بھیجے رسول اللہ نے فرمایا اپنے دو بستر اس شخص کو بھیج  
 جو پہلے رسول اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر زید بن حارثہ  
 کی حدیث کے مصنفین کی نوآوریوں کی بنا پر علی نے رسول اللہ کیساتھ  
 دونوں پرندے کھائے حتیٰ کہ ختم ہو گئے۔

## ذکر اخصاً بأحبیة النبی ﷺ

عن عائشة سکت ای الناس أحب علی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال  
 قالت زوجها ان كان ما علمت صواماً قواماً خرجہ  
 الترمذی وقال من غریب دعنا وقد ذکر عندہا علی  
 فقالت ما رأیت رجلاً کان اجالی رسول اللہ صلعم  
 منذ ولا امرأة أحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من امرأتہ من جہدہ الخلفی والحافظ الدمشقی۔  
 وعن معاذیة المخفاریة فقالت  
 کان لی النسا بالنبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اخرج معہ فی الاسفار و  
 أقوم علی المرضی وأد اودی الحمی  
 فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی بیت عائشہ وعلی  
 خارج من عنده فسمعتہ یقول  
 یا عائشہ ان هذا أحب الرجال  
 الی اکرهم علی فاعمر فی له حقہ  
 واکرمی مثواه خرجہ الخجندیہ  
 وعن مجمل قال دخلت مع ابی  
 علی عائشہ فساآلہا عن مسواہا  
 لیما الجمل فقالت کان قد رامن اللہ  
 وصالہما عن علی فقالت سألت عن

## ”رسول اللہ کا محبوب بن آدمی“

عائشہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ کے  
 کون شخص زیادہ پیارا تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ  
 پوچھا گیا۔ مردوں میں سے کون تھا۔ کہنے لگیں  
 فاطمہ کا شوہر تم نبی جانتے ہو بڑا روئے  
 دار اور بہت تہجد گزار تھا۔ اس حدیث  
 کو ترمذی نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔  
 اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے عائشہ  
 کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہنے لگیں مردوں  
 میں علی اور عورتوں میں فاطمہ رسول اللہ  
 کو زیادہ محبوبہ تھیں۔ اس حدیث کو مخلص  
 اور حافظ دمشقی نے نقل کیا۔

معاذیہ غفاریہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ  
سے خاص انس تھا جب آپ جنگوں میں  
تشریف لے جاتے تو میں آپ کے ساتھ ہوتی  
مرضیوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم  
پٹی کیا کرتی۔

میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتی  
آپ عائشہ کے گھر میں تھے علیؑ انحرک کے پاس نہیں  
میں نے سنا رسول اللہ عائشہ سے فرماتے تھے میرے نزدیک  
سب سے زیادہ محبوب سب سے زیادہ عزت والے علیؑ ہیں  
کی منزلت کو جانو اور آپ کی تعظیم کیا کرو

جمع نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا  
میں نے آپ سے جنگ جمل میں جانے کی وجہ پوچھی فرمائی گئیں  
خدا کی تقدیر میں ایسا لکھا تھا میں نے آپ سے علیؑ کے بارے  
میں پوچھا فرمائی گئیں علیؑ رسول اللہ کو سب لوگوں سے زیادہ  
محبوب ہے، معاویہ بن ثعلبہ نے کہا کہ ابوذرؓ مسجد رسولؐ میں  
تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا پسندیدہ شخص  
کون ہے میں جانتا ہوں جو شخص آپ کا پسندیدہ ہوگا وہ رسولؐ  
کا بھی پسندیدہ ہوگا۔ ابوذرؓ نے کہا کہ میری قسم میرے نزدیک  
رسول اللہؐ کے نزدیک فلاں بزرگ پسندیدہ ہیں  
آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔

أحب الناس إلى رسول الله صلى  
الله عليه وسلم وزوج أحب  
الناس كان إليه وعن معاذية  
بن ثعلبة قال جاء رجل إلى أبي  
ذر وهوني مسجد رسول الله صلى  
الله عليه وسلم فقال يا أبا ذر ألا  
تخبرني بأحب الناس إليك فاني  
أعرف أن أحب الناس إليك أحبهم  
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال أرى ورب الكعبة أحبهم إلى  
أحبهم إلى رسول الله صلى الله  
عليه وسلم هو ذاك الشيخ وأشار  
إلى علي خروجه الملاء وقد تقدم  
لابي بكر مثل هذا في الحقيق عليه  
فيحل هذا على أن علياً أحب الناس  
إليه من أهل بيته وعائشة أحب  
إليه مطلقاً جمعاً بين الحديثين  
لو يده مارواه الدولدني أن النبي  
صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة  
أنحكك أحب أهل بيتي إلى وخروجه  
عبد الرزاق ولفظه أنحكك أحب أهل بيتي إلى

رسول اللہ سے علیؑ کو وہ خصوصیت  
جو سر کو جسم سے ہوتی  
ہے

برائے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ  
کو چھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے جسم سے  
سر کو حاصل ہے۔

علیؑ کو رسولؐ سے وہ منزلت  
حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ  
سے حاصل تھی

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا تم کو چھ سے  
وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے  
حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔  
بخاری مسلم ترمذی اور ابوالحاتم نے اس  
حدیث کو روایت کیا۔

سعد سے روایت ہے جنگ تبوک کے موقع پر رسول  
اللہ نے علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ علیؑ نے  
عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کونوں اور سچوں  
میں خلیفہ بناتے ہیں فرمایا تم اس بات پر راضی نہیں

ذکر اختصاصہ بآئہ من  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بمنزلة الراش من الجسد

عن البراء قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلة  
رأسی من جسدی خرجہ الملاء

ذکر اختصاصہ بآئہ من  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بمنزلة هارون من موسى

عن سعد بن ابی وقاص ان  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی  
انت منی بمنزلة هارون من موسى  
الا انه لا نبی بعدی اخرجاه واخر  
الترمذی وابلحاتم ولم یقول الا  
انه لا نبی بعدی وضعہ قال  
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیاً فی غزوة تبوک فقال یا رسول  
اللہ تخلفتی فی النساء والصبيان  
قال اما ترضی ان تكون منی بمنزلة

ہارون من موسی الا انه لا ینبى بعدى خروجه أحمد ومسلم وأبو حاتم  
 وبنی روایة غیر انه لیس معنی بنی  
 خراجهما ابن الجراح : وعنه قال  
 لما نزل رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم الجراح طعن رجال من المنافقین  
 فی امرأة علی وقالوا انما خلفه اشتقا  
 لا فخرج علی فحمل سلاحه حتی أتى البقی  
 صلى الله عليه وسلم بالجراح فقال  
 یا رسول الله ما تخلفت عنك  
 فی غزاة قط قبل هذه قد زعم  
 المنافقون انک خلفتني اشتقالا  
 فقال کذبوا ولكن خلفتک بما درائی  
 فارجع فاخلفنی فی اهلی اذ لا ترمی  
 ان تكون منی بمنزلة هارون من  
 موسی الا انه لا ینبى بعدی خروجه ابن  
 اسحاق وخرج معاه الحافظ الدمشقی  
 فی معجمه : وعن سفیان وقد قال  
 له المهدی حدثنی بأحسن فضیلة  
 عندک لعلی قال حدثنی سلمة بن کھیل  
 عن حجة بن عدی عن علی قال قال

ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے  
 جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی میرے  
 بھائی نبی نہیں ہو گا احمد مسلم اور ابو حاتم  
 نے اس حدیث کو بیان کیا اور روایت  
 میں ہے کہ فرمایا میرے ساتھ کوئی نبی نہیں ہو  
 گا دونوں حدیث کو ابن جراح نے بیان کیا۔  
 سعد سے روایت ہے برون میں قیام کیا تو منافقین  
 نے علیؑ کی نیابت میں پرہیزگیاں کیں کہ آنحضرت  
 علیؑ کو جو مجھ کے ساتھ نہیں لے گئے علیؑ ہتھیار لگا کر  
 رسول اللہؐ کی عزت میں جرح میں گئے عرض کیا یا رسول  
 اللہؐ میں اس جنگ کے سوا کسی درجہ میں پیچھے نہیں رہا۔  
 منافق کتے ہیں کہ آپؐ مجھے ایک بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے  
 گئے فرمایا جھوٹ بولنے میں میں نے تمہیں پناہ کا مقام  
 بنایا ہے۔ واپس جاؤ۔ میکہ اہل دعیاں میں میرے  
 نائب بنے ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ  
 تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو  
 موسیٰ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔  
 سفیان سے روایت ہے کہ مجھے جہنم کے کہا ہے علیؑ  
 کی وہ فضیلت بتائیے جو تمہارے نزدیک سے زیادہ  
 اچھی ہو۔ سفیان نے کہا جیسے سلمہ بن کھیل جو حجة بن  
 عدی سے روایت کرتے ہیں



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لعل انت منی بمنزلة هارون من  
 موسى الا انه لا نبی بعدی خرجه  
 المحافظ السلفی فی النسخة البغدادیة  
 وعن اسماء بنت عمیس قال سمعت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 اللهم انی اقول لما قال انعی موسی  
 اللهم اجعل لی ذریة من اهلئ  
 اخی علیا اشدد به أزری وأشركه  
 فی امرئ کی نسجک کثیرا وندکرک  
 کثیرا انک کنت بنا لصیرا خرجه  
 احمد فی المناقب والما اذ بالامر  
 غیر النبوة بذکر ما تقدم وقد  
 نقل بعض الرافضة بهذا الحدیث  
 فی انه الخلیفة بعده ولا دلالة  
 فیہ و قد سبق الكلام مستوفیا  
 فی شرح لفظه ومعناه فی فصل  
 خلافة ابي بکر و عن عمر وقد  
 سمع رجلا یسب علیا فقال انی  
 لا اظنک من اهلنا فقتل سمعت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ نے علی سے فرمایا۔ تم کو مجھ سے وہ  
 منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے  
 حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔  
 اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ نبی رسول  
 اللہ کو فرماتے ہوئے سنا پانے والے میں وہی بات  
 کہونگا جو میرے بھائی موسیٰ نے کہی تھی میرے بھائی  
 علی کو میرا وزیر بنا۔ مجھے اس کے ذریعہ طاقت دے  
 میرے کام میں اسکو شریک بنا۔ تاکہ ہم تیری  
 قبیح اور ذر کو زیادہ سے زیادہ کریں تو ہمارے  
 حالات سے آگاہ ہے۔ بشیخ کہتے ہیں کہ اس  
 حدیث سے علی کی خلافت ثابت ہوتی ہے لہذا کہ  
 یہ بات نہیں ہے۔

عمر سے روایت ہے کہ آپ نے  
 ایک شخص کو علی گالیاں دیتے ہوئے  
 سنا۔ اس شخص سے کہا تم منافق  
 معلوم ہوتے ہو۔ میں نے رسول اللہ  
 کو علی سے فرماتے ہوئے سنا تم کو  
 مجھے سے وہ منزلت حاصل ہے جو  
 ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر  
 میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔  
 عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يقول لعلى أنت مني بمنزلة هارون  
من موسى إلا أنه لا نبي بعدي خروجه  
ابن السمان وعنه قال سمعت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلى  
ثلاث خصال لودوت ان لي واحد  
منهن بنيا أنا والوعيدة والوبكر  
جماعة من أصحاب النبي صلى الله  
عليه وسلم اذ ضرب النبي صلى الله  
عليه وسلم منكب على فقال يا لعلى  
أنت أول المؤمنين ايمانا واول  
المسلمين اسلاما وانت مني بمنزلة  
هارون من موسى خروجه ابن السمان

ذكر اختصاصه بأنه من النبي  
صلى الله عليه وسلم بمنزلة  
النبي صلى الله عليه وسلم  
من الله عز وجل

قال حاة البكر وعلى يزورون قبر  
النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته  
ببعض ايام قال علي لا نبي بعدي تقدم يا

صلى الله عليه وآله وسلم نے علی کے  
بارے میں تین ایسی باتیں بیان فرمائی  
میں چاہتا تھا ان میں ایک بات مجھے  
نصیب ہو جاتی۔ میں خود ابو عبیدہ  
الوبکر اور صحابہ کی ایک جماعت رسول  
اللہ کی خدمت میں حاضر تھی۔ آنحضرت  
نے علی کے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا  
یہ علی تم ایمان کے لحاظ سے پہلے مومن  
اسلام لانے میں پہلے شخص ہو۔  
تم کو نبی سے وہ مرتبہ حاصل  
ہے جو ہارون کو موسیٰ سے  
حاصل تھا۔

علی کو نبی سے وہ مرتبہ  
حاصل تھا جو نبی  
کو خدا سے  
تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی وفات کے سات دن بعد البکر اور  
علی آنحضرت کی قبر کی زیارت نے حاضر ہو کر علی

ابو بکر سے کہا رسول اللہ کے خلیفہ اگے ٹھہرو۔  
ابو بکر نے کہا میں ایسے شخص سے اگے کیسے جا سکتا  
ہوں جبکہ بائیں میں رسول اللہ نے کہا رسول اللہ  
کو منجھ سے مزہ مزہ حاصل ہے جو میرے رب  
کو منجھ سے۔

علی رسول اللہ کے  
سب سے زیادہ  
قریبی تھے

شعبی سے مروی ہے کہ ابو بکر نے علی  
کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص رسول اللہ  
کا زیادہ قریبی اور آپ کے نزدیک زیادہ منزلت  
والا شخص دیکھنا چاہیے انکو علی کی طرف  
دیکھنا چاہیے۔ آپ نے علی کی طرف اشارہ  
کیا۔ خدا کی طرف سے جبریل کا آگاہ کرنا کہ علی کو  
رسول اللہ سے مزہ مزہ حاصل ہے ہمارے دن کو مونس تھا  
اسماء بنت عیس سے مروی ہے جبریل  
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

عرض کیا یا محمد! خداوند عالم سلام کے  
بد کرتا ہے کہ علی کو تم سے وہ منزلت

خلیفۃ رسول اللہ فقال ابو بکر ما كنت  
لا اتقدم رجلا سمعت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يقول على منى  
يمزلي من ربي خرجه ابن السمان  
في الموافقة -

ذکر اختصاصہ بآنہ اقرب  
الناس قرابة من النبي  
صلى الله عليه وسلم

عن الشعبي ان ابا بكر نظر الى  
علي بن ابي طالب فقال من سره  
ان ينظر الى اقرب الناس قرابة  
من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
واَعْظَمهم عنه غنا واعظمهم عند  
منزلة فلينظر وأشار الى علي بن  
ابي طالب خرجه ابن السمان -

ذکر اخبار جبریل عن اللہ  
بأن علیا من النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم بمنزلۃ ہارون من موسی  
عن أسماء بنت عیس قالت ہبط

حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے  
حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی  
نبی نہیں ہوگا۔ اس کو امام  
رضا علیہ السلام نے بیان  
کیا۔

جبریل علیہ السلام علی النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک  
یقربک السلام ویقول لک علی  
منک بمنزلة ہارون من موسیٰ  
لکن لا نبی بعدک خرجه الامام  
علی بن موسیٰ۔

جنگ تبوک میں علیؑ کو  
ثواب اور مال غنیمت  
رسول اللہ کی مانند ملا  
۔ آپ جنگ میں

ذکر اختصاصہ بأن له  
من الاجر ومن المغنم  
مثل ما للنبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فی غزوة  
تبوک ولم یحضر ہا

شامل نہیں ہوئے تھے  
انس سے روایت ہے رسول اللہ نے  
جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ سے فرمایا کیا تم  
اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو ثواب اور  
مال غنیمت میری مانند ملے گا۔

عن انس قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوۃ  
تبوک اما ترضی ان یکون لک  
من الاجر مثل مالی ولک من  
المغنم مثل مالی خرجه المخلع۔

علیؑ مثل نبیؑ ہیں

ذکر اختصاصہ بأنہ مثل  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
عن المطلب بن عبد اللہ ابی

عبد المطلب بن عبد اللہ الاویطی

حیطب قال قال رسول الله صلى  
الله عليه وسلم لو قد ثقیف حین  
جاؤہ لتسامن اولاً بعثن علیکم  
رجلاً منی اذ قال مثل نفسی فلیضر  
بن اضاکم ولیسین ذرار یکم  
ولیاخذن اموالکم قال عمر فوالله  
ما تمیت الامارة الا یوشذ فجلت  
انصب صدری رجاء ان یقول هو  
هذا قال فالتفت الی علی فاخذ بید  
وقال هو هذا هو هذا خرجه عبد  
الرزاق فی جامعہ وأبو عمرو ابن  
المسلمین وعن زید بن نضیح  
قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم لیثمن بنور بعة اولاً بعث  
الیهم رجلاً کفنی بمضی فیهم مراً  
یقفل المقاتلة ولیسی الذریة  
قال فقال ابو ذر فمسا راعنی الابو  
کف عمر فی حجر قی من خلفی فقال  
من تراہ یعنی قلت ما یعنیک وکن  
یعنی خاصف الغلی یعنی علیاً خرجه  
أحمد فی المناقب وعن انس بن مالک

سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے  
ثقیف کے وفد سے فرمایا۔ تمہیں اسلام  
لانا چاہیے ورنہ میں تمہارے پاس اپنا  
آدمی بھیجوں گا۔ یا فرمایا اپنی مثل آدمی  
بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔  
تمہاری اولاد کو قید کرے گا تمہارا مال  
لے لے گا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سزا دی  
کہ نے کا شوق ہوا۔ میں سیدنا تان کر  
رسول اللہ کے آگے ہوتا تھا تاکہ آپ  
پر عہدہ مجھے عطا فرمائیں۔ رسول اللہ  
نے علی کا ہاتھ پکڑ کر دو دفعہ فرمایا یہ  
وہ شخص ہے۔ زید بن نضیح سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنو ربیعہ  
کو باز آجانا چاہیے ورنہ میں انکے پاس  
اپنے نفس کی مانند آدمی بھیجوں گا جو ان میں  
میں حکم نافذ کرے گا اور انکے  
اولاد کو قید کرے گا۔ ابو ذر نے کہا عمر نے  
پیچھے سے میری گردنیں ہاتھ ڈال کر کہا اس سے  
کون مراد ہے۔ میں نے کہا آپ وہ شخص نہیں ہیں  
بلکہ جو نے کو ٹھیک کرنے والے علی مراد ہیں۔  
انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
 دھرم بنی کی امت میں اس کا ایک  
 نظیر ہوتا ہے۔ میری نظیر علی ہیں۔

مخلوق کی پیدائش سے  
 پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک  
 حصہ ہیں

سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا  
 کہ آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال  
 پہلے۔ میں اور علیؑ خدا کے سامنے نور  
 کی شکل میں موجود تھے جب آدم کو پیدا کیا  
 تو نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ  
 میں ہوں۔ اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں۔

علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ  
 کی مانند ہے

حبشی بن جہاد نے کہا میں ابو بکرؓ کے پاس  
 موجود تھا آپ نے کہا جس شخص سے رسول  
 اللہؐ نے کوئی وعدہ کیا ہو بیان کرے ایک

قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم ما من بنى الا وله نظير في امته  
 على نظيري خروجه الخلق قد تقدم  
 مستوعبا في مناقب الاعداد

ذکر اختصاص علیؑ باندہ قیم  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی  
 نور کان علیہ قبل خلق الخلق  
 عن سلمان قال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول كنت أنا وعلیؑ نور ابین یدی  
 الله تعالى قبل أن یخلق آدم بأربعة  
 عشر ألف عام فلما خلق الله آدم  
 قسم ذلك النور جزأین فجاء أنا و  
 جزء علیؑ خروجه أحمد فی المناقب۔

ذکر اختصاصہ بآن کفہ  
 مثل کف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن حبشی بن جہاد قال کت  
 جالساً عند ابی بکر فقال من کانت  
 له عذۃ عند رسول الله صلی اللہ

عليه وسلم فقام رجل فقال يا  
خليفة رسول الله وعد في ثلاث  
حيات من تحت قال فقال ارسلوا الي  
علي فقال يا ابا الحسن ان هذا يزعم  
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وعده بثلاث حثيات من تحت فها  
حزها له قال فحشاها قال ابو بكر عدو  
فوجدوا في كل حثية ستين تمرة  
لا تزيد واحدة على الاخرى قال  
ابو بكر صدق الله ورسوله قال لي  
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة  
اهجرة ونحن خارجون من الغار  
نريد المدينة يا ابا بكر كفى لك  
على في العدد سواء خرج ابن السمان  
في الموافقة -

ذكر اختصاصه بصلاة  
الملائكة على النبي صلى  
الله عليه وسلم وعليه كونها  
كافا يصلين قبل الناس

عن ابي ايوب قال قال رسول

شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا خلیفہ  
رسول اللہ آنحضرت نے  
کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا کہا اس کو  
علیٰ کے پاس لے جاؤ، کہا یا ابوالحسن یہ  
شخص کہتا ہے کہ آنحضرت نے اسکو  
تین مٹھی کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا۔  
آپ تین مٹھی کھجوریں اسکو دے دو۔  
آپ نے تین مٹھیاں بھر کر اسکو دیں۔  
ابو بکر نے کہا اس کو گنو۔ لوگوں نے گنا  
ایک مٹھی میں ساٹھ کھجوریں ہوتی ہیں نہ کم  
نہ زائد۔ ابو بکر نے کہا خدا کے رسول نے  
سچ کہا۔ آنحضرت نے ہجرت کی رات چھ  
سے کہا جب ہم غار سے نکل کر مدینہ جا رہے  
تھے میرا اور علیٰ کا ہاتھ گنتی میں برابر  
ہے۔

علیٰ اور نبی پر فرشتے درود  
بھیجتے تھے کیونکہ وہ دونوں  
لوگوں سے پہلے نماز پڑھا  
کرتے تھے

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

فرشتے مجھ پر اور علی پر درود بھیجا کرتے  
تھے کیونکہ ہم خدا کی نماز پڑھا کرتے تھے  
اور ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نماز نہیں  
پڑھا کرتا تھا۔

علی اور نبی کی روح خدا خود  
اپنی مشیت سے قبض کر لے گا  
ملک الموت کا اسمیں دخل نہیں ہے

ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا -

شب معراج میرا ایک فرشتے سے گذر ہوا  
جو گور کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اسکا ایک  
قدم مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اس  
کے سامنے ایک تختی تھی جس میں دیکھتا تھا  
تمام کائنات اسکی آنکھوں کے سامنے اور  
تمام مخلوق اس کے گھٹنوں کے درمیان تھی  
اسکا ہاتھ مشرق اور مغرب میں پہنچ جاتا  
تھا میں نے جبرائیل سے کہا یہ کون ہے کہا جبرائیل  
ہیں آپ جاکر اسکو سلام کریں میں جاکر سلام کیا  
اس نے کہا اے احمد آپ پر سلام ہو۔ آپ نے ابن عباس سے  
کہا کیا حال ہے میں نے کہا آپ میرے ابن عباس سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلت  
الملائکۃ علی وعلی علی لانا کنا نصلی  
لیس معنا احد یصلی غیرنا خرجه  
ابو الحسن الخلی -

ذکر اختصاصہ بآذہ والنبی  
صلی اللہ علیہ وسلم یقبض  
اللہ ارواحہما بمشیئہ دون  
ملك الموت

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لمسا اُسری بنی مرثد  
ملك جالس علی سریر من لور واحدی  
رجلیہ فی المشرق والاخری فی المغرب  
وبین یدید لوح ینظر فیہ والدنیا  
کما بین عنیہ والخلق بین رکتیہ  
ویدہ تبلغ المشرق والمغرب فقلت  
یا جبریل من هذا قال هذا عزرائیل  
تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت  
علیہ فقال وعلیک السلام یا اُحمد  
ما فعل ابن عمک علی فقلت وھل  
تعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرف  
وتد وکنی اللہ یقبض ارواح الخلائق



ما خلا روحك وروح ابن عمك  
 علي بن أبي طالب فان الله يتوفاكما  
 بمشيئته خروجه الملاعة في سيرته  
**ذكو اختصاصه بأن من آذاه**

فقد آذى النبي صلى الله عليه  
 وسلم ومن أبغضه فقد أبغضه و  
 من سبه فقد سبه ومن أحبه  
 فقد أحبه ومن تولاه فقد تولاه  
 ومن عاداه فقد عاداه ومن أطاعه  
 فقد أطاعه ومن عصاه فقد عصاه  
 عن عمر بن شاس الأسلمي وكان  
 من أصحاب الحديبية قال خرجت  
 مع علي إلى اليمن فحجفاني في سفرى  
 حتى وجدت في نفسى عليه فلما  
 قدمت أظهرت شكائيه في المسجد  
 حتى بلغ ذلك رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم في ناس من أصحابه  
 فلما رأنى أبدأنى عنده يقول حد  
 إلى النظر حتى إذا جلست قال يا  
 عمر والله لقد آذيتنى قلت أعود

جانتہم کہ میں علی کو کینہ کر نہ جانوں خداوند  
 عالم نے مجھے تمام مخلوق کی روحیں نکالنے کا حکم دیا ہے  
 آپ کی اور آپ کے ابن عم علی بن ابی طالب کی روح  
 نکالنے کا مجھے حکم نہیں ہے آپ دونوں کو اپنی مشیت مارے گا۔  
**جس نے علی کو تکلیف دی اس نے نبی کو تکلیف دی**

جس نے علی کو تکلیف دی اس نے نبی کو تکلیف دی  
 جس نے علی سے بغض رکھا اس نے نبی سے بغض رکھا  
 جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے نبی کو گالیاں دیں  
 جس نے علی کو دوست رکھا اس نے نبی کو دوست رکھا جس نے  
 علی سے تولایا اس نے نبی سے تولایا جس نے علی سے  
 عداوت کی اس نے نبی سے عداوت کی جس نے علی کی طاعت  
 کی اس نے نبی کی طاعت کی جس نے علی کی نافرمانی کی  
 اس نے نبی کی نافرمانی کی عمر بن شاس اسلمی جو صلح  
 حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ کے ساتھ تھے نے کہا  
 میں علی کیساتھ یمن گیا آپ نے راستے میں میرا ساتھ  
 زیادتی کی میں نیچے بات دل میں رکھی جب ینہ میں  
 واپس آیا تو مسجد نبوی میں علی کی شکایت کی  
 صحابہ کے فریہ رسول اللہ کو یہ بات معلوم ہوئی  
 جب مجھے دیکھا تو آنکھیں کھول کر دیکھا جب میں بیٹھ گیا  
 تو فرمایا تم نے مجھے آذیت دی ہے میں نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ میں آپ کو آذیت دینے میں خدا کی پناہ لگتا ہوں

فرمایا ہاں تم نے مجھے اذیت دی ہے جس  
 علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی  
 نیز روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا  
 جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست  
 رکھا جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے  
 بغض رکھا جس نے علی کو اذیت دی اس نے  
 مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے  
 خدا کو اذیت دی۔

ام سلمہ سے مروی ہے کہ میں خدا کو گواہ  
 کر کے کہتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے  
 ہوئے سنا جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے  
 دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا  
 کو دوست رکھا جس نے علی سے بغض رکھا اس نے  
 مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے  
 خدا سے بغض رکھا۔ عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ  
 آپ اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ  
 زیادہ کہے ہیں جس نے علی سے تولا اس نے مجھ سے  
 تولا کیا جس نے مجھ سے تولا کیا اس نے خدا سے  
 تولا کیا۔ الی آخر۔ ابن عباس سے مروی ہے  
 کہ رسول اللہ نے مجھے علی کے پاس بھیجا آپ کے حق  
 میں فرمایا تم دنیا میں وراثت میں سراسر ہو۔

بِاللّٰهِ اَنْ اَوْذِيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ  
 بَلٰى مِنْ اَذَى عَلِيٍّ فَقَدْ اَذَانِي خُرَجَہ  
 اَمَّہُ وَخُرَجَہ اَبُو حَاتِمٍ مَخْضَرًا  
 وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ  
 اَحَبَّنِي وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي  
 وَمَنْ اَذَى عَلِيًّا فَقَدْ اَذَانِي فَقَدْ  
 اَذَى اللّٰہُ حُرَجَہ اَبُو عَمْرٍَا وَعَنْ  
 اُمِّ سَلَمَۃٍ قَالَتْ اَشْہَدُ اَنِّي سَمِعْتُ  
 مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 یَقُولُ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِي  
 وَمَنْ اَحَبَّنِي فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہُ وَمَنْ  
 اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي وَمَنْ اَبْغَضَنِي  
 فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ خُرَجَہ المَخْلَصِ  
 وَخُرَجَہ المَحَاکِمِ عَنْ عَمَارِ بْنِ یَاسِرٍ  
 وَرَآدِیٍّ اَوَّلَہُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي  
 وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّانِي اللّٰہُ وَمَنْ اَحَبَّہُ  
 الْحَدِیثُ ۛ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
 بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 اِلٰی عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَہُ اَمْتُ  
 سَیِّدِی فِی الدُّنْیَا سَیِّدِی فِی الْاٰخِرَۃِ مَنْ

أَحَبُّ قَدِ اجْتَنَى وَجَبِيبَ اللَّهِ وَ  
 عَدُوَّ عَدُوِّ وَعَدُوِّ عَدُوِّ اللَّهِ  
 الْوَيْلُ لِمَنْ أَلْبَسَكَ خُوجَه أَحْمَدِي  
 مُنَاقِبَ : وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَرَّ بِد  
 مَا حَجَبَ بَصِيرَةً مَجَالِسَ مِنْ مَجَالِسِ  
 قُرَيْشٍ وَهُمْ لَبِيسُونَ عَلِيًّا فَقَالَ  
 لَمَّا نَدَهُ مَا سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ  
 قَالَ سُبُوًّا عَلِيًّا قَالَ فَرَدْنِي إِلَيْهِمْ فَرَدُّ  
 قَالَ أَيْكُمُ السَّابُّ لِلَّهِ قَالُوا اسْجَانُ لِلَّهِ  
 مِنْ سَبِّ اللَّهِ فَقَدْ اشْرَكَ قَالَ أَيْكُمُ  
 السَّابُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالُوا اسْجَانُ لِلَّهِ مِنْ سَبِّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَفَرَ  
 قَالُوا فَأَيْكُمُ السَّابُّ لِعَلِيٍّ قَالُوا مَا هَذَا  
 فَقَدْ كَانَتْ قَالُوا أَنَا أَشْهَدُ بِاللَّهِ لِحَقِّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 مِنْ سَبِّ عَلِيٍّ فَقَدْ سَبَّيْنَا وَمِنْ سَبِّ  
 فَقَدْ سَبَّ اللَّهُ وَمِنْ سَبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 أَكْبَرُ اللَّهُ عَلَى مَنْخَرٍ ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ

فَقَالَ لَمَّا نَدَهُ مَا سَمِعْتُ يَقُولُونَ  
 قَالَ مَا قَالُوا شَيْئًا قَالَ فَكَيْفَ رَأَيْتُمْ حُجْرًا

جسے تم کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔  
 تمہارا دوست خدا کا دوست ہے۔ تمہارا  
 دشمن میرا دشمن میرا دشمن خدا کا دشمن ہے  
 جس نے آپ سے بغض رکھا اس کے لیے ہلاکت ہے  
 جب ابن عباس نے بنا ہو گئے تو آپ کا قریش  
 سے گذر ہوا وہ لوگ علی کو گالیاں دے رہے  
 تھے آپ نے اپنے قائد سے کہا کہ یہ لوگ کیا  
 کہہ رہے ہیں۔ کہا علی کو گالیاں دے رہے ہیں۔  
 فرمایا مجھے ان کے پاس بے چلو۔ آپ کو ان کے  
 پاس بے گیا۔ فرمایا خدا کو کون گالیاں دے رہا  
 تھا۔ انہوں نے کہا نہ خدا نہ خدا کو گالیاں  
 دینے والا مشرک ہے فرمایا رسول اللہ کو کون  
 گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے معاذ اللہ رسول اللہ  
 کو گالیاں دینے والا تو کافر ہے فرمایا علی کو کون  
 گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے ہاں یہ کام ہو رہا تھا فرمایا  
 میں خدا گواہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے علی کو گالیاں دیں  
 اس نے مجھے گالیاں دیں جس نے مجھے گالیاں دیں  
 اس خدا کو گالیاں دیں ایسے شخص کو خداوند  
 نعتھوں کے بل تو زرخ میں ڈالے گا۔ پھر اپنے  
 انکو چھوڑ دیا اور اپنے قائد سے فرمایا یہ لوگ کیا

حيث قلت ما قلت قال  
نظروا اليك يا عين محمد

نظر التوبين الى شفا المجد  
قال زدني فذاك ابي

جزوا المحواجب ناكسوا وقا نهم  
نظر الزليل الى العزيز القا

قال زدني فذاك ابي قال عندى  
غيرهما قال لكن عندى

أحيادهم حزني على أمواتهم  
والميتون مسببة للعابر

خرجه أبو عبد الله الله الملاءة وعن  
أبي عبد الله الحمدى قال رخلت

على أم سلمة فقالت لى ألتب  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقلت معاذ الله قالت سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول من سب عليا فقد سبني خروجه  
أحمد و عن أبي ذر الغفارى قال

قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم لعلى من أطاعك فقد

أطاعنى ومن أطاعنى أطاع الله

کہتے تھے۔ اس نے کہا۔ کچھ نہیں کہا۔  
فرمایا میرے کہنے کے بعد ان کے چہرے  
کی کیا حالت تھی۔ کہا کہ آپ کو سب  
آنکھوں سے اس طرح دیکھتے تھے۔  
جس طرح مینڈھا قصاب کے قہرے  
کو دیکھتا ہے۔ کہا اور فرمائیے۔ کہا کوئی  
بچے کے ہوئے ابو دھر ٹھائے ہوئے  
اس طرح دیکھتے تھے جس طرح کمزور  
مضبوط ظالم کی طرف دیکھتا ہے۔  
کہا اور فرمائیے۔ کہا ان دو استخار کے  
سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ شعر ملاحظہ ہو۔  
زندہ مردوں کا غم کرتے ہیں مردہ زندوں  
کو گالیاں دیتے ہیں۔

ابو عبد اللہ حدی نے کہا میں ام سلمہ  
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا  
تم رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہو۔ میں نے  
عرض کیا۔ خدا کی نیاہ۔ فرمایا۔ میں  
نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا  
جس نے علی کو گالیاں دیں۔ اس  
نے مجھے گالیاں دیں۔

ابو ذر غفاری نے رسول اللہ  
سے روایت کی کہ ہے۔ آپ نے علی  
سے فرمایا۔ جس نے تمہاری  
طاعت کی اس نے میری طاقت کی۔  
کی۔ جس نے میری طاقت کی۔  
اس نے خدا کی طاقت کی۔

ومن عصاك عصا في خرجه أبو بكر  
 الأسما عیلى فی صحفہ خرجه  
 الخجندی بزيادة ولفظه من  
 أطاعني فقد أطاع الله ومن  
 أطاعك فقد أطاعني ومن  
 عصاني فقد عصى الله ومن عصاك  
 فقد عصاني وعبه قال سمعت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول يا علي من فارقتني فقد فارقت  
 الله ومن فارقتني فقد فارقتني  
 خرجه أحمد في المناقب والنقاش  
 وعن عمرو بن الزبير أن رجلا  
 وقع في علي بن أبي طالب بمحضر  
 من عمر فقال له عمر أتعرف صاحب  
 هذا القبر هذا محمد بن عبد الله  
 بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب  
 بن عبد المطلب لا تذكر عليا إلا  
 بخير فأنك إن تنقصه أذيت  
 صاحب هذا في قبره صلى الله  
 عليه وسلم خرجه أحمد في المناقب  
 وابن السمان في الموافقة

جس نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے  
 میری نافرمانی کی۔ خجندی نے زیادہ  
 بیان کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں جس  
 نے میری طاعت کی۔ اس نے خدا  
 کی طاعت کی۔ جس نے تمہاری  
 طاعت کی۔ اس نے میری طاعت  
 کی۔ جس نے میری نافرمانی کی۔ اس  
 نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس  
 نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے  
 میری نافرمانی کی۔ الحوذ سے  
 روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی  
 جو شخص آپ سے جدا ہوا وہ  
 خدا سے جدا۔ جو تم سے جدا ہوا  
 وہ مجھ سے جدا ہوا۔

عمرو بن زبیر سے مروی ہے  
 کہ ایک شخص نے عمر کی موجودگی  
 میں علی کے حق میں گستاخی کی  
 آپ نے اس شخص سے  
 کہا۔ اس قبر والے کو جانتے  
 ہو۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب  
 ہیں۔ اور علی بن ابی طالب بن  
 عبد المطلب ہیں۔ علی کو اچھائی  
 سے یاد کیا کرو۔ اگر علی کی زبان  
 میں گستاخی کرو گے تو قبر میں سونے  
 والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دے گے

ابن عباس سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے علیؑ سے فرمایا: "تیرا دوست  
میرا دوست ہے میرا دشمن  
خدا کا دوست ہے۔ تیرا دشمن  
میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن  
ہے۔ میرے بعد جس شخص نے تم سے  
نفص رکھا۔ اس کے لئے ہلاکت  
رسول اللہ کا علیؑ کو بھائی بنانا

ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کو  
ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علیؑ  
اس حالت میں رسول اللہ کی خدمت میں  
حضر ہوئے کہ انکی آنکھوں سے آنسو جاری  
تھے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے  
چچا کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔  
لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔  
آنحضرت نے فرمایا تم دنیا اور آخرت  
میں میرے بھائی ہو۔ ابن عمر سے  
روایت ہے کہ آنحضرت نے چچا  
کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔  
علیؑ اکیلے رہ گئے۔ علیؑ بہت بہادر  
تھے۔ جس کام کو کرتے تھے۔  
اُن سے کر کے ہی چھوڑتے  
تھے۔

وہ ابن عباس قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ حبیبی  
وہیبی حبیب اللہ وعدو اللہ عدو اللہ  
وعدو اللہ عدو اللہ والوہیل لمن  
ایفصلک بعدی خرجہ الی الکی۔

## ذکر اختصاصہ باخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عمر قال اُخِی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اُخایہ  
فجاء علیؑ قد صحیحیناہ قال قال رسول  
اللہ ﷺ اخیت بین اُصحابیؓ ولم  
تواخ بینی وبنی أحد قال لہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی  
فی الدنیا والآخرۃ خوجہ الترمذی  
وقال غریب والبخوی فی المصابیح  
فی الحسان : وعنہ قال اُخِی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اُصحابہ  
حتی بقی علیؑ وکان رجلاً شجاعاً مامناً  
علیؑ امّا اذا اراد شياً فقال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُما ترضی

ان اكون اذ قال بلی یارسول الله  
رضیت قال تانت اخی فی الدنیا والآخرۃ  
خرجه الخلیفۃ وعنہ السلام انه کان یقول  
انا عبد الله وَاخو رسولہ لا یقول  
اُحد غیرہ الا کذاب خرجہ ابو عمر  
وخرجه الخلیفۃ وزاد وَاَنَا الصّدیق  
الاکبر ولقد صلیت قبل الناس  
یسبع سنین : وعن علی قال طلبنی  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی  
فیما نطنا سباً فخرنی بحیلہ وقال  
تم فواللہ لا رضینک انت اخی وأبو  
ولدی تقابل علی سنتی من مات علی  
عہدی فہو فی کفۃ الجنۃ ومن مات  
علی عہدک فقد قضی نجبہ ومن  
مات محبک موتک سخط اللہ لہ بالآ  
من والایمان ما طلعت شمس أو  
غربت خرجہ اُحد فی المناقب : وعن  
علی قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم أودع ابنی عبد المطلب فہم  
رہط کلہم یا کل الحذقة ولیشرب  
الفرق قال فصنع لہم مدام طعام

آنحضرتؐ نے آپؐ سے فرمایا :  
تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ  
تم تمہارا بھائی ہو بنوں۔ عرض کیا  
یا رسول اللہؐ راضی ہوں۔ فرمایا تم  
دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو  
علیؑ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا :  
میں خدا کا بندہ ہوں۔ اس کے رسول  
کا بھائی۔ میرے سوا اس بات کا  
دعویٰ کرنے والا کذاب ہے غلبی نے  
حدیث کے یہ الفاظ زیادہ بیان لئے  
ہیں۔ ”میں صدیق اکبر ہوں۔ سب  
لوگوں سے سات سال پہلے میں  
نے نماز پڑھی ہے علیؑ سے مروی  
ہے۔ رسول اللہؐ نے مجھے تلاش کیا  
مجھے ایک بارغ میں سونے ہوئے پایا  
اپنے پاؤں سے جگایا۔ فرمایا اٹھو۔ تم  
میرے بھائی ہو۔ میرے فرزندوں کے  
باب ہو۔ تم میری منت پر جہاد کرو گے  
وہ شخص میرے عہد پر مر گیا وہ جنت  
میں جائیگا جو شخص تمہارے عہد پر مر گیا۔ اس نے  
اپنا عہد پورا کیا۔ تیری موت کے بعد جس نے  
تم کو دوست رکھ کر انتقال کیا۔ اس کا اللہ  
تعالیٰ خاتمہ امن اور ایمان کے ساتھ کرے گا  
علیؑ سے روایت ہے۔ رسول اللہؐ نے  
ادلا عبد المطلب کو جمع کیا یا بلایا یا ایک  
گروہ تھا۔ جو پورا وقت کھانا کھاتا تھا۔ اور پانی

فَاكُلُوا حَقَّ شَعْبُوا قَالُوا بَقِيَ الطَّعَامُ  
 كَاهُو كَانَهُ لَمْ يَمْسُ شَمُّ دَعَا بَعْضُ قُرْبُلَا  
 حَقُّ رَوَا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَانَهُ لَمْ يَمْسُ  
 أَوْ لَمْ يَشْرَبُوا فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمَطْلَبِ  
 إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ خَاصَّةً وَالْيَاسِرَ  
 عَامَةً وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ  
 حَارًا يَتِمُّ فَايَكُم بِيَا يَعْنِي عَلِيٌّ عَنْ يَكُونُ  
 أَخِي وَصَاحِبِي فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ لِحَدِّ قَالِ  
 فَقَمْتُ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ قَالِ  
 اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 كُلُّ ذَلِكَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ  
 حَقًّا كَانُوا فِي الثَّلَاثَةِ فَضْرَبَ بِيَدِهِ  
 عَلَى يَدَيْ خُرْجِهِ أَحْمَدُ فِي الْمَنَاقِبِ  
 فِي طَرِيقِ آخِرٍ قَالُوا لِمَا نَزَلَ قَوْلُهُ  
 وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَجُلًا مِنْ أَهْلِهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ  
 مِنْهُمْ لَا كَلَا جَذْعَةً وَإِنْ كَانَ  
 لَشَأْسٍ بَا فَرَقًا فَقَدِمَ إِلَيْهِمْ رَجُلًا  
 فَاكُلُوا حَقَّ شَعْبُوا قَالُوا لَهُمْ مَنْ  
 لِيَضْمَنَ عَنِّي وَفِي وَدَعَا عِيْدِي وَكَيُونُ

کھانا دلیسے کا دلیسا باقی رہا۔ پھر پانی  
 طلب فرمایا۔ جسکو پی کر صرب مراب ہو  
 پانی دلیسے کا دلیسا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔  
 کہ کسی نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔  
 پیانک نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے  
 اولاد عبدالمطلب میں خاص طور پر تمہاری  
 طرف اور عام طور اور لوگوں کے پاس  
 نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ حضرات نے یہ  
 معجزہ دیکھ لیا ہے کہ کھانا اور پانی  
 استعمال کرنے کے بعد دلیسے کا دلیسا  
 موجود ہے۔ آپ میں سے کون شخص  
 اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ  
 بھائی اور ساتھی ہو۔ کوئی شخص اس بات  
 پر تیار نہ ہو۔ عرف میں اس بات کے  
 تیار ہوا۔ حالانکہ میں سب سے عمر میں  
 چھوٹا تھا۔ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔ تم  
 بیٹھے جاؤ۔ رسول اللہ نے تین مرتبہ یہ اعلان  
 فرمایا۔ میں ہر مرتبہ ساتھ دینے کے لئے تیار  
 ہوتا تھا۔ مگر آنحضرت مجھے بٹھا دیتے تھے۔  
 تیسری مرتبہ آنحضرت نے میرے ہاتھ پر  
 مارا۔ مجھ سے بیعت لی۔

ایک اور سند روایت میں لکھا ہے کہ ابیت و انذیرتک  
 الاقرین اپنے قریبی شہداء و اولاد کے درمیان کوئی رسول  
 اللہ نے اپنے شہداء و اولاد کو بلا یا۔ اکیلی بیعت  
 میں حاضر ہوئے کھانا لکھا کر پیئے تو انہوں نے فرمایا  
 اس بات کا کوئی ضامن ہوتا ہے کہ وہ ہر اقرین اور اولاد  
 اور میرے بعد چلے کر لگا۔ وہ شخص میرے ساتھ بیعت میں لگا۔



میرے رشتہ داروں میں میرا  
خلیفہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اپنے  
رشتہ داروں پر یہ چیز پیش کی  
صرف علیؑ نے عرض کیا میں یہ کام  
میرا انجام دوں گا۔ رسول اللہؐ  
نے فرمایا تم میرے قریبی دوست ہو گئے  
اور میرے وعدے پورے کرو گے۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے آپ  
سے علیؑ کے بارے میں پوچھا گیا۔  
آپؐ نے کہا اکثر رسول اللہؐ کے  
ساتھ رہا کرتے اور سب سے پہلے  
رسول اللہؐ کا ساتھ دیا۔

عبد اللہ بن عمرؓ اپنے باپ سے وہ  
آپؐ کے وادائے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہؐ نے لوگوں میں بھائی  
جہاد قائم کیا اور علیؑ کو کسی بھائی نہ بنایا  
علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ  
لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا  
مگر مجھے چھوڑ دیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا  
میں نے تجھے اپنی ذات کیسے بھار رکھا  
ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا  
بھائی ہوں۔ تم کو میں خدا کا بندہ  
ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں  
میرے بعد اس کتاب کا کوئی عرض نہ ہوگا  
ہی کر دیا گیا ہے روایت ہے رسول اللہؐ  
نے فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہے  
اللہ کے کوئی محبوب نہیں محمدؐ کے رسول نہیں۔

معنی فی الجنة دیکھو خلیفہ فی اہل  
فعرض ذلك علی اهل بيته فقال انا  
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
تقضى ديني وتنجز مواعيدي خروجه  
أحمد في المناقب : وعن ابن عباس  
وقد مثل عن علي قال كان أشدنا  
برسول الله صلى الله عليه وسلم  
لزوفا وأولادنا به لحوقا خروجه ابن  
الضحاك : وعن عمر بن عبد الله  
عن أبيه عن حماد بن أبي النضر عن النبي صلى الله  
عليه وسلم أخى بين الناس وترك  
عليه حتى بقي آخرهم لا يرى له أخاً  
فقال يا رسول الله آخيت بين الناس  
وتركتني قال ولم ترائني تركتك أعسا  
تركتك لنفسى أنت أخى وأنا أخوك  
فأنا إذا ذكرت قل أنا عبد الله و  
آخر رسول لا يدعيها بعدى إلا  
كذاب خروجه أحمد في المناقب :  
وعن جابر قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم علي باب الجنة  
مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله

علیؑ رسول اللہ کے بھائی ہیں۔  
ایک اور روایت میں ہے کہ  
خزیمہ کے دروازے پر یہ  
ساعت لکھی ہوئی ہے محمد رسول  
اللہ ہیں۔ اور علیؑ رسول اللہ  
کے بھائی ہیں۔ آسمانوں کو پیدا  
کرنے کے دو ہزار سال پہلے۔

خدا نے رسول کی اولاد علیؑ

کی صلب میں قرار دی  
رسولؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ تم  
میرے بھائی ہو اور میرے  
فرزندوں کے باپ ہو۔ یہ حدیث  
پہلے ذکر ہو چکی ہے۔

عبداللہ بن عباس سے  
مروی ہے کہ میں اور عباس  
رسول اللہؐ کی خدمت میں  
حاضر تھے۔ علیؑ تشریف لائے  
آنحضرت کو سلام کیا۔ آپ  
نے سلام کا جواب دیا۔ اٹھ  
کر آپ کو گلے لگایا۔ بنگھوں  
کے درمیان بوسہ دیا۔  
دائیں طرف بٹھایا۔

علیؑ آخر رسول اللہؐ کی روایت  
مکتوب علی باب الجنة محمد رسول  
اللہ علیؑ آخر رسول اللہ قبل  
ان یخلق السموات بالفی سنة  
خرجہما ابواحمد فی المناقب  
وخرج الاول الغسانی فی معجمہ  
وقد تقدمت احادیث المواتاة  
بین الصحابة مستوعبا فی باب  
العشدة

ذکر اختصاصہ بأن اللہ  
جعل ذریۃ نبیہ فی صلیہ

تقدم فی الذکر قبلہ قولہ صلی اللہ  
علیہ وسلم انت اخي وابو لدی  
وعن عبد اللہ بن عباس قال كنت  
انا والعباس جالسین عند رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل  
علی بن ابی طالب فنسلم فرر علیہ  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام  
وقام الیہ وعانقه وقبل بین ینہ  
وأجلسہ عن یمینہ فقال العباس

عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے چچا سے فرمایا۔ خدا مجھ سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں قرار دی ہے اور میری اولاد اس شخص (علیؑ) کی صلب میں قرار دی ہے۔

جس کا نبیؐ مولا علیؑ اس کا مولا رباح بن عمارت سے مروی ہے کہ مسجد کو ذکے عین میں ایک گروہ حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا عرض کیا مولا آپ پر سلام ہو۔ فرمایا تم عرب ہو میں تمہارا مولا کیسے ہو گیا ہوں عرض کیا ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہؐ سے سنا تھا۔ جس کا میں ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ رباح نے کہا جب یہ لوگ منے گئے تو میں ان کے پیچھے چلا گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا۔ یہ الانصار ہیں ان میں ابو ایوب انصاری بھی ہیں رباح سے مروی ہے کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا ایک شخص خدمت میں حاضر ہوا میرے سر کے آثار بکریاں تھیں۔

یا رسول اللہ! انجب هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عم والله لئن أشد حباً له مني ان الله جعل ذرية كل نبي في صلبه وجعل ذريتي في صلب هذا خروجه أبو الخير الحاکمی

ذکر اختصاصہ بآنہ مولی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤہ

عن رباح بن المارث قال جاء عدهط الى علي بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا قال وكيف آكون مولاكم وأنتم عزّ قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غد يرفع من كنت مولا فاعلى مولاہ قال رباح فلما مضوا اتبعهم فسألت من هو لاه قالوا انذر من الانصار فيهم أبو أيوب الانصاري خروجه أحمد وعنه قال ينما علي جالس اذ جاء رجل فدخل عليه أثر السفر

عرض کیا میرے مولا آپ پر سلام  
ہوں پوچھا کون ہے کہا ابو ایوب  
انصاری ہیں علی علیہ السلام نے فرمایا۔  
آپ کو جگہ دے دو۔ انہوں نے  
جگہ دے دی ابو ایوب انصاری نے  
کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنے  
سنا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی  
مولا ہیں۔

برابرین عازب کا بیان ہے۔ میں  
رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھا غیر  
کے مقام پر قیام کیا۔ گاڑ باجر کا  
اعلان ہوا۔ درخت کے نیچے رسول  
اللہ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپ  
ظہر کی نماز پڑھی۔ علی کے ہاتھ پکڑ کر  
فرمایا کیا تم نے جانتے کہ میں مومنین  
کی جان کا مالک ہوں عرض کیا یا ہی بے فرمایا  
جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں  
اے مجھو! تو اس کو دوست رکھ جو  
علی کو دوست رکھے جو علی کو دوست  
رکھے۔ اور اس کو دشمن رکھے جو علی  
کو دشمن رکھے۔ اس کے بعد علی سے  
عمر نے عرض کیا۔ ابو طالب کے  
فرزند آپ کو مبارک ہو۔ آپ  
ہر مومن اور مومنہ کے مولا  
ہو گئے۔

تقال السلام علیک یا مولای  
قال من هذا قال ابو ایوب انصاری  
تقال علی افرجوالہ ففرجوا فقال  
ابو ایوب سمعت رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه  
فعلی مولاه خروجه البغوی فی صحیحہ  
وعن البراء بن عازب قال کنا عند  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر  
ففرلنا بعد یزعم فیرد فینا  
الصلاة جامعة وکسح لرسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت شجرة  
فضلی الظہما وَاخذ بید علی و  
قال اَلستم تعلمون انی اَوَلَم  
یا طومنین من انفسهم قالوا بلی  
فاخذ بید علی وقال اللهم من کنت  
مولاه فعلی مولاه اللهم وال من  
والاه وعاد من عاداه قال فلهیہ  
عمر بعد ذلک فقال هنیئاً لک یا  
ابن ابی طالب اصبحت وامسیت  
مولى کل مؤمن ومؤمنة و عن  
زید بن ارقم مثله خروجه أحمد فی

زید بن ارقم نے اس طرح بیان کیا۔  
 عمر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ "تو اس کو دشمن رکھ دو غلیٰ کو دشمن رکھے، اسی مدد کر غلیٰ کی مدد کرے اس کو دوست رکھ دو غلیٰ کو دوست رکھے" شیعہ نے کہا یا یہ کہنا اس سے بغض رکھ دو غلیٰ سے بغض رکھے۔

ابن سنان نے عمر سے روایت کی ہے جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔ جیسی بنیادہ سے ردی ہے کہ آپ نے اس کے لفظ فرمایا اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے۔ اس کی اعانت کر جو علیؑ کی اعانت کرے۔ اس کے لید کچھ بیان نہیں کیا ابو طفیل نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا میں ہر آدمی کو خدا کی قسم دے کر لو چھتوں جس نے خدیو رحم اے مقام پر رسول اللہ ﷺ کا اعلان ساہوردہ اس بات سے آگاہ کرے گا کہ انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے رسول اللہ کو فرستے ہوئے سنا تھا۔ یتیم نہیں جانتے کہ میں محمد بن ابی جحش کی جگہ مالک ہوں۔ انہوں نے کہا مالک الیسا ہے یا رسول اللہ فرمایا سکا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ مجھ کو الو اسے دوست رکھو اسے دوست رکھے تو اسے دشمن رکھو اسے دشمن رکھے میری دشمنی کر مٹیں نہ تجھ میں اس نے کہا میں نے یہ حدیث اخذ کرتے

مسندہ وخرج الاول بن السمان  
خرج أحمد في كتاب المناقب مغل  
عن عمر وزاد بعد قوله وعاد من  
عاداه وانصر من نصره وأحب من  
أحبه قال شعبة أو قال أبغض من  
أبغضه وخرج ابن السمان عن  
عمر منه من كنت مولاه فعلي  
مولاه وخرجه المحاضر الذهبي  
عن حبشي بن جنادة وقال بعد انصر  
من نصره وأعن من أعانته ولم يذكر  
ما بعده وعن أبي الطفيل قال قال  
علي أنشد الله كل امرئ سمع رسول  
الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم  
غد يرجم إذا قام فقام ناس فشهدوا  
أنهم سمعوه يقول أستم تعلمون  
أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم  
قالوا بلى يا رسول الله قال من كنت  
مولاه فإن هذا مولاه اللهم وال من  
والاه وعاد من عاداه وفجرت وني  
نفسى من ذلك شئ فلقبت زيد بن  
أرقم ذلك كيت ذلك له قال قد سمعنا  
من زيد بن أرقم عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول ذلك له قال أبو نعيم قلت  
 لفطر لعنن الذي روى عنه الحديث كم  
 بين القول وبين موته قال مائة يوم  
 خرج أبو حاتم وقال يريد صوت  
 علي بن أبي طالب وخرج الترمذي عنه  
 من ذلك من كنت مولاه فلي مولاه  
 وقال حسن غريب وخرجه أحمد عن  
 سعيد بن موهب ولفظه قال نشد  
 علي فقام خمسة أو ستة من أصحاب  
 النبي صلى الله عليه وسلم فشهدوا أن  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
 من كنت مولاه فغلي مولاه وعن  
 زيد بن أرقم قال استنشد علي الناس  
 فقال أشد الله رجلا سمع النبي  
 صلى الله عليه وسلم يقول من كنت  
 مولاه فغلي مولاه اللهم وال من  
 والاه وعاد من عاداه فقام ستة  
 عشر رجلا فشهدوا وأبو عن زياد  
 بن أبي زياد قال سمعت علي بن أبي  
 طالب ينشد الناس فقال أشد الله

حدیث سنی ہے۔ ابو نعیم کا بیان  
 ہے کہ میں نے راوی حدیث فطر  
 سے پوچھا کہ اس حدیث کے بیان کو  
 اور حضرت علی کی مدت کے درمیان  
 کتنا فاصلہ ہے۔ کہا سو دن کا وقفہ  
 ہے۔ ابو حاتم نے کہا مدت سے علی  
 کی موت مراد ہے۔ ترمذی نے  
 من كنت مولاه کی حدیث کو  
 حسن غریب کہا ہے۔ سعید بن مہب  
 نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے  
 لوگوں سے قسم دے کر پوچھا یا علی  
 یا جعفر صحابی اٹھ کر کھڑے ہو گئے  
 اور انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے  
 من كنت مولاه والی حدیث رسول اللہ  
 سے سنی تھی۔ زید بن ارقم سے مروی  
 ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں  
 کو قسم دے کر پوچھا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس کس  
 نے یہ حدیث سنی تھی جس میں مولائوں  
 اس کے علی مولائے ہیں۔ اے اللہ تو اس  
 کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔  
 اور تو اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی  
 کرے۔ بولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر  
 اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ  
 حدیث سنی تھی۔

رجلا مسلما سمع رسول الله صلى  
الله عليه وسلم يقول يوم غد يرفع ما  
قال تمام اثني عشر رجلا بدريا فشهدوا  
وعن بريدة قال غزوت مع علي  
اليمين فرأيت منه جفوة فلما قد  
مت علي رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ذكرت عليا فتقصته فرأيت وجهه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير  
وقال يا بريدة أليس أولى بالمؤمنين  
من أنفسهم قلت بلى يا رسول الله  
قال من كنت مولاه فعلي مولاه خروجه  
أحمد : وعن عمر أنه قال علي مولی  
من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
مولاه : وعن سالم قيل لعمر انك  
تصنع بعلي شيئا ما تصنعه بأحد من  
أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال انه مولای : وعن عمر قد جاءه  
أعراسان يختصمان فقال لعلي افض  
بينهما یا ابا الحسن ففض علي بينهما  
فقال أحمد هما هذا يفض بينا فوب  
اليه عمر واخذ قبليبه وقال ربيك

زیاد بن ابی زیاد سے مروی ہے کہ  
حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم دے  
کر پوچھا۔ فرمایا میں مسلمان آدمی سے  
قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ غدیر خم کے  
مقام پر کس کس نے رسول  
کو (من گنت) فرماتے ہوئے سنا تھا۔  
بارہ بدوی صحابہ نے کھڑے ہو کر کہا میں نے  
رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی تھی۔ بريدة  
سے روایت ہے میں نے علیؑ کے ساتھ مل  
کر عین کی جنگ لڑی تھی۔ آپؑ میرے ساتھ  
زیادتی کی۔ جب میں جنگ سے واپس ہوا تو رسول اللہؐ  
سے آپکی شکایت کی شکایت کے بعد رسول اللہؐ  
کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا بے بریدہ  
کیا میں تم لوگوں کی جان کا مالک نہیں ہوں  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ؟ آپ مالک ہیں۔  
فرمایا جس کا میں مولاً ہوں اُس کے علیؑ مولاً  
ہیں یعنی کہا جس کے رسول اللہؐ مولاً ہیں۔  
اُس کے علیؑ مولاً ہیں حضرت عمرؓ کے کسی شخص نے پوچھا  
کہ آپ محمدؐ علیؑ کی عزت کرتے ہیں یا محمدؐ کی  
اور صحابی کی نہیں کرتے کہا اُس نے کہ آپ میرے  
مولاً ہیں حضرت عمرؓ کے پاس دو دیہاتی تھکڑا  
ہے کرائے آپ نے علیؑ سے کہا دونوں کا فیصلہ  
کیجئے آپ نے فیصلہ کیا ایک کہنے لگا یہی  
فیصلہ کیا ہے حضرت عمرؓ نے ہلک کر  
اُس شخص کا گریبان پکڑ لیا۔ کہا تمہارا  
لئے ہلاکت ہو جائے۔

یہ کون شخص ہے۔ یہ میرے  
اور ہر مومن کے مالک ہیں۔ جو شخص  
آپ کو اپنا مالک تصور نہ کرے  
وہ مومن نہیں ہے۔ ایک شخص  
نے کسی مسئلہ میں حضرت عمر سے  
جھگڑا کیا۔ آپ نے کہا میرے  
اور میرے درمیان یہ بیٹھنے والا  
شخص فیصلہ کرے گا۔ آپ نے  
علی کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص  
نے کہا یہ بڑے پیٹ والا  
فیصلہ کرے گا۔ حضرت نے  
انہی جگہ سے اٹھ کر اس  
کا گریبان پکڑ کر اچھال کر  
زمین پر گرادیا اور کہا یہ  
میرے اور ہر مومن کے آقا  
ہیں۔ توضیح غدیر کہ اور مدینہ  
کے درمیان حجۃ میں ایک  
جگہ ہے۔

رسول اللہ کے بعد آپ  
ہر مومن کے آقا ہیں۔

اتدری من هذا هذا مولای ومولی  
کل مؤمن ومن لم یکن مولاه فلیس  
بمؤمن: وعن قتاد فانه رجل فی  
مسئلة فقال بین وبنیک هذا الجالس  
واما ارالی علی بن ابی طالب فقال  
الرجل هذا الا بطن فقص عمر عن  
مجلسه واحدا تبلیبه حتی ثاله من  
الارض ثم قال اتدری من صفات  
مولای ومولی کل مسلم خرج من الاسلام  
شرح :- ثم ینجم موضع بین  
مکه والمدینه بالجحفه و بیان معنی  
الحديث بیان متعلق من ذهب الی  
امامة علی رضی اللہ عنہ والجواب  
عنہ وحمل الحديث علی المعنی المناسب  
لما تقدم فی امامة أبي بكر قد تقدم  
فی فضل خلافة أبي بكر

ذکر اختصاصہ بآئہ  
من النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
وانہ ولی کل مؤمن بعدہ  
قد تقدم طرف من احادیثہ



من النبي صلى الله عليه وسلم وعن  
 عمران ابن حصين قال بعث رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل  
 عليها عليا قال فخصي على السرية فاصاب  
 جارية فأنكروا عليه وتعاقد أربعة  
 من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم  
 وقالوا اذ القينا رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم أخبرناه بما صنع على قال  
 عمران وكان المسلمون اذا قدموا  
 من سفريد وارسول الله صلى الله  
 عليه وسلم وسلموا عليه ثم انصرفوا الى  
 رحا لهم فلم تقدمت السرية سلموا  
 على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فقام أحد الأربعة فقال يا رسول  
 ألم تر ان عليا صنع كذا وكذا فاعرض  
 عنه ثم قام الثاني فقال مثل مقالته  
 فأعرض عنه ثم قام الثالث فقال  
 مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام  
 الرابع فقال مثل ما قالوا فأقبل  
 اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 الغضب يعرف في وجهه فقال

عمران بن حصین سے مروی  
 ہے۔ کہ آنحضرت نے ایک  
 لشکر علیؑ کی سرکردگی میں روانہ  
 فرمایا۔ اس جنگ میں ایک  
 لونڈی دستیاب ہوئی۔  
 جس کو حضرت علیؑ نے لے  
 لیا۔ مگر رسول اللہؐ کے چار  
 صحابہ نے اس پر اعتراض  
 کیا۔ آپس میں طے کیا کہ جب  
 رسول اللہؐ سے ملیں گے تو  
 علیؑ کی شکایت کریں گے۔  
 عمرانؓ نے کہا جب مسلمان  
 جنگ سے واپس آتے  
 تو پہلے آنحضرتؐ کو سلام کرتے  
 پھر اپنے گھروں کو جاتے جب  
 لشکر واپس آیا تو آنحضرتؐ کی  
 خدمت میں حاضر ہوا چار  
 میں سے ایک نے کہا یا رسول  
 اللہؐ علیؑ نے فلاں فلاں  
 زیادتی کی ہے۔ آنحضرتؐ نے  
 اس سے رخ موڑ لیا۔ دوسرے  
 نے شکایت کی۔ اس سے  
 یہی سلوک کیا تیسرے کی شکایت  
 پر یہی برتاؤ کیا چوتھے آدمی نے  
 اپنے تینوں ساتھیوں کی بات کی نیند  
 کی۔ رسول اللہؐ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے  
 آپ کے رخ فوراً

ما تريدون من علي ثلاثا ان عليا  
 صني وانامنه دھو ولی کل صومن بدی  
 خرجہ الترمذی وقال حسن غریب  
 والوحاتم وخرجه احمد وقال فيه فَا  
 قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 على الرابع وقد تغیر وجهه فقال  
 دعوا علياد عوا عليا على صني وانامنه  
 دھو ولی کل صومن بعدی وعن برید  
 قال بعث رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم سرية وامر عليها رجلا وانا  
 فيها فاصبنا سبيا فكتب الرجل الى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 البعث لنا من الخمسة فقال بعث  
 عليا وفي السبي وصيفة هي من افضل  
 السبي قال فخمسة وقسم قال فخرج  
 ورأسه يقطر قلنا يا ابا الحسن ما هذا  
 قال ألم تروا الى الوصفة التي كانت  
 في السبي فاني قسمت وخمس صارت  
 في الخمس ثم صارت في اهل بيت  
 النبي صلى الله عليه وسلم ثم صارت  
 في آل علي ووقع بها فكتب الرجل

نار انگلی کے آثار نمایاں تھے۔  
 تین دفعہ فرمایا علی سے کیا چاہتے  
 ہو۔ علی مجھ سے بے نیل  
 علی سے ہوں۔ علی میرے بعد  
 ہر مومن کے انا ہیں۔ ترمذی  
 نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب  
 ہے۔ امام احمد حنبل نے یوں بیان  
 کیا ہے کہ رسول اللہ جو شخص  
 کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ  
 کے چہرے مبارک کا رنگ بدلا  
 ہوا تھا۔ فرمایا علی کو چھوڑ دو۔  
 علی کو چھوڑ دو۔ دفعہ فرمایا  
 علی مجھ سے بے اذر میں ملتا  
 ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے  
 سردار ہیں۔ برید سے مروی  
 ہے۔ رسول اللہ نے ایک شخص  
 کی سرکردگی لشکر روانہ کیا میں  
 اس لشکر میں تھیں۔ قیدی ہاتھ تھے۔  
 ہمارے قاتل نے رسول اللہ کی خدمت میں  
 کہ کسی شخص کو پہنچے پاس بھیجو اس سے  
 خمس لکائے حضرت نے علی کو بھیجا قیدیوں  
 میں ایک خوبصورت بوڑھی تھی علی نے خمس  
 نکال کر مال تقسیم کیا۔ پھر تشریف لائے آپ  
 کے قطرے پانی کرتے تھے ہم لوگوں نے کہا  
 یا لو کہن یہ کیا بوازیں مایہ قیوں میں بوڑھی  
 نہیں دیکھتے میں نے مال تقسیم کیا تو بوڑھی خمس  
 میں، علی بھی

میں یہ خط لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا۔ عرض کیا مجھے بطور مرصع کے روانہ کیا ہے۔ میں خط پڑھتا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کی تصدیق کرتا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور خط لے آیا۔ فرمایا: تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں سے بغض نہ رکھا کرو۔ اگر آپؐ کی محبت کرتے ہو۔ تو اس میں غنا نہ کرو۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اولاد علیؑ کا خمس میں حصہ لو نہی سے بڑھ کر ہے۔ رسول اللہؐ کے فرمان کے بعد علیؑ سے زیادہ میرے محبوب تھے۔ ایک روایت میں ہے۔ میں بڑیدہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: آپؐ کے حوالے کیا خط آپؐ کے سامنے پڑھا گیا۔ میں نے آنحضرتؐ کے رُخ النور میں نام لگنے کے آثار دیکھے۔ عرض کیا: یا رسول اللہؐ میں براہ مانگتا ہوں۔ آپؐ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا۔ میں نے آپؐ کے ارشاد کی تعمیل کی تو رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے ہے۔ اور میں اس سے بڑیدہ سے زیادہ ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے جس شخص کے رُخ علیؑ کے حال کے پاس بھیجا۔ میں علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔

إلى الله صلى الله عليه وسلم فقلت  
البعثة أصدق قال فجهات أفراكت  
وأقول صدق قال فأصل يدي  
والكتاب وقال تبصن عليا قلت نعم  
قال فلا تبغضه وإن كنت تحبه فإزده  
حبا فالذي نفسي بيده لنصيب  
آل علي في المحسن أفضل من وصيفة  
قال نعم ما كان من الناس أحد بعد  
تول رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أحب إلى من علي بن أبي طالب روايته فلما  
أبنت النبي صلى الله عليه وسلم وقعت  
المكتب فصرى عليه فرأيت الغضب  
في وجهه صلى الله عليه وسلم فقلت  
يا رسول الله هذه إمكانات المأخذ  
بعثتني مع رجل وأمرتني أن أطيعه  
فقلت ما أمرت فقال رسول الله صلى  
الله عليه وسلم لا تقع في علي  
فانه مني وأنا منه وهو وليكم بعدى  
خروجها أحمد بن وهب قال بعث رسول  
الله صلى الله عليه وسلم  
علي بن أبي طالب ليقتض المحسن فقلت

أبتغى علياً فاصطفى منه سيئة فأصبح  
 وقد اغتسل فقلت لحالد أمتري الى  
 هذا فلما قد منا علي النبي صلى الله  
 عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال  
 يا بريدة انتبتغى علياً قلت نعم قال  
 لا تبغضه فان له في الجنس أكثر من  
 ذلك ألف مرة البخاري ۛ وعنه  
 عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت  
 وليه فعلي وليه أخرجه أبو حاتم ۛ  
 وعن علي قال قل رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم اذا جمع الله الادين  
 والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط  
 على جبرجهم ملأها حتى كانت  
 معه براءة لولاية علي بن أبي طالب  
 أخرجه الحاكم في الأربعين والمواد  
 بالولاية والله أعلم الموالاة والنقو  
 والمجة ۛ وعن ابن مسعود قال  
 أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم اخذ بيد علي وقال هذا  
 ولي وأنا وليه واليت من دالاه  
 وعاديت من عاده أخرجه الحاكم

علی نے جس سے ایک لوندی چن  
 لی۔ صبح کو علی نے غسل کیا۔ میں نے  
 حالہ سے کہا۔ اس شخص کو دیکھو اس  
 نے کیا کیا ہے؟ جب ہم رسول اللہ  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو  
 اس بات سے آگاہ کیا۔ مجھ سے فرمایا  
 تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے  
 عرض کیا ہاں۔ فرمایا علی سے بغض  
 نہ رکھو۔ علی کا جنس میں اس سے  
 بھی زیادہ حق ہے۔ بڑیہ انحضرت  
 سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ  
 نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اس کے  
 علی ولی ہیں۔ علی سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت  
 کا روز ہوگا۔ تو خداوند اولین اور  
 آخرین کو جمع کریں گے۔ اور جنم کو  
 پل عراط کو نصب کریگا جب تک علی  
 کی ولایت کا کلمہ نہیں ہوگا۔ کوئی  
 شخص اس کو عبور نہیں کر سکے گا۔ روایت  
 سے مراد موالات، ائمتہ اور محبت  
 ہے۔ اللہ اعلم۔ ابن مسعود سے زدی  
 ہے کہ رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑ  
 کر فرمایا۔ یہ میرا ولی ہے اور میں اس کا ولی  
 ہوں میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔  
 جو اس کو دوست رکھتا ہے۔ میں اس سے  
 دشمنی کرتا ہوں جو اس سے دشمنی کرے۔

## مسلما نون علی کا حق

عمار یا سہرا و ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؓ کا مسلمانوں پر یہ قدر حق ہے جس قدر والد کا بیٹے پر ابو القحط صاحب بیان کرتے ہیں کہ جو بیٹے والد بن عباس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو کہا اے پلٹنے والے میں علی بن ابی طالب کی ولایت کا واسطہ دے۔ مگر تیرا قریب چاہتا ہوں۔

## جبرائیل علی سے بھی

ابو رافع سے روایت ہے کہ احد کی لڑائی میں جب علیؓ اصحاب الوتہ کو قتل کیا جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کو مواسات کہتے ہیں۔ فرمایا کیوں نہ ہو۔ فرمایا علیؓ مجھ سے ہے۔

اور میں اس سے ہوں۔ جبرائیل نے کہا۔ یا رسول اللہ میں تم دونوں سے ہوں۔

## ذکر حق علی علی المسلمین

عن عمار بن یاسر و ابی ایوبؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الولد علی الولد خرجه الحاکمی و عن ابی مقدم صالح قال لما حضر عبد اللہ بن عباس الوفاة قال اللهم انی اتقرب الیک بولاية علی بن ابی طالب خرجه أحمد فی المناقب۔ الکلام علی هذا الحد و بیان متعلق الرافضة منه الجواب منه والجمع بینہ و بین ما تقدم فی خلافة ابی بکر تقدم فی فضل خلافة ابی بکر۔

## ذکر اختصاصہ بان جبریلؑ منہ

عن ابی رافع قال لما قتل علیؓ اصحاب الاوتہ یوم احد قال جبریلؑ یا رسول اللہ ان هذه هلی المواساة فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه منی و انما منہ فقال جبریلؑ و انما

منکما یا رسول اللہ خرجه أحمد  
فی المناقب

ذکر اختصاصہ بتأیید اللہ

نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ

وکتبه ذلك على ساق العرش

وعلى بعض الحيوان

عن أبي الحمراء قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم

ليلة أترى بى الى السماء نظرت

الى ساق العرش الايمن فرأيت

كتابا فهمته محمد رسول الله آيته

بعلى ونصرت به خرجه الملا فى سيرته

وعن ابن عباس كنا عند النبى صلى

الله عليه وسلم فاذا ابطأ نرى فيه

لوزة خضراء فالتقاها فى حجر النبى

صلى الله عليه وسلم فقبلها ثم كسرها

فاذا فى جوفها دودة خضراء مكتوب

فيها بالاصغر لا اله الا الله محمد

رسول الله نصرت به بعلى خرجه الملا

خداوند تعالی کا نبی کی علی کے ذریعہ

حد ذکرنا

عرش و بعض حیوانوں پر اس کا لکھا ہوا ہونا

ابو الحمراء سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے

نے فرمایا میں نے شب معراج میں

عرش کی د آئیں طرف دیکھا ایک

کتاب کو دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا

میں نے علی کے ذریعہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور نصرت کی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ ہم

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک

آیا جس کے منہ میں سبز بادام تھا۔

اس نے اس کو نبی کی گود میں گرادیا۔

آنحضرت نے اس کو اٹھا کر جو باور

بیمبر توڑا۔ اس سے ایک سبز رنگ

کا ایک کڑا نکلا جس پر زرد رنگ

سے یہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کے سوا کوئی

معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ ہیں۔

میں نے آپ کی علی کے ذریعہ

حد کی۔

القزوینی الحاکمی۔

ذکر اختصاصہ بالتبلیغ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی سعید اذ ابی ہریرۃ

قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ابابکر فلما بلغ ضحجان سمع

بقام ناقۃ علی معرفۃ فأتاہ فقال شائی

قال خیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعثنی براۃ فلما رجعنا انطلق

ابوبکر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال یا رسول اللہ مالی خیر قال

انت صاحبی فی الغار غیر انہ لا یبلغ

غیرہی او رجل منی یعنی علیا۔

(شرح) بقام الناقۃ صوت لا

تفصح بہ تقول منہ بغمت تبغم بالکر

وبغمت الرجل اذا تم تفصح لہ عن معنی

ما تحدتہ۔ ضحجان جبل بناحیہ مکۃ

وعن جابر انہم من رجوا من الحجۃ

الی المدینۃ بعث رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ابابکر علی الحج فآقنا

علی کا بنی کی جانب تبلیغ کرنا

ابوسعید یا ابوہریرہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ابوبکر کو روانہ دیکر کی طرف کیا

جب ہم ضحجان میں پہنچے تو علی کی طرف

کی آواز سنائی دی حضرت ابوبکر اوسنی

کی آواز کو پہچان کر آپ کے پاس آئے

پوچھا میرے بارے کیا حکم ہے فرمایا

بھلائی ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ

برأت دے کر بھیجا ہے جب

ہم مدینہ میں واپس آئے تو ابوبکر

رسول اللہ کی خدمت میں گئے

اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے

بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔

فرمایا بھلائی ہے تم میرے فارکے

ساتھی ہو۔ میرا پیام غیر نہیں

پہنچا سکتا۔ میرا اپنا یعنی علی

ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ ضحجان

مکہ کے علاقہ کی پہاڑی کا نام ہے۔

جابر سے روایت ہے کہ جب

یہ لوگ ان سے مدینہ واپس آئے

تو رسول اللہ نے ابوبکر کو حج

ہر روز نیکد ہم لوگ آپ کے  
ساتھ تھے۔

عرج پر وارد ہوئے۔ صبح کی اذان  
ہوئی۔ تکبیر کہنے لگے۔ اپنے پیچھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اٹنی  
کی آواز سنی۔ آپ نماز پڑھانے سے  
رک گئے۔ خیال کیا ممکن ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوں اور  
ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔  
اچانک علیؑ تشریف لائے۔ آپ سے  
الوبکر نے پوچھا۔ امیر بنی آئے ہو  
یا پیام رساں ہو کر آئے ہو۔ فرمایا  
پیام رساں ہو کر آیا ہوں۔ مجھے رسول  
اللہ نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے  
میں سو اٹھ سو تیس یہ امات لوگوں  
کو سنائوں گا۔ ہم لوگ مکہ میں  
آئے۔ نزدیک کے روز سے ایک  
دن پہلے الوبکر نے لوگوں کو خطبہ دیا۔  
اور ان کو فتح کے احکام تسلیم فرمائے  
پھر علیؑ نے لوگوں کو سورہ برات  
پڑھ کر سنائی۔ قربانی کے روز ہم نے  
افاضہ کیا جب الوبکر واپس آئے  
تو لوگوں کو افاضہ قربانی اور احکام  
بح کی تعلیم دی۔

معدہ حتی اذا كان بالعرج ثوب بالصبح  
فلما استوى بالتكبير سمع الرغف خلف  
ظهروه فوقف على التكبير فقال هذه  
رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فله ان يكون رسول الله صلى  
الله عليه وسلم فنبضى معه فاذا على  
عليها فقال له ابو بكر امير ام رسول  
فقال لا بل رسول ارسلني رسول الله  
صلى الله عليه وسلم بمرارة اقرؤها  
على الناس في موافق الحج فقامنا  
مكة فلما كان قبل التروية يوم قام  
ابو بكر فخطب للناس حتى اذا فرغ قام  
علي فقرا بمرارة حتى ختمها ثم خرجنا  
معه حتى اذا كان يوم عرفة قام ابو بكر  
فخطب للناس فخلعهم مناسكهم حتى اذا  
فرغ قام علي فقرا على الناس بمرارة  
حتى ختمها ثم كان يوم النحر فافضنا  
فلما رجع ابو بكر فخطب للناس فخذتهم  
عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم  
فلما فرغ قام علي فقرا على الناس  
بمرارة حتى ختمها فلما كان يوم النفر



جب ابو بکر فارغ ہو گئے تو علیؓ نے سورہ برات پڑھ ختم کی جب پہلے کوچ کا علم ہوا تو ابو بکر نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور لوگوں کو سمجھایا کہ کس طرح کیج کرنا چاہیئے اور کس طرح پتھر مارنے پر آمادہ ہو جائیں۔ لوگوں کو احکام حج کی تعلیم دی آپ کے فارغ ہونے کے بعد علیؓ نے لوگوں کو سورہ برات پڑھ کر سنائی۔

شرح انذیک جگہ کا نام ہے۔ جو مکہ کے قریب ہے اور مشہور ہے۔ اہل مکہ ہر سال وہاں سے ماہ ذیقعد میں عمرہ کی نیت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظائف سے واپسی پر وہاں سے نیت کی تھی ماہ ذیقعد کی بارہ راتیں باقی تھیں۔ عرج مکہ کی راہ میں ایک منزل کا نام ہے۔

عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفانؓ جی شاعر اس کی طرف منسوب ہے یہی جو جوہری نے ذکر کیا۔ ایک دہشت سہ سہ یوں ہے عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفانؓ متعرب فی الصبح کے معانی السلوۃ غیر من نوم کتاب ہے۔ کبھی کبھی نازکی اور این مراد فی جاتی ہے یہاں بھی مراد ہے۔ اونٹ کی زود آواز کہتے ہیں۔

الاول قام ابو بکر فخطب الناس فحمدهم كيف يشقرون وكيف يرمون وعلمهم مناسكهم فلمسا فرغ قام علي فقرأ على الناس برارة حتى ختمها خرجهما البوحاتم وخرج الثاني النساء (شرح) الجعرانة موضع

بقرب مكة معروف يعتمر منه أهل مكة في كل عام مرة في ذي القعدة لان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر منها بعد مرجعه من الطائف لثنتي عشرة ليلة بقيت من القعدة وفيها لغتان اسكان العين والتخفيف وكسرها مع تشديد الراء والعرج منزل بطريق مكة واليه ينسب العرجي الشاعر وهو عبد الله بن عمر بن عثمان بن عفان ذكره الجوهرى والصابر عبد الله بن عمر بن عثمان بن عفان. والتثويب. في الصبح أن يقول الصلاة خير من النوم ثم قديرا وبه الايدان بالصلاة ولعله المراد هنا والرغوة. والرغا بمعنى وهو صوت

ذوات الخف يقول رغا البعير يرفع  
 دغا اذ اضج : وعن علي رضي الله  
 عنه قال لما نزلت عشرة آيات من  
 براءة علي النبي صلى الله عليه وسلم  
 دعا النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر  
 فيعته بها ليقراها على أهل مكة ثم  
 دعاني فقال لما أدرك أبا بكر فحتمت القية  
 فخذ الكتاب فاذهب به إلى أهل مكة  
 فاقرأ عليهم فلحقته بالجحفة فلحق  
 الكتاب منه ورجع أبو بكر إلى النبي  
 صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول  
 الله نزل في شيء قال لا جبريل جاء  
 في فقال لن يودى عنك إلا أنت  
 أو رجل منك

(شرح) قوله فرجع أبو بكر الخاف  
 أن رجوعه كان بعد رجوعه من الحج  
 يشهد له الحديث المتقدم وأطلق  
 عليه لفظ الرجوع لوجود حقيقة الرجوع  
 فيه جما بينهما : ومنه أن النبي صلى  
 الله عليه وسلم حين بعثه براءة قال  
 يا رسول الله أفأنت باللسن ولا

علي عليه السلام سے مروی ہے کہ جب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر  
 سورہ براءت کی دس آیات نازل ہوئی  
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت  
 ابو بکر کو بلا کر آیات آپ کے حوالے  
 کیں۔ تاکہ آپ اہل مکہ کے پاس جا کر  
 یہ آیات ان کو سنائیں۔ پھر حضرت  
 نے مجھے بلا کر کہا۔ جہاں بھی ابو بکر  
 ملیں ان سے آیات کو لے لو اور خود جا کر  
 اہل مکہ کو سنائیں۔ میں نے جحفہ میں آپ کو  
 جا لیا۔ اور میں نے آیات کو لے لیا۔  
 ابو بکر واپس بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض  
 کیا یا رسول اللہ میرے بارے میں کوئی  
 حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ جبریل  
 آئے تھے۔ کہ ان آیات کو تم خود بخود  
 یا وہ شخص پہنچائے جو تم میں سے ہو۔  
 شرح۔ حضرت ابو بکر حج کر کے واپس  
 رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔  
 قحط حقیقت یہ ہے کہ آپ راستے  
 سے واپس آگئے تھے حج نہیں کیا  
 تھا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔  
 کہ جب رسول اللہ نے آپ کو سورہ براءت  
 تو آپ نے آنحضرت کی خدمت میں یہ روایت کیا کہ

میں کوئی مقرر یا خطیب نہیں جو آپ خود  
تشریف لے جائیں اگر میرا جانا ضروری ہے تو پھر  
میں خود جاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم جاؤ، خدا  
آپ کی زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت  
دے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ آپ کے دہن اقدس پر  
رکھ دیا، جلیبی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع  
کے موقع پر موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس  
آئے فرمایا علیؑ بھر ہے اور میں علیؑ سے ہوں میں  
خود تبلیغ کروں یا علیؑ تبلیغ کرے . . . . .

رسول اللہ کا اپنے قربانی کے جانور کا  
علیؑ سے مخرج حوانا  
اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کرنا

جابر سے طویل حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ  
نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے ٹھکرائے ان کے علاوہ  
جو باقی بچ گئے وہ علیؑ کو ٹھکرانے کے لئے عطا فرمائے  
اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ کو مکہ دیا  
کہ ہر ایک اونٹ سے کچھ گوشت لے کر ہڈیاں  
ڈال کر پکایا جائے۔ جب گوشت گل گیا تو دونوں  
نے باہر گوشت کھایا اور شہر باقی کیا۔

بالخطیب قال ما بدلی أن يذهب بها  
أنا أو تذهب بها أنت قال فان كان  
ولا بد فاذهب أنا قال الطلق فإن  
الله سيد لسانك ويهدي قلبك  
قال ثم وضع يده على فمه خرج بها أحمد  
وعن حبشي بن جادة وكان قد شهد  
حجة الوداع قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم على مني وأنا منه  
ولا يودى عنى إلا أنا أو على خرج به  
الحافظ السلفي . . . . .

ذكر اختصاصه بأقامة النبي  
صلى الله عليه وسلم إياه  
مقامه في تحن بقية بدنه واثرا  
كه إياه في هديده صلى الله  
عليه وسلم

عن جابر حديثه الطويل وفيه  
فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ثلاثا وستين بدنة مبدية وأعطى عليا  
فمنها ما غير منها وأشركه في هديده  
ثم أحم من كل بدنة بيضة فجعلت  
في قدر فطبخت فأكلوا من لحمها  
وشربا من مرقته وأخرج به مسلم

رسول اللہ کی طرف سے علی کا قربانی کرنا  
 علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کی طرح کرنے  
 کا حکم دیا کہ میں اس کے گوشت اور چمڑے کو صفیہ  
 کے طور پر دے دوں اور ذبح کرنے والے کو اس  
 میں سے کوئی خیر نہ دوں ۔

علیؑ کے کئی کئی سوا کون شخص  
 بل صراطِ عبور نہیں کر سکے گا

قیس بن حازم نے کہا، ابو بکر اور علیؑ کی  
 آپس میں ملاقات ہو گئی، علیؑ کو حضرت ابو بکر  
 نے دیکھا اور مسکرایا، علیؑ نے پوچھا آپ کیوں  
 مسکرتے ہیں، کہا کہ میں نے رسول اللہ سے فراتے  
 سنا کہ کوئی شخص بل صراطِ عبور نہیں کر سکے گا جب  
 تک علیؑ اس کو نہ دیکھیں گے ؟

ذکر اختصاصہ بالقیام علی  
 بدن رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم

عن علیؑ فی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ  
 وان اتصدق بلحمہا وجلودہا وان  
 لا اعطى الجزار منها شیاً

ذکر اختصاصہ بآئہ لا یجوز  
 احد الصراط الا من کتب له  
 علی الجواہر

عن قیس بن حازم قال التقى  
 أبو بکر الصديق وعلی بن أبی طالب  
 فتبسم أبو بکر فی وجه علی فقال له  
 مالک تبسمت قال سمعت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز  
 أحد الصراط الا من کتب له علی  
 الجواز خرجہ ابن السمان فی الموافقة

## خدا نے علیؑ کو عرفہ کے روز بخش دیا۔

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا خداوند عالم آپ حضرت کے ذریعہ فخر کرتا ہے۔ آپ حضرات کو عام طور پر اعلیٰ کو خاص طور پر بخش دیا ہے۔

علیؑ عرب کے سردار علیؑ کی حضرت آپ کی محبت پر انصار کو آمادہ کرنا۔ حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے عرب کے سردار علیؑ کو بلا کر لا دو غائثر نے عرض کیا کہ آپ عرب کے سردار نہیں ہیں فرمایا کہ میں تمہیں ایک شخص کے بارے میں

تشریف لائے تو انصار کو بلا کر فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بارے میں آگاہ کرتا ہوں اگر تم لوگوں کو اس پر آمادہ ہو گے۔ فرمایا یا رسول اللہ ایسا کون شخص ہے فرمایا تمہارے سامنے علیؑ موجود ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ مجھے اس سے عبرت اٹھانی چاہیے۔ اور میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگاہ کیا۔

## ذکر اختصاصہ بمغفرة من آتائہ یوم عرفہ

عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرج علينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشية عرفة فقال ان الله عز وجل قد باهى بكم و غفر لكم عامة ولعلها خاصة وانی رسول الله غیر محاب بقرابتی خیر منی أحد

## ذکر اختصاصہ بپیادۃ العرب وحث الانصار علی حبہ

عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی سید العرب یعنی علیا قالت عائشة ألسنت سید العرب قال أنا سید ولد آدم و علی سید العرب فلما جاءه أرسل الی الانصار فأتوه فقال لهم یا معشر الانصار ألا أدلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تفلحوا بعدی أبدا قالوا بلی یا رسول اللہ قال هذا علی فاحبوه و محبوا و کرموه بکرمی فان جبریل علیہ السلام أخبر فی بالذی

قلت لكم عن الله عز وجل خروجه  
الفضائي والخندي والمراد سيد  
شباب العرب لانه تقدم في خصائص  
ابي بكر انه سيد كحول العرب جميعا بين  
الحدِيثين

## ذكر اختصاصه بسيادة المسلمين وولاية المتقين وقياوة الغرا المحجلين

عن عبد الله بن مسعود بن زارة  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ليلة أسرى ابي انتهميت الى ربي عز وجل  
خادمي الى أدم في شئت الرادى في على  
ثلاث انه سيد المسلمين ودلى المتقين  
وقائد الغرا المحجلين خروجه المحاملى  
ومن على قال قال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم انك سيد المسلمين وامام  
المتقين وقائد الغرا المحجلين يعسوب

الدين خوجه على بن موسى الرضا  
ذكر سيادته في الدنيا والاخرة  
عن ابن عباس قال نظر رسول الله

آپ عرب کے جوانوں کے سردار ہیں۔  
اور ابو بکر عرب کے بڑھوں کے سردار ہیں۔  
اب دونوں حدیث میں اختلاف نہیں ہے۔  
علی مسلمانوں کے سردار، متقین کے  
ولی اور غرا المحجلین کے قائد  
عبداللہ بن سلابی زرارہ سے مروی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا جب میں معراج کے موقع پر بارگاہ  
خداوندی میں حاضر ہوا تو خدا نے مجھے  
وحی کی یا مجھے حکم دیا۔ راوی کو شک  
ہوا کہ آپ نے کون سا لفظ فرمایا۔  
علیؑ میں تین خصوصیات ہیں۔ آپ  
مسلمانوں کے سردار ہیں، متقی کے امام  
غرا محجلین کے قائد اور دین کے  
یوسب ہیں۔ امام موسیٰ رضا علیہ السلام  
نے بیان کیا۔

## علیؑ دنیا و آخرت میں سردار ہیں

ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلیٰ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم  
دنیا میں بھی سروار ہو۔ اور آخرت  
میں بھی۔

صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ عی بن ابی طالب  
فقال أنت سید فی الدنیا وسید فی  
الآخرة خرجہ أبو عمرا وأبو الحذیفہ لکلمی

صلیٰ رسول اللہ کے ولی اور وارث ہیں۔

ذکر اختصاصہ بالولاية والارث

بریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری کادلی اور  
وارث ہوتا ہے۔ علی میرے وصی اور  
وارث ہیں۔ انس سے مروی ہے کہ ہم نے  
مسلمان سے کہہ کر رسول اللہ ﷺ کے آپ  
کے وصی کون ہیں۔ آپ نے آنحضرت  
سے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے  
وصی کون ہیں۔ فرمایا میں نے آپ کے وصی کون  
تھے۔ عرض کیا۔ یوشع بن نون فرمایا۔ میرے  
وصی میرے وارث میرے قرض ادا کرنے

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لكل نبی وصی ووارث  
وان علیا وصی ووارثی خیرہ البغوی  
فی صحیحہ ۲۰ وعن انس قال قلنا لاسلمان  
سل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من وصیہ؟ فقال سلنا  
یا رسول من وصیک؟ قال : یا سلمان ،

من کان وصی موسیٰ قال یوشع بن نون  
قال فان وصی ووارثی یقضي دینی وینجز  
مردعی علی بن ابی طالب خرجہ فی المناقب

والے دیر بعد پر اگر نبی علی بن ابی طالب ہیں

ذکر اختصاصہ بغسل النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم لما توفي

صلیٰ رسول اللہ کو غسل دینا  
ابن اسحاق نے کہا کہ جب رسول اللہ کو  
غسل دیا گیا تو علی علیہ السلام نے آپ کو سینے سے  
ٹکایا ہوا تھا آنحضرت پر قبضہ تھی جس کے اوپر سے  
آپ کو غسل دیتے تھے آپ کے جسم کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے

قال ابن اسحاق لما غسل النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم علی استندہ الی  
صدرہ وعلیہ قمیصہ یدلکہ بہ صریح  
ورائدہ ولا یقضي بیدہ الی رسول اللہ

فرماتے جاتے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ زندگی اور موت میں آپ کس قدر پاکیزہ ہیں علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنحضرت کی وہ چیز نہ دیکھی جو میت کی دیکھی جاتی ہے عباس فضل اور شرم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر نے میں علیؑ کی مدد کرتے تھے ابراہیم بن زید اور شقران آنحضرت پر پانی ڈالتے تھے۔

آنحضرت کا آب کے فرزند کے لئے اپنے نام اور کنیت رکھنے کی اجازت امام محمد بن حنفیہ اپنے باپ علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ کا ایک فرزند پیدا ہو گا۔ اس کا نام اور کنیت میرے نام اور کنیت پر رکھنا۔ یہ اجازت صرف ایک کے لئے ہے۔ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا ایک فرزند پیدا ہو گا۔ میں نے اس کو اپنا نام اور کنیت دے دی ہے وہ قائم آل محمد

صلی اللہ علیہ وسلم ویقول یا بئی و اُمی ما اُطیبک حیا و میتا ولم یر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء بری من المیت و کان العباس و الفضل و ثعم لیساعدون علیا فی تقلیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کان اُسامة بن زید و شقران یصبان الماء علیہ

ذکر اختصارہ بالرحمة فی تسمیة ولده باسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تَکْنِیْہَ بِکُنْیَہِ

عن محمد بن الحنفیة عن ابيہ علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولدک غلام فسمہ باسمی وکنہ بکنیتی و هو لک رخصۃ دون الناس خرجہ المخلص الذہبی وعن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نخلتہ اسمی وکنیتی خرجہ أحمد



## ذکر اختصاصہ بر الشمس علیہ

عن الحسن بن علی قال کان  
 رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی حجر علی وهو یوحی الیہ ظمأ  
 نمری عنہ قال یا علی صلیت العصر  
 قال لا قال اللهم انک تعلم ان کان  
 فی حاجتک وحاجة نبیک فرد علیہ  
 الشمس فردھا علیہ فصلی وغابت  
 الشمس خوجه الدولاہی قال وقال  
 علماء الحدیث وهو حدیث موضوع  
 ولم ترد الشمس لاحد وانما صحبت  
 لیوشع بن نون قد خوجه الحاکمی عن  
 اسماء بنت عمیس ولفظه قالت کان  
 رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی حجر علی فکرم ان یتحرك حتی غابت  
 الشمس فلم یصل العصر ففرغ النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم وذكر له علی انه  
 لم یصل العصر قد عار رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل  
 ان یرد الشمس علیہ فأقبلت الشمس  
 لها خوار حتی ارتفعت قد رھا کانت

## آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا

حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے  
 کہ رسول اللہ کا سر مبارک علی کی گود میں تھا۔  
 آنحضرت پر وحی پوری تھی جب وحی ختم ہو  
 گئی۔ فرمایا یا علی عصر کی نماز پڑھی ہے۔  
 عرض کیا نہیں فرمایا پالنے والے ان کو  
 جانتا ہے۔ علی تیرے اور میرے نبی کے  
 کام میں مصروف تھے۔ آپ کی خاطر سورج  
 واپس کر سورج واپس ہوا۔ آپ نے نماز  
 عصر پڑھی اور پھر سورج غائب ہو گیا۔  
 دولابی نے یہ حدیث بیان کی اور کہہ کہ  
 علماء حدیث کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع  
 ہے۔ سورج کسی کی خاطر نہیں لوٹا تھا یوشع  
 بن نون کے لئے نہ گیا تھا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر علی کی گود میں تھا آپ  
 نے نماز کی خاطر انھیں چاہا مگر اٹھنے سے پہلے  
 سورج غروب ہو گیا۔ نماز عصر نہ پڑھ سکے۔  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے  
 ڈر گئے۔ علی نے آپ سے عرض کی کہ  
 میں نے نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی خاطر سورج  
 واپس ہونے کی دعا کی۔ گو کہ وارث کی آواز  
 کیسا ٹھوٹا رہا مگر کچھ دیر بعد بلند ہوتا ہے بلند ہوا

علیؑ نے عمر کی نماز پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا۔ اساء سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ہو رہی تھی علیؑ آپ پر چادر تانے ہوئے تھے۔ سورج دھل گیا یا غائب ہو گیا یا غائب ہونے کو تھا جب وحی ختم ہوئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے نماز عمر کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا میں نے عمر کی نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ خداوند کی بارگاہ میں عرض کی پالنے والے علیؑ کے لئے سورج ٹوٹا دے۔ سورج لوٹ کر مسجد کے نصف حصہ تک آگیا تھا۔

آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے وقت

آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا  
وفات تک اپنے گلے  
رگائے رکھا۔

عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا میرے دوست علیؑ کو بلاؤ۔ صحابہ کرام ابوبکرؓ کو بلا لائے آپؐ ابوبکرؓ کو دیکھ کر سر نیچے رکھ لیا پھر فرمایا۔ میرے دوست کو بلاؤ۔ عمرؓ کو بلا لائے۔ آپؐ کو دیکھ کر سر نیچے کو

قیامت العصر قال فصلی ثم رجعت  
وخرج أيضا عنها ان علي بن ابي  
طالب قح الى النبي صلى الله عليه وسلم  
وقد ادعى الله اليه ان يجلبه ثوب  
فلم ينزل كذلك الى ان ادبرت الشمس  
يقول غابت اذ كادت تغيب ثم ان  
النبي صلى الله عليه وسلم سري عنه  
فقال اصيليت يا علي قال لا قال النبي  
صلى الله عليه وسلم اللهم رد الشمس  
عني حتى فرجعت الشمس حتى بلغت  
نصف المسجد

ذکر اختصاصہ با دخالہ  
النبي صلى الله عليه وسلم  
اياہ معہ فی توبہ يوم توفی  
واختصاصہ ایاہ الی ان قبض  
عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لما حضرته المدة اذ دعا الى جيبی  
فدعوا له ابا بكر فنظر اليه ثم وضع  
رأسه ثم قال ادعوا الى جيبی فدعوا له

عليها فلما رآه أدخله معه في الثوب  
الذي كان عليه فلم يزل يحتضنه  
حتى قبض عليه عليه أخرجته الرازي  
ذكر اختصاصه بأقربيه  
العهد به يوم صامت

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت  
والذي أحلف به أن كان علي لأقرب  
الناس عهدا برسول الله صلى الله  
عليه وسلم قالت عدا رسول الله  
صلى الله عليه وسلم عداة بعد عداة  
يقول جاء علي مرارا وأظنه كان  
بعثه لحاجة فجاء بعد فظننت أن له  
حاجة فخرجنا من البيت فقعنا  
عند الباب فكنت من أدناهم إلى  
الباب فأكب علي علي فجعل يساره  
ويماجه ثم قبض من يومه ذلك  
صلى الله عليه وسلم فكان من أقرب  
الناس به عهدا أخرجته أحمد

ذكر قدم اختصاصه بتزوج  
فاطمة عليها السلام  
عن ابن عباس رضي الله عنهما

دیکھ لیا۔ پھر فرمایا میرے دوست کو  
بلا لاؤ۔ علی کو بلا لائے۔ علی کو دیکھ کر  
آپ کو اپنے کپڑے کے اندر داخل کر لیا  
موت تک آپ کو گلے لگائے رہے  
موت کے بعد آپ کا ہاتھ علی کے اوپر تھا  
علی موت کے وقت آپ سے  
نزدادہ قریب تھے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،  
آپ کے کما قسم ہے اس ذات کی جس کی میں  
قسم کھانی ہوں علی تمام لوگوں سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ  
قریب احمد تھے۔ صبح کے وقت رسول اللہ  
کے پاس جاتے تھے۔ آپ نے کئی بار  
فرمایا۔ علی آگئے ہیں میں سمجھی آپ کو کسی  
کام کے لئے بھیجا ہے علی تشریف لائے  
میں نے سمجھا آپ کو علی سے کوئی کام ہے  
ہم گھر سے نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔

دروازہ سے میں سب سے زیادہ قریب تھی علی  
نے اپنے آپ کو آنحضرت پر گر دیا۔ رسول اللہ  
نے آپ سے باز کی باتیں کیں اور سرگوشیاں کرنی  
شروع کر دیں۔ آپ نے اسی روز انتقال کیا۔  
عہد کے لحاظ سے آپ سب لوگوں سے قریب تھے  
علی اسے فاطمہ کی شادی ہونا  
انس بن مالک سے مروی ہے۔ رسول اللہ

عنه قال جاء ابو بكر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقعد بين يديه فقال يا رسول الله قد علمت مناصحتي وقد صحت في الاسلام واني واني قال وما ذاك قال تزوجني فاطمة قال فسكت عنه قال فرجع ابو بكر الى عمار فقال هلك واهلك قال وما ذاك قال خطبت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم فاعرض عني قال مكانك حتى آتي النبي صلى الله عليه وسلم فاطلب مثل الذي طلبت فأتى عمار النبي صلى الله عليه وسلم فقعد بين يديه فقال يا رسول الله قد علمت مناصحتي وقد صحت في الاسلام واني واني قال وما ذاك قال تزوجني فاطمة فسكت عنه فرجع الى أبي بكر فقال انه ينتظر أمر الله بهما ثم بنا الى علي حتى فامر به يطلب مثل الذي طلبنا قال علي فأتاهما وأنا أعالج فسيلاي فقالا فاجئناك من عندنا بن عمك بخطبة قال علي فنهانا في الأمر فقمتم بهم ردائي حتى أتيت

کی خدمت میں جناب ابو بکر حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے۔ میں نے فلاں فلاں کام کئے ہیں۔ فرمایا۔ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے عرض کیا فاطمہ کی میرے ساتھ شادی کر دو۔ آپ نے منہ موڑ لیا۔ ابو بکر عمر کے پاس آکر کہنے لگا میں ہلاک و برباد ہو گیا۔ عمر نے کہا۔ کیوں کہا میں نے فاطمہ کے نکاح کا پیغام دیا آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ عمر نے کہا آپ یہاں رہیں۔ آپ کی طرح رسول اللہ کے پاس جاتا ہوں۔ اور فاطمہ سے شادی کرنے کا پیغام دیتا ہوں۔ عمر رسول اللہ کی خدمت میں آکر آپ کے سامنے بیٹھ گئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے میں نے فلاں فلاں کام انجام دیئے ہیں فرمایا مدعا بیان کرو عرض کیا فاطمہ کی شادی میرے ساتھ کر دو۔ آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ اور کوئی جواب نہ دیا عمر نے ابو بکر کے پاس آکر کہا کہ آپ کو فاطمہ کے بارے میں خدا کے حکم کا انتقال رہے۔ او علیؑ کے پاس جلیں آپ سے کہیں کہ وہ ہماری طرح جا کر فاطمہ سے شادی کرنے کی رسول اللہ سے درخواست کریں۔ علیؑ نے کہا

بلنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقعدت بین  
 یدیه فقلت یا رسول اللہ قد علمت  
 قدیمی فی الاسلام وضا صحتی وانی  
 وانی قال وما ذاک قلت تزوجنی  
 فاطمة قال وما عندک قلت فرسی  
 وبناتی قال اما فرسک فلا بد لك  
 منها واما بنتک فنجها قال فبعتها یار  
 بعامة وثمانین قال فجئت بها  
 حتی وضعتها فی حجر رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فقبض منها قبضة  
 فقال اخی بلال ابغنا بها طیسا و امر  
 ان یجھدھا فاحملھا سریرا مشرطا  
 بالشرط و وسادة من آدم حشده  
 لیف و قال لعلی اذا انتک فلا تحت  
 شیأ حتی آتیک فجات مع ام ایمن  
 حتی قعدت فی جانب البیت و انا  
 فی جانب وجاء رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فقال ههنا اخی قالت ا  
 ایمن اخوک و قد زوجته ابنتک  
 قال نعم و دخل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم البیت فقال لفاطمة ابنتی

سامنے مجھ کو عرض کیا یا رسول اللہ میری  
 نیکیاں اور تقدم اسلام آپ پر واضح ہے میں  
 وہ ہوں اور میں یہ ہوں۔ رسول اللہ نے  
 فرمایا مطلب بیان کرو عرض کیا فاطمہ کی شادی  
 مجھ سے کر دو۔ فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟  
 گھوڑا اور زرہ ہے فرمایا گھوڑا تمہارے لئے  
 فروشی ہے۔ زرہ کو فروخت کر دو۔ میں نے  
 اس کو چار سو اسی درہم میں فروخت کیا  
 تمام رقم لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی گود میں ڈال دی۔ بلال کو کچھ رقم دے  
 کر فرمایا۔ خوشبو لے آؤ رہا تھی صحابہ کو حکم  
 دیا کہ فاطمہ کا جینز تیار کرو۔ ایک پلنگ  
 اور چمڑے کا تکیہ جو جمعو روں کے تلوں  
 سے بچھا ہوا تھا لایا گیا۔ علی سے فرمایا اگر  
 آجائیں (فاطمہ) تو ان سے اس وقت تک  
 کوئی بات نہ کرنا جب میں نہ آ لوں میری  
 ام ایمن کے ساتھ تشریف لائیں۔ گھر کے  
 ایک کونے میں بیٹھ گئیں میں گھر کے دوسرے  
 کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا یہاں تیرے  
 بھائی موجود تھے۔ ام ایمن نے کہا آپ اپنی  
 بیٹی کی شادی علی سے کر دی ہے فرمایا  
 رسول اللہ گھر میں تشریف لائے فاطمہ سے فرمایا

فرمایا! پانی لاؤ۔ آپ پیالے میں پانی لے آئیں۔  
آنحضرت نے پیالہ لے لیا۔ اس میں اپنا لعاب  
دھن ڈالا۔ سیدہ سے فرمایا آگے آئیے۔ آپ  
نزدیک تشریف لائیں۔ خاتم الانبیاء نے اپنی  
بیٹی کے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر  
افس پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے میں  
اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود کی  
پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت  
کرد۔ آپ نے پشت کر دی۔ آپ نے بیٹی کے  
دونوں شانوں کے درمیان پانی کے چھینٹے  
دئے۔ فرمایا پالنے والے اس کی اور اس کی  
اولاد کی تم سے شیطان مردود کی پناہ طلب  
کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
پانی لاؤ۔ علی علیہ السلام نے کہا میں آنحضرت  
کا مطلب سمجھ گیا۔ میں نے پانی کا پیالہ بھر کر  
آپ کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ نے اس  
میں اپنا لعاب دھن ڈالا۔ فرمایا میرے نزدیک  
آجاؤ۔ میں آپ کے نزدیک ہو گیا۔ آپ نے  
میرے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر  
پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے اس کی اور  
اس کی اولاد کی تم سے شیطان لعین کی پناہ  
مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت  
کرد۔ میں نے پشت کر دی۔ آپ نے میرے دونوں  
پستانوں کے درمیان پانی چھڑکا۔ پھر فرمایا کہ  
خدا کے نام اور برکت سے اپنی بیوی کے پاس  
تشریف لے جاؤ۔ اس کو ابو حاتم نے روایت  
کیا۔ احمد بن حنبل نے مناقب میں ابو یزید دہلوی  
کی حدیث نقل کی ہے۔

بسماء فقامت الى قعب في البيت  
فأنتبه به بسماء فأخذه النبي صلى  
الله عليه وسلم ومج فيه ثم قال  
تقدمي فتقدمت فنضح بين الثديين  
وعلى رأسها وقال اللهم اني أعيد هذا  
بك وذريته من الشيطان الرجيم  
ثم قال لها أدبري فأدبرت فتصب  
كتفها وقال اللهم اني أعيد هذا بك  
وذريته من الشيطان الرجيم ثم قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن النبي  
بسماء قال على فعلت الذي يريد فقيل  
فملأت القعب ماء وأنتبه به فأخذه  
ومج فيه ثم قال لي تقدم تصب على رأسي  
وبين تدبي ثم قال اللهم اني أعيد هذا  
بك وذريته من الشيطان الرجيم  
ثم قال أدبري فأدبرت تصب بين كتفي  
وقال اللهم اني أعيد هذا بك وذريته  
من الشيطان الرجيم ثم قال لعلي أدخل  
بأهلك بسم الله والبركة أخرجه  
أبو حاتم وأخرجه أحمد في المصاب  
من حديث أبي يزيد المدائني وقال

فَأَرْسَلَ إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ  
لَا تَقْرُبْ أَمْرًا لَكَ سِوَاكَ سِوَاكَ نَجَاء  
إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ  
فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ نَفَعَ  
مِنْهُ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَعَامَتْ  
إِلَيْهِ تَعْتَرِفِي تَوْبَهَا وَرَبَّهَا قَالَتْ فِجْ  
مِنْ طَهَامِنْ الْحَيَاءِ فَتَضَحَّ عَلَيْهَا أَيْضًا  
وَقَالَ لَهَا إِنِّي لَمْ أَلْ أَنْ أَنْكُحَكَ لِحَبِّ  
أَهْلِي إِلَى فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُودًا أَوْ رَاءَ الْبَابِ فَقَالَ  
مِنْ هَذَا قَالَتْ أَسْمَاءُ قَالَ أَسْمَاءُ بِنْتُ  
عَمِيْسٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَعَ بِنْتُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَتْ كَرَامَةً  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَيْعَمْ  
قَالَتْ نَدَا عَالِي دَعَا رَأْفَةً لَوْ تَقَى عَلِيٌّ عُنْدَ  
قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ قَالَ لِحَلِي دَفَعْتُ أَهْلَكَ  
ثُمَّ دَلِي فِي حِمَاةٍ فَمَا زَالَ يَدْعُو لَهَا  
حَقًّا وَخَلَّ فِي حِمْمَةٍ وَأَخْرَجَ عَبْدَ الرَّزَّاقِ  
فِي جَامِعِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَكْرُمَةٍ  
قَالَ لَمَّا رَوَّجَ إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلِيًّا فَاطِمَةَ قَالَتْ لَهَا مَا أَلَوْتُ أَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کو بلایا  
لیا۔ فرمایا اس وقت تک اپنی بیوی کے  
پاس نہ جانا جب تک میں نہ آؤں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا۔  
اس پر کچھ پڑھا۔ اس کو علی کے چہرے  
پر چھڑکا۔ فاطمہ کو بلایا: جیسا اور شرم کے مارے  
آپ اپنی چادر میں نہ بچھ پڑتی تھیں۔ نیز  
آپ پر پانی چھڑکا۔ آپ سے فرمایا: میں  
نے اپنے اہل کے محبوب آدمی سے آپ  
کا عقد کیا ہے۔ دروازے کے عقب میں  
رسول اللہ نے سیاہی دیکھی پوچھا کون  
ہے۔ سمانے عرض کیا میں اسماء ہوں۔  
فرمایا اسماء بنت عمیس۔ عرض کیا ہاں۔  
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی خاطر  
آئی ہو۔ عرض کیا ایسا ہی ہے۔ اسماء نے  
کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں  
دعا کی میرے نزدیک میرا بہترین عیل یہی  
تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لے گئے۔ علی سے فرمایا اپنی بیوی کے پاس  
جاؤ۔ آپ حجرے میں تشریف لائے۔  
دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہے  
آخر کار اپنے محو میں تشریف لائے۔  
عبد الرزاق نے اپنی کتاب جامع میں اس  
حدیث کو حکمران سے روایت کیا ہے کہ  
جب رسول اللہ نے علی کی فاطمہ سے شادی  
کی تو فرمایا میں نے تمہاری شادی اپنے  
اہل کے اس شخص سے کی ہے۔

جو مجھے بہت محبوب تھا۔ دولابی نے اس حدیث کو اسمائ بنت عیس سے نقل کیا ہے۔ اس میں پانی چھڑکنے اور دعا کرنے میں علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ جیسا احمد نے علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ پھر رسول اللہ نے ام ایمن سے کہا۔ فاطمہ کو بلاؤ۔ آپ خیا و شرم کے مارے ہو کر پڑائی ہوئی آئیں۔ فرمایا آرام سے رہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو مجھے اپنے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے سیاہی دیکھی۔ فرمایا کون ہو؟ میں نے عرض کی میں ہوں۔ فرمایا اسمائ بنت عیس ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے زفات آپ نے عزت بڑھانے کی خاطر آئی ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی

اللہ جعل أحب أهلي إلي وأخرج  
الدولابي جملة معناه عن أسماء  
بنت عيسى وقدم فيه عليا في النصح  
والدعاء كما تقدم عن أحمد وقال  
ثم قال لام ايمن ادعي لي فاطمة فجاءت  
خروقة من الخيا فقال لها رسول الله  
صلى الله عليه وسلم أسكني فقد أكلت  
أحب أهل بيتي إلي ثم نصح صلى الله  
عليه وسلم عليها ودعا لها ثم رجع رسول  
الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا  
بين يديه فقال من هذا قالت أنا  
قال أسماء بنت عيسى قلت نعم قال  
جئت في زفات بنت رسول الله صلى  
الله عليه وسلم تكرر صينة قلت نعم فإني  
(شرح) الفيل - الودى الصفا

والجمع سلطان - والنصح الرش  
ونصح البيت رشة - والخروقة  
المستحبة من الخرق بالتحريك  
الدھش من الخوف والحيا تقول  
منه خرق بالكسر فهو خرقى وعن  
أبي رضى الله عنه قال لما زوج النبي

انفس بن مالک سے روایت ہے کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی  
شادی کی تو ام ایمن سے فرمایا!



میری بیٹی کے زفاف میں علی کے پاس جاؤ۔ اس سے کہو فاطمہ کے بارے میں جلد نہ کریں جب تک میں نہ آجوں۔ آپ نے نماز عشاء پڑھنے کے بعد ایک پانی کا کوزہ اٹھایا۔ اس میں لعاب دہن ڈالا۔ علی سے فرمایا پانی پی لو اور وضو کرو۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا پانی پی لو اور وضو کرو۔ آپ نے دونوں کا دروازہ بند کر لیا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو صیب سے پہلے اسلام لایا اور جس کا خلق صیب سے اچھا ہے۔

میریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر اور عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اپنے بیٹی فاطمہ کا رشتہ طلب کیا۔ آنحضرت نے فرمایا یہ ابھی چھوٹی ہے۔ جب علی نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ مانگا تو آنحضرت نے آپ سے علی کی شادی کر دی۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ علی کی شادی پر موجود تھے۔ ہم نے اس سے اچھی شادی کبھی نہ دیکھی۔ ہم لوگوں نے گھر کو خوشبو سے بھر دیا تھا۔ گھوڑے اور تیرتوں منگو کر رکھیا۔ علی اور فاطمہ کی شادی کی رات دونوں کا بچھونا دہن کی کھال کا تھا۔

ابن عباس سے مروی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ قال یا ام ایمن زنی ابنتی الی علی و صریہ انک لا یفعل علیہا حتی آیتہا فاما صلی العشاء اقبل برکوة فیہا ما یقتل فیہا ما شاء اللہ وقال اشرب یا علی و توضأ و اشرب یا فاطمة و توضأ ثم اجات علیہا الباب فبکت فاطمة فقال ما یبکیک وقد زوجتک اقد مہم سلما و احسنہم خلما اخرجہ ابو الخیر الجاحظ و عن بریدۃ و عنی اللہ عنہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا اخرجہ ابو حاتم و النسائی و عن جابر رضی اللہ عنہ قال حضرنا عرس علی فماریت عرسا کان احسن منه حشرنا البیت طیباً و اتینا بہما و ریت فاکلنا و کان فراشہما لیلۃ عرسہما اصاب کبش اخرجہ ابو بکر بن فارس و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی شادی علی علیہ السلام سے کی۔ سیدہ  
نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نے میری  
شادی غریب آدمی سے کر دی ہے جس  
کے پاس بالکل دولت نہیں ہے۔ یہ سن کر  
رسول اللہ نے فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس  
بات پر راضی نہیں ہو۔ خداوند عالم نے زمین  
سے دو انسانوں کو منتخب کیا ہے۔ ایک تم ہو  
دوسرے تمہارے شوہر۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی  
علی سے محکم خدا اور اللہ کی  
وحی سے ہوئی تھی

فاطمۃ لعلی قالت یا رسول اللہ زوجتی  
برجل فقیر لا شیء لہ فقال صلی اللہ  
علیہ وسلم أما توضمنین یا فاطمۃ ان اللہ  
لختر من اهل الارض رجلین جعل  
احدهما ایاک والاخر لعلک اخرجہ  
الملاء فی سیرتہ

ذکر ان تزویج فاطمہ من  
علی کان بأمر اللہ عزوجل

## ووحی منہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو  
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کا پیغام دیا  
آنحضرت نے فرمایا ابھی آسمانی فیصلہ نہیں  
ہوا۔ عمر اور دوسرے قریش کے کئی آدمیوں  
نے پیام دیا۔ سب کو وہی جواب دیا جو  
ابوبکر کو دیا تھا۔ حضرت علی سے کہا گیا کہ  
اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو  
پیام دیں تو بہت ممکن ہے کہ آپ فاطمہ  
سلام اللہ علیہا کی شادی آپ سے کر دیں  
فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ان اشارات  
قریش نے پیام دیا اور آپ نے رد کر دیا

عن انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ قال خطب أبو بکر الی النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ  
فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا أبا بکر  
لم یزل القضاء بعد ثم خطبها حتی  
مع عدۃ من قریش کلہم یقول  
لہ مثل قولہ لا بی بکر فقیل لعلی لو  
خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فاطمۃ لخلیق ان یرد حکمہا قال  
وکیف وقد خطبہا أشرا قریش

نہم یزوحا قال فخطبها فقال صلى الله  
 عليه وسلم قد أحسن في ربي عز وجل  
 بذلك قال أنس ثم دعاني النبي صلى  
 الله عليه وسلم بعد أيام فقال لي يا  
 أنس أخرج وأدع لي أبا بكر الصديق  
 وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان  
 وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن  
 أبي وقاص وطلحة والزبير وبعده  
 من الانصار قال فدعوتهم فلما  
 اجتمعوا عنده صلى الله عليه وسلم  
 وأخذوا عجا السهم وكات على غائب  
 في حاجة النبي صلى الله عليه وسلم  
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم  
 الحمد لله المحمود بنعمته : المعبود  
 بقدرته المطاع بسلطانه : المرجو  
 من عذابه وسطواته : النافذ أمره  
 في سماه وأرضه الذي خلق الخلق  
 بقدرته : وميتهم بأحكامه :  
 وأعزهم بدِينه : وأكرمهم بنبیه  
 محمد صلى الله عليه وسلم إن الله تبارک  
 اسمه وتعالیٰ عظمه جعل المصاهر

علی علیہ السلام نے پیام عقد دیا۔ رسول اللہ  
 صلعم نے فرمایا مجھے اس بات کا خداوند تعالیٰ  
 نے حکم دیا ہے جس کا بیان ہے کہ نبی روز بعد  
 مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلایا  
 فرمایا جا کر مندرجہ ذیل حضرات کو بلا لاؤ۔ ابوبکر  
 صدیق۔ عمر بن خطاب۔ عثمان بن عفان۔  
 عبد الرحمن بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص۔  
 طلحہ۔ زبیر۔ دوسرے کئی انصار۔ میں سب  
 کو بلا کر لایا۔ سب رسول اللہ کے پاس جمع ہو  
 گئے۔ علی رسول اللہ کا کوئی کام کرنے گئے  
 تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے  
 مندرجہ ذیل خطبہ کا اح ارشاد فرمایا۔

خدا کا شکر ہے اپنی نعمت کی وجہ سے  
 محمود ہے۔ قدرت کی وجہ سے معبود۔  
 اپنے سلطان کی وجہ سے مطاع ہے  
 عذاب اور دبدبہ کی وجہ سے دنیا آپ  
 سے ڈرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین پر  
 اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اپنی قدرت  
 سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے  
 ان کو ممتاز کیا۔ اپنے دین سے ان کو  
 معزز بنایا۔  
 محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے  
 ان کو نبرہ کی عطا کی۔  
 اس کا نام برکت والا ہے۔ اس کی عظمت  
 بہت بلند ہے۔ مصاہرت کو سبب  
 لاحق بتایا۔

اسمہ وتعالیٰ عظمه جعل المصاهر

سبباً لاحقا و امر افتراضاً و تشیع به  
 الارحام و انزلهم الانعام فقال غصن  
 قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا  
 فجعله نسبا وصهرا وكان ذكراً قدیرا  
 فامر الله تعالى بحجری الی قضاؤه و  
 قضاؤه یحجری الی قدره و لكل قضاء  
 قدر و لكل قدر أجل و لكل أجل  
 کتاب یحوی الله ما یشاء و یشیت غنہ  
 أم الكتاب ثم ان الله عز وجل أمر فی  
 ان ازدوج فاطمة بنت خدیجة من  
 علی بن ابی طالب فاشهدوا انی قد نذرت  
 علی اربع مائة مثقال فضة ان رضی  
 بذلك علی بن ابی طالب ثم دعا بطبق  
 من بسر فوضعه بین ایدیہما ثم قال  
 انھما وافھبنا فینا نحن ننتھب اذ  
 دخل علی علی النبی صلی الله علیہ وسلم  
 فقبسم النبی صلی الله علیہ وسلم فی وجھہ  
 ثم قال ان الله امر فی ان ازدوجک فاطمة  
 علی اربع مائة مثقال فضة ان رضیت  
 بذلك فقال قد رضیت یدک ید الی  
 الله قال انس فقال النبی صلی الله علیہ وسلم

اس کو امر فرض قرار دیا۔ اس ارحام کو دلایا  
 اور لوگوں کو جمع کیا۔ اس بات کا کہنے والا  
 عزت والا ہے۔ خدا وہ ذات ہے جس نے  
 انسان کو پانی سے پیدا ہے۔ اور اس کو  
 نصب و صہر قرار دیا۔ تمہارا رب اس بات  
 پر قادر ہے۔ حکم کا اس کی قضا کو جاری کرنا  
 ہے۔ اس کی قضا قدرت کی طرف جاری ہو  
 ہے۔ ہر قضا کے لئے قدرت ہے۔ اور ہر  
 کے لئے ایک اجل۔ ہر اجل کے لئے ایک  
 نوشتہ ہے۔ جس نوشتہ کو اللہ تعالیٰ چاہتا  
 ہے باقی رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا  
 دیتا ہے۔ اس کے پاس ام الكتاب ہے  
 خطبہ کے بعد فرمایا! خدا نے مجھے حکم دیا ہے  
 کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ کی شادی علی ابن  
 ابی طالب سے کروں آپ حضرات گواہ رہیں کہ  
 میں نے چار سو مثقال چاندی پر فاطمہ کی شادی  
 علی علیہ السلام سے کر دی ہے۔ آپ نے  
 کچھ روں کا تعال منگوایا ہمارے سامنے رکھ  
 دیا۔ فرمایا ان کو لوٹ لو تم نے ان کو لوٹ لیا  
 تم لوٹ میں مشغول تھے کہ اس دوران علیؑ  
 تشریف لائے۔ رسول اللہؐ نے علی کو دیکھ  
 کر مسکرا دیا۔ فرمایا مجھے نے حکم دیا ہے کہ  
 میں چار صد مثقال چاندی کے حق مہر پر  
 فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تم سے کر  
 دوں اگر تم اس پر راضی ہو۔ عرض کیا  
 یا رسول اللہ صلعم میں راضی ہوں۔  
 انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

خدا تم دونوں کو انشرد سے بچائے۔ تم دونوں  
کی جد نیک کرے تم دونوں کو بکثرت عطا کرے  
تم دونوں سے بہت زیادہ پاکیزہ اولاد کو پیدا  
کرے۔ انس نے کہا خدا کی قسم دونوں سے  
بہت زیادہ پاک و پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی۔  
انس سے مروی ہے کہ میں آنحضرتؐ کی  
خدمت میں موجود تھا۔ آپ پر وحی طاری ہو  
گئی۔ وحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا جانتے  
ہو جبریلؑ کیا حکم لائے تھے۔ عرض کیا خدا اور  
اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ خدا نے مجھے  
فاطمہ سے علی کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے  
تم جاؤ اور ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر  
اور انصار میں سے کچھ لوگ بلا کر میرے پاس  
لاؤ۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی  
جب علی تشریف لائے فرمایا خیرا نے مجھے  
حکم دیا ہے میں فاطمہ کی شادی تم سے کر  
دوں۔ میں چار صدی متقال چاندی پر اس  
کی تم سے کرتا ہوں۔ تم اس پر راضی ہو؟  
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
میں راضی ہوں۔ پھر علی کھڑے ہو کر شکریہ  
کے سجدہ میں گر پڑے۔ بنی کریم صلعم نے  
فرمایا خداوند تعالیٰ تم دونوں کو پاک و طاہر  
اولاد پیدا کرے۔

جمع الله شملکما و أسعد جدکما و بادک  
علیکما و أخرج منکما کثیرا طیبیا قال  
انس فحامله لقد أخرج منها کثیرا  
طیبیا أخرجه أبو الخیر القزوينی الحاکمی  
(شرح) أو شج بد الارحام۔ ای  
شک بعضہا فی بعض یقال رحم و  
اشجۃ ای مشتبکہ و عنہ قال کنت  
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغشیہ  
الوحی فلما أفاق قال تدری ما جاء بہ  
جبریل قلت اللہ ورسولہ أعلم قال  
أمرنی ان ازوجک فاطمۃ من علی  
فانطلق فادعی لی أبا بکر و عمر و عثمان  
وعلیا و طلحۃ و الزبیر و بعدۃ  
من الانصار ثم ذکر الحدیث بتمامہ  
وقال و شج یہ الارحام وقال فلما  
أقبل علی قال لہ یا علی ان اللہ امرنی  
ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکھا  
علی أربعائہ متقال فضۃ ارضیت  
قال رضیت یا رسول اللہ قال ثم قام  
علی فحس ساجدا شکرا قال اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم جعلن اللہ منکما الکثیر

خدا تمہیں برکت دے۔ انس نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے دونوں سے کافی اولاد پاکیزہ پیدا کی عمر کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہا آپ رسول اللہ کے داماد ہیں جبرائیل آنحضرت کے پاس آئے۔ عرض کیا خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے کر دو

الطیب وبارک اللہ فیكما قال انس  
فواللہ لقد اخرج منهما الکثیر الطیب  
اخرجه ابو الحثیر ايضا وعن عمار  
وقد ذکر عندہ علی قال ذاک صھر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل  
جبریل فقال یمن اللہ یا مریک أت  
تزوج فاطمة ابنتک من علی اخرجہ  
ابن السمان فی المواقفة

خدا نے فرشتوں کی موجودگی  
میں فاطمہ کی شادی علی سے کی

ذکر ان اللہ زوج فاطمة  
علیاً بمشهد من الملائكة

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ علی علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس جبرائیل موجود ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری شادی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کر دی ہے۔ اس پر جبرائیل ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ درخت لھوئی کو حکم دیا ہے کہ وہ فرشتوں پر مولیٰ اور یاقوت نچھاور کریں لھوئی نے مولیٰ اور یاقوت نچھاور کئے مولیٰ اور یاقوت کے تھالوں سے حویں

عن انس رضی اللہ عنہ قال  
بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فی المسجد اذ قال صلی اللہ علیہ وسلم  
علی ہذا جبریل یخبر فی ان اللہ عز وجل  
زوجک فاطمة واسھد علی تزویجھا  
اربعین الف ملک وأوحی الی شجرة  
طوبی ان انثری علیہم الدرد والیا  
فقت فنبثرت علیہم الدرد والیا فقت  
فابتد رت الیہ الحور العین یتقطن

دو روزہ ذکر موتی اور یا قوت جلتی تھیں فرشتے برقی  
اور یا قوت ایک سر کو بطور تحفہ دیتے ہیں گے۔

**رسول اللہ کا علی کو خیر کے دن**

علم دینا اور آپ کا خیر فرستج کرنا  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے علم اس شخص کو دیا جس کے  
اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اس شخص کو دے گا جس کے  
دیکھنے کو کیا ہوتا ہے صبح کے وقت لوگ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر شخص علم لینے کی خواہش رکھتا  
تھا آپ فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہے انہوں نے

کہا۔ یا رسول اللہ آنکھوں کی تکلیف میں  
علی لا ہیں۔ فرمایا آپ کو بلاؤ  
علی حاضر ہوئے آپ نے ان کی آنکھوں  
میں اپنا لعاب دھن لگایا اور آپ کے حق  
میں دعا فرمائی۔ آپ ٹھیک ہو گئے  
ایسے ٹھیک ہوئے جیسے آپ کو کوئی تکلیف  
ہی نہ تھی۔ آپ کو علم دے دیا۔ علی نے  
عرض کیا یا رسول اللہ ان سے اس وقت

تک جنگ کرتا رہوں گا جتنی کہ وہ ہماری مانند ہو  
جائیں اپنی فائر سے چلے جائیے جب ان کے میدان میں نہ رہے  
تو ان کو سلام کی دعوت دو اور انہیں اس بات سے آگاہ  
کر دو کہ ان پر خدا کے کیا کی حقوق ہیں۔ خدا کی قسم اگر ایک  
آدمی بھی لہ راست پر آجائے تو آپ کے لئے یہ بات مسخ  
اور منسوخ ہو جائے۔ بخاری ص ۱۸۱ اور ترمذی ص ۱۸۱

من اطباق الدود والیا قوت فہم بہما ذکر میں  
علی یوم القیامۃ آخر جملہ اللہ فی سیرتہ

**ذکر اختصا با علی الراۃ یوم**

**خیر و یفتحہا**

عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عینین الراۃ عند جلا  
یفتح اللہ علی یدیدہ قال فبات الناس یدرون  
سلیتم ائیم یطاعا فلما أصبح الناس علی رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجو ان  
یعطاہا فقال اے ابن علی بن ابی طالب  
قالوا ایشتکی عینیہ یا رسول اللہ  
قال فارسلوا الیہ فلم اجاء بصق  
فی عینیہ ودعاه لہ فبرئ حتی کان لم  
یکن بہ وجع و أعطاه الراۃ  
فقال علی یا رسول اللہ اقا تلہم  
حق ینکونوا مثلنا قال ابتدا علی  
رسلک حتی تنزل باحتکم ثم اذہم الی اہل  
واخبرہم بما یحب علیہم من حق اللہ فیہ فرأ اللہ  
لا ان یجھدی اللہ بک رجلا واحد اخیر لک  
من ان یکون لک عمل النعم اخرجہ و اوجہم

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
الہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس شخص  
کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول  
کو دوست رکھتا ہے۔ کوکوں نے اس بات  
کا استغفار کیا۔ فرمایا علی کہاں ہے۔ کوکوں نے  
کہا آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔ آپ نے  
بلوایا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلیوں  
پر لگا کر علی کی آنکھ پر مس کیا۔ علم آپ کے  
حوالے کیا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے خیر کی لڑائی کے روز فرمایا میں علم اس  
شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے  
رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خداوند تعالیٰ  
اس کے ہاتھ فتح دیا۔ عمر نے کہا مجھے اس  
روز سرداری کا شوق پیدا ہوا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو طلب  
کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا فرمایا کہیں نہ  
دیکھو۔ چلے جاؤ۔ علی کچھ چلے پھر ٹھہر  
گئے۔ ادھر ادھر نہ دیکھا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے آواز  
دی۔ علی نے کہا کب تک ان سے لڑوں  
فرمایا اس وقت تک لڑو جب تک  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ نہ  
کہیں۔ جب کلمہ پڑھ لیں تو پھر ان کا  
قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا منع ہے

وَمِنْ آيِهِ قَالَتْ رُسُلُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَفْعَ  
الرَّايَةَ يَدُ الْوَجَلِ يَدُ الْوَجَلِ  
وَرَسُولُهُ خَطَاوَالِ الْقَدَمِ نَقَالَ آيِنْ  
عَلِي فَقَالَ لَا يَشْتَكِي عَيْنَهُ قَدْ عَاه  
فَبَرَقَتْ فِي كَفِيهِ وَبَسَحَ بِهَمَا عَيْنِ  
عَلِي ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ أَرْحَاجَهُ أَلْوَحَاتِهِ وَعَنْهُ قَالَتْ رُسُلُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
خَيْبَرَ لَا عَطِينَ هَذِهِ الرَّايَةُ جَلَا  
مُحِبَّ اللَّهِ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
قَالَ عُمَرُ فَمَا أَحْيَيْتَ الْأَمَارَةَ إِلَّا  
يَوْمَئِذٍ فَتَشَارَفَتْ قُدَّامَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ  
إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِي وَلَا تَلْقُفْتِ فَارَ  
عَلَى شَيْءٍ ثُمَّ وَقَفَتْ وَلَمْ يَلْقُفْتِ فَمَرَحَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
عَلِي عَلَى مَا أَقَاتِلُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاتْلُوهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنِّي  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ  
فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا دِمَاءَهُمْ



## چشمہ خیر

وَأَمَّا هَلُمُّ الْأَمْحَقِّهَا وَحَسَابُهَا عَلَى  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو حَاتِمٍ  
 بَتِّغْبَرٍ لِبَعْضِ اللَّفْظِ ۖ وَعَنِ سَلْمَةَ بْنِ الْأَ  
 كُوْعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى قَدَرٍ  
 تَخْلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ  
 أَنَا أَتَخْلَفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَى فَلَاحٍ بِالْغَنِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ  
 الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَلَاحِهَا قَالَ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَطِيْنَ الرَّايَةَ أَوْ  
 لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ عِذَارُ جَلٍ يَمْجِبُهُ  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يَجِبُ اللَّهُ  
 وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَادْأَعْنِ  
 بَعْلِي وَمَا نَزَّجُوهُ فَقَالَ وَهَذَا عَلَى  
 فَاعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَفَّحَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَخْرَجَاهُ ۖ  
 وَعَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ وَكَانَ  
 عُمَى عَامِرٌ يَتَجَبَّرُ بِالْمَقُومِ وَهُوَ يَقُولُ  
 وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا - وَلَا نَقْدًا وَلَا صُلْفَةً  
 وَخُنَّ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَفِينَا - فَثَبَّتَ الْأَدْمَاءُ أَتَقِينَا  
 وَأَنْزَلَنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا ۖ

ان سے حساب اللہ تعالیٰ لے گا۔  
 بعض الفاظ کے فرق سے اس حدیث کو  
 مسلم اور ابو حاتم نے بیان کیا ہے۔  
 سلمہ بن اکوع سے مروی ہے۔ جنگ خیر  
 کے موقع پر علیؑ کی تکلیف کی وجہ  
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے پیچھے رہ گئے۔ فرمایا میں رسول اللہ  
 سے پیچھے رہ گیا ہوں پھر روانہ ہو کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 جا ملے۔ جس رات کو صبح کو اللہ تعالیٰ  
 نے خیر فتح کیا۔ فرمایا میں کل علم دوں  
 گایا فرمایا کل غم سے علم وہ شخص لے  
 گا جس کو خدا اور اس کا رسول دوست  
 رکھتا ہے۔ یا فرمایا جو اللہ اور اس کے  
 رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 اس کے ذریعے فتح دے گا۔

اچانک علیؑ آگئے۔ ہمیں آپ کے آنے  
 کی امید نہ تھی۔ رسول اللہ نے آپ کو  
 علم دیا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے  
 فتح دی۔ سلمہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ  
 جنگ خیر میں شامل ہوئے میرا چچا

عامر یہ رجز پڑھتا تھا ہے  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ذَاتُ نَفْسٍ حَقِیْقَةٍ اِنْ اَنْخَضْتُ کَوْ  
 کِیْ تَصْدِیْقُ کَرْتِیْ نَفْسِیْ نَزَّازٌ یُّرْصَعُ ۖ اِنِّیْ خَدَا  
 ہمیں آپ کے فضل کی امید ہے۔ جنگ  
 میں ہمیں ثابت قدم رکھ ہمیں سکون دے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا  
یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے۔ عرض کیا عامر  
ہے۔ فرمایا اے عامر! خداوند تجھے بخش  
دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے  
جس شخص کا نام لیکر بخشش کی دعا کی وہ  
شخص جنگ میں شہید ہوا۔ عمر نے کہا  
یا رسول اللہ صلعم عامر کو ہمارے پاس  
رہنے دیں۔

جب ہم خیبر کے پاس پہنچے تو خیبر کا  
مالک یہ رجز پڑھتا ہوا تلوار لہراتا ہوا  
باہر آیا۔

خیبر جانتا ہے۔ میں ہتھیاروں سے لیس  
بہادر مرحب ہوں۔ جب جنگ کی آگ  
کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔

عامر نے گھوڑے سے اتر کر یہ رجز  
پڑھا۔ خیبر جانتا ہے میں ہتھیار  
پوش بہادر عامر ہوں۔ دونوں میں  
تلواریں چلنے لگیں۔

مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی  
تلوار اٹھانے لگے جس کی وجہ سے اس  
کی اپنی تلوار اس کی شہ رگ پر لگی

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
من هذا قالوا عامر فقال  
غض اللہ لک یا عامر وما  
استغفر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لرجل خصه  
الا استشهد قال عمر یا رسول  
اللہ لو متعتنا بعامر فلما  
قدمنا خیبر خرج مرحب  
میختر بسیفه وهو ملکهم  
وهو یقول

قد علمت خیبرانی مرحب  
شاکی السلاح بطل مجرب  
اذا الحروب اقلت تلتهب  
فنزل عامر فقال

قد علمت خیبرانی عامر شاکی السلاح بطل مغامر  
فما خلفنا بضربتین فوق  
سیف مرحب فی فرس عامر  
فذهب لیسفل له فوق سنیفه  
علی نفسه فقطع اکحله فکان  
فیہا نفسه واذا نقر من اصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور فوت ہو گئے۔ آنحضرت کے اصحاب کی ایک جماعت کہنے لگی عامر کا عمل ضائع ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خود کشتی کی بے میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا۔ فرمایا کون کہتا ہے۔ عرض کیا

آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کہتی ہے۔ فرمایا اس کو دو دفعہ ثواب ملے گا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کے پاس روانہ کیا۔ آپ کی آنکھ دکھ رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا میں آج اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو۔ اور

اس کو اللہ اور اس کے رسول دوست رکھتے ہوں۔ میں علی کو آشوب چشم کی حالت میں پکڑ کر لایا۔ میں نے آپ کو بنی کریم صلعم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا۔ آپ ٹھیک ہو گئے۔ آپ کو علم عطا کیا۔ مرجب یہ رجز پڑھتا ہوا متقابل میں آیا۔ قد علمت خیبرانی مرجب

علی نے یہ رجز پڑھا۔ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔ بامیبت کچھار کا بشیر ہوں۔

یقولون بطل عمل عامر قتل نفسه  
فأبیت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقلت يا رسول الله بطل عمل عامر فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال هذا قال قلت ناس من أصحابك فقال صلى الله عليه وسلم بل له أجره مرتين ثم أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى علي فالفيتشه وهو أرمده فقال لا عطين الراية اليوم رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فحببت به أقدوه وهو أرمده حتى أتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فبصق في عينيه فبصر وأعطاه الراية وخرج مرجب فقال قد علمت خير أفي مرجب فقال علي أنا الذي سميتني أفي حيدريت غابا بحية المنظر أوفيههم بالصاع كيل السند

أنا الذي سميتني أفي حيدريت غابا بحية المنظر أوفيههم بالصاع كيل السند

حضرت علی نے ایسی حرب مرحب کے سر پر لگائی جس سے اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا۔ علی علیہ السلام کے ذریعہ خیبر فتح ہوا۔ ابوحاتم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

احمد بن حنبل نے بریدہ السلمی سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں عامر کے قصہ کا ذکر نہیں ہے۔ علی کے رجز میں ہتھیار پوش تاجر کار کے بعد یہ شعر لکھا ہے کہ میں کبھی نیزہ لگا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

علی اور مرحب میں مقابلہ ہونے لگا۔ آپ نے مرحب کے کندھے اور گردن کے درمیان اس قدر زور سے تلوار ماری جس کو لوگوں نے سنا جو مرحب کی دائروں میں پیوست ہو گئی۔ حضرت علی اور لوگ اس دقت تک نہ سوتے جب تک قلعہ خیبر فتح نہ ہوا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم لے کر بلایا۔ فرمایا اس کو لے کر کون پورا اترے گا۔ ایک شخص آیا اور کہا میں لینا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم جاؤ۔ فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو عزت دی۔

قال فضربه فطلق رأسه فقتله كان الفتح على به على بن ابي طالب اخرج ابو حاتم وقال هكذا روى في فوس عامر وانما هو في عامر

واخرج مسلم بتغيير بعض لفظه واخرج احمد من بریدة الاسلمی ولم يذكر فيه قصة عامر قال بعد قوله شاکی السلاح بطلے

مجرّب اطعن احيانا وحيثا انزب وقال فاختلف هو وعلی ضربتین فضربه علی علی عاتقة حتی عض السیف فیها باضراسه وسمع اهل المعسكر صوت ضربته قال وما ینام الناس مع علی حتی فتح الله له واهم

وعن ابي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الراية وهزها ثم قال من ياخذها بحقها فنجاء فلاں فقال انا قال امض ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذي كرم وجهه محمد

میں علم اس شخص کو دوں گا جو جنگ  
سے فرار نہیں کرے گا۔ یا علیؑ علم  
تم لے لو اور لڑنے کے لئے چلے جاؤ۔  
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے خیر اور نیک  
فتح کیا۔ آپ وہاں سے کھو رہے اور سوکھا  
ہوا گوشت لائے۔ بربدہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خیر کے قلعہ کے پاس قیام کیا۔ علم عمر بن خطاب  
کے حوالے کیا۔ حضرت عمر کے ساتھ اور لوگ  
بھی خیر فتح کرنے کی خاطر روانہ ہوئے  
اہل خیر سے لڑائی ہوئی۔ حضرت عمر اور آپ  
کے ساتھی شکست کھا کر واپس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
ان میں علم اس شخص کو دوں گا۔ جو خدا اور اس  
کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خدا اور  
اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔  
دوسرے عمر اور ابوبکر علم کے حصول کی امید  
میں آئے۔ مگر آنحضرت نے علیؑ کو بلایا  
اور علم آپ کے حوالے کیا۔ آپ کی  
آنکھیں کھلتی تھیں۔ ان میں اپنا  
نواب دین لگایا۔ آپ کے ساتھ کچھ  
لوگ گئے۔ آپ نے مرحب کو قتل  
کیا۔

لاعطینہا رجلاً لا یفرھاک  
یا علیؑ فانطلقت حتی اتبع اللہ  
علیہ خیر و قدک وجاء یجوزہا  
وقد یدھا خرجہ احمد \* وعن  
بریدۃ رضی اللہ عنہ قال لما  
کان حیت نزل رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم بمحسن اهل  
خیر اعط رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اللواء عمر بن الخطاب  
ونہض معہ من نہض من الناس  
فلقد اهل خیر فانسکشف  
عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لاعطین الراية غدا رجلاً یحب  
اللہ ورسولہ وحبہ اللہ  
ورسولہ فلمسا کان الغد  
تصاد ربہا ابوبکر وعمر فدا  
علیاً وخرارمدا فتفل فی منیہ  
واعطاه اللواء ونہض معہ من  
الناس من نہض ثم ذکر قتل

مرحب وقال فما بيننا وبينكم  
الناس حتى فتح الله لهم وله  
أخرجه الغيباني والمحافظة الدمشقي  
في الحوافضات وعنه قال حاصراً  
خيبر فأخذ اللواء أبو بكر فانصرف  
ولم يفتح له ثم أخذته عن من  
العد فمخرج ورجع ولم يفتح  
له وأصاب الناس يومئذ شدة  
فقال رسول الله صلى الله  
عليه وسلم اني رافع اللواء الى  
رجل يحببه الله ورسوله  
وعيب الله ورسوله لا يرجع  
حتى يفتح عليه فبتنا طيبة أنفنا  
ان الفتح غدا فلما أصبح صلى  
الله عليه وسلم قام قائماً فدا  
باللواء والناس على مصافهم  
فداعلياً وهو أرمق فقتل  
في عينه ودفعه اليه ففتح له  
قال بريدة وأنا من تطاول  
لها أخرجه أحمد في المناقب  
وعن سلمة رضي الله عنه قال

حضرت علیؑ اور تمام لوگ اس وقت تک  
نہ سوئے جب خیبر فتح نہ ہوا۔ بريد نے کہا  
ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا۔ علم ابوبکر نے لیا بغیر  
فتح کے واپس آگئے۔ دوسرے روز  
عمر علم لے کر قلعہ فتح کرنے گئے مگر کام  
ہو کر لوٹ آئے۔ اس روز لوگوں نے  
یہ حد تک کھینچا کہ رسول اللہؐ نے  
فرمایا۔ میں علم اس شخص کو دینے والا ہوں  
جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دوست  
رکھتا ہے۔ وہ خود خدا اور اس کے  
رسول کو دوست رکھتا ہے۔ بغیر فتح  
کے واپس نہیں آئے گا۔ ہم لوگوں  
نے رات خوشی خوشی بسر کی کہ کل  
فتح ہونے والی ہے۔ صبح کو رسول  
اللہؐ نے علم طلب کیا۔ لوگ  
اپنی اپنی جگہوں میں موجود تھے۔ علیؑ  
کو بلایا آپؐ کی آنکھوں میں تکلیف  
تھی۔ اُن میں اپنا لعاب دھین  
رکھایا۔ آپؐ کو علم دیا۔ آپؐ  
نے خیبر فتح کیا۔ بريد نے کہا۔  
میں ان لوگوں میں سے ہوں جن  
کو علم لینے کی آرزو تھی سلمہ  
رضی اللہ عنہ نے کہا۔

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر الصدیق برائیہ  
وكانت بنیضاً والی بعض حصون  
خیبر فقال ورجع ولم یکن  
فتحاً وقد جاهد فقال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عین  
الرأیة عند رجل یحب الله ورسوله  
یفتح الله علی یدیه لیس یفرار  
فقد عار رسول الله صلی الله علیہ  
وسلم لعلی دھوار مد قتیل فی  
عینیہ ثم قال خذ هذه الراية  
فامض بها حتی یفتح الله علیک  
قال سلمة فخرج واملأ بها یهود  
هرولة وأنا خلقه تتبع أثره  
حتى رکز رأیة فی رضم من  
حجارة تحت الحصن فاطلع علیہ  
یهودی من رأس الحصن  
فقال من انت قال انا علی  
بن ابی طالب قال یقول  
الیھوی علوتہم دما أنزل  
علی موسی اذکما قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ابوبکر صدیق کو خیبر کے ایک قلعہ کی طرف  
فتح کے لئے آپ نے جنگ کی۔  
مگر بغیر فتح کئے واپس آ گئے۔ اگرچہ  
آپ نے بہت محنت کی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا۔ جو  
خدا اور اس کے رسول کو دوست  
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں  
فتح دے گا۔ وہ شخص بھگا گئے والا  
نہیں ہے۔ رسول اللہ نے علی کو بلایا  
آپ آشوب چشم مبتلا تھے۔ حضرت  
نے انہا لعاب دہن آپ کی آنکھوں  
میں لگایا۔ فرمایا علم لے کر چلے جاؤ۔  
اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا۔ سلمہ نے  
کہا خدا کی قسم آپ علم کو لہراتے ہوئے  
خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں آپ  
کے پیچھے تھا۔ آپ نے قلعہ کے میچے  
ایک پتھر کے تنگاف میں علم گاڑ دیا۔  
ایک یہودی نے قلعہ کی چھت سے  
نمودار ہو کر پوچھا آپ کون ہیں فرمایا  
میں ابن ابی طالب ہوں۔ یہودی نے کہا  
موتے پر چرنا زل ہوئی تھی۔ اس  
کی رو سے تم فوج پاؤ گے۔

فسار جمع حتی فتح الله على  
يديه أخرجه ابن اسحاق ★  
وعن أبي رافع مولى رسول  
الله صلى الله عليه وسلم  
قال خرجنا مع علي حين بعثه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
برأيه فلما دقنا من الحصن  
خرج اليه أهله فقاتلهم ففر  
رجل من يهود وقد طرح  
ترسه من يده فتناول علي  
بابا كان عند الحصن فترس  
به نفسه فلم يزل يبد حتى  
فتح الله عز وجل عليه ثم ألقاه  
من يده حين فرغ فلقد رأيتني  
في نفر معي سبعة أنا منهم  
مختهد علي أن نقلب ذلك  
الباب فما نقله أخرجه  
أحمد وعنه جابر بن عبد الله  
رضي الله عنهما أن علي بن  
أبي طالب حمل الباب يوم  
خيبر حتى صعد المسلمون

خدا اپنے آپ کے ہاتھوں فتح  
و نصرت عطا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے غلام رافع سے مروی ہے۔  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
وہ وسلم نے علیؑ کو اپنا علم دے  
کر روانہ کیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔  
جب آپ قلعہ کے قریب گئے  
تو وہاں کے رہنے والے آپ سے  
لڑنے لگے۔ ایک یہودی نے آپ  
پر ضرب لگائی جس سے آپ کی  
ڈھال ٹوٹ گئی۔ علیؑ نے قلعہ کا  
دروازہ اکھاڑ لیا۔ اور اس  
کو بطور ڈھال استعمال کیا۔  
خداوند عالم نے آپ کو فتح  
دی۔ جب قلعہ فتح کر چکے تو  
دروازہ پھینک دیا۔ تم مجھے  
ان سات آدمیوں میں دیکھتے ہیں  
ان میں اٹھواں تھا۔ دروازے  
کو ہلانا چاہتے تھے۔ مگر نہ ہلا سکے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے۔ کہ علیؑ نے خیر کے روز دروازہ اٹھا  
لیا تھا اور لوگ اس کے ادرست گرتے تھے۔



قلعہ فتح کر لیا۔ دروازہ کو چالیںس دہی  
نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ایک ضعیف  
سلسلہ میں بنے کہ ستر آدمیوں نے  
پوری کوشش کی کہ دروازے کو دباؤ  
اپنی جگہ قائم کریں۔ (مگر قائم نہ کر سکے)

عليه فافتحوها وبعد ذلك  
لم يحمله اربعون رجلا وفي  
طريق ضعيف ثم جمع عليه  
سبعون رجلا فكان جهدهم  
ان أعادوا الباب أخرجهما  
الحاكمي في الاربعين

آپ، آپ کی زوجہ اور آپ  
کے دونوں فرزند اہل بیت  
ہیں۔

ذكر اختصاصه بأهله وزوجته  
وأبيه أهل البيت

سعید سے مروی ہے کہ معاویہ نے  
سعد کو حکم دیا کہ علیؑ کو گالیاں دو۔ سعد  
نے کہا جب تک میں علیؑ کی تنہ خصوصیت  
یا ذکر تارہوں کا جو رسول اللہؐ نے آپ  
کے حق میں بیان فرمائی ہیں اس وقت تک  
میں آپ کو گالیاں نہیں دوں گا۔  
اگر ان میں مجھے ایک خصوصیت مل جاتی  
تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی رسول  
نے علیؑ کو ایک جنگ میں دیر میں اپنا نائب مقرر کیا  
علیؑ نے کہا یا رسول اللہؐ آپ مجھے  
عورتوں اور بچوں میں نائب مقرر  
کرتے ہیں فرمایا۔

عن سعيد قال أمر معاوية  
سعدا أن يسب أبا تراب  
فقال أما ما ذكرت فلا تأ  
قال هن رسول الله صلى الله  
عليه وسلم فلن أسبه لأن يكون  
في واحدة منهم أحب إلى  
من حمي النعم سمعت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم  
يقول وخلفه في بعض  
ذرية فقال له علي تخلصني  
مع نسائي والصبيان فقال

له رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم أما ترضى أن تكون منى  
 بمنزلة هارون من موسى  
 إلا أنه لا بنى بعدى وسمعت  
 يقول يوم خيبر لا عطيت  
 الراية وذكر القصة وسأف  
 ولما نزلت هذه الآية  
 قل تعالوا نذع أبناءنا و  
 أبناءكم دعا رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم عليا وفاطمة  
 والحسن والحسين وقال  
 اللهم هؤلاء أهلى خرج  
 مسلم والترمذى \* وعن  
 أم سلمة إن النبي صلى الله  
 عليه وسلم جلى على الحسن  
 والحسين وعلى وفاطمة  
 كساء وقال اللهم هؤلاء  
 بلقى وخاصتى أذهب عنهم  
 الرجس وطهرهم تطهيرا  
 خرج الترمذى وقال حسن  
 صحيح \* وعن سعيد بن عمرو

تم اس بات پر راضی نہیں ہوں کہ مجھ سے  
 وہ منزلت حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ  
 سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی بنی  
 نہیں آئے گا۔ میں نے رسول اللہ کو خیر  
 کے روز فرماتے سنا۔ کہ کل میں اس  
 کو علم دوں گا۔ پورا واقعہ بیان کیا۔  
 جب قل تعالوا نذع ابناءکم  
 وانی است نازل ہوئی تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہ  
 سلام اللہ علیہا، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا  
 اور فرمایا یہ حضرات میرے اہل ہیں۔  
 امہ سلمہ سے مروی ہے۔ کہ نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 حسنؑ، حسینؑ، علیؑ اور فاطمہ سلام اللہ  
 علیہا پر چادر تان کر فرمایا۔ پالنے  
 والے یہ لوگ میرے اہل بیت  
 ہیں۔ اور میرے خاص مندرجے ہیں۔  
 ان سے ناپاکی کو دور رکھ  
 ان کو پوری طرح پاکیزہ فرما۔

سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص نے کہا میں نے  
جدا لہ بن عباس بن ابی ریحہ سے کہا میرا چچا کے  
فرزند کو گور کا جھکاؤ علی کی طرف کیوں ہے، کہا اے عباسی  
کے فرزند علی علم کے ماہر غلڈان میں خاص مقام سب سے  
پہلے سلام لانے والے، رسول اللہ کے دادا و بنت میں  
بصیرت رکھتے تھے، جنگ میں بہادر غیرت دینے میں  
سنخی، آیت انما کے نزول کے وقت آپ نے فاکمہ علی  
حسن آور سین کو ام سلمہ کے گھر میں جمع کیا فرمایا میرے  
پالنے والے میرے اہل بیت میں ان سے ناپاک چیز کو  
دور رکھ

## حضرت علی کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے درمیان تھے

سعيد بن عقیل نے کہا ایک شخص عبداللہ بن عمر کے  
پاس آیا اور عثمان کے بارے میں دریافت کیا اس کو  
آپ کی نیکیوں کے بارے میں آگاہ کیا، ممکن ہے یہ باتیں  
آپ کو انکار گزری ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا تعالیٰ  
کو ذلیل کرنے پھر اس نے حضرت علی کے بارے میں دریافت  
کیا آپ نے اس کو حضرت امیر کی خوبیوں سے آگاہ کیا  
پھر کہا شاید یہ باتیں آپ کو پسند آئی ہوں کہا ایسا ہی ہے  
تم کو سزا کے پہلے جاؤ اپنے نظریہ میں دوبارہ غور کرو

بن سعيد بن العاص قال قلت لعبد الله بن  
عباس بن أبي ربيعة يا عم لم كان صفوانا ناسا  
الى علي فقال يا ابن أخي ان عليا كان له مشقة  
من مرض فاطم في العلم وكان له من النطة  
في العشرة والقديم في الصلاة والمهرو من رسول الله  
صلى الله عليه وسلم والفقه في السنة والنجدة  
في الحرب والجود في الماعون ولما نزل قوله  
تعالى ان يريد الله بيزهيب عنكم الرجس اهل  
البيت ويظهرهم تطهيرا دعا رسول الله صلى  
عليه وسلم فاطمة وعلي وحمزة وحسينا في بيت  
أم سلمة وقال اللهم ان هؤلاء اهل بيتي فاذا  
ذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا اخرجهم اقلعي

## ذکر ان بیوتہ اوسط بیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن سعيد بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن  
عمر فسأله عن عثمان فذكر له محاسن عمله ثم  
قال لعل ذلك يسودك قال نعم فادغم الله ا  
ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال ذلك  
اوسط بيوت النبي صلى الله عليه وسلم قال لعل ذلك  
يسودك قال اجل قال فادغم الله ا فطلق  
فاجهد علي جهدا اخرججه البغاري  
والخلاص

علیؑ آپ کی زوجہ اور آپ کے فرزندوں  
سے جنگ کھرنیوالا اور صلح کرنے والا رسول اللہ  
سے جنگ کھرنیوالا اور صلح کرنے والا ہے

ذکر اختصاصہ وزوجہ  
وبنیہ باآلہ صلی اللہ علیہ  
وسلم حرب لمن حاربہم  
سالم لمن سألہم

عن زید بن أرقم أن رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال  
لعلی وفاطمة والحسن والحسين  
أنا حرب لمن حاربہم سالم لمن  
سألہم خروجه الترمذی ★  
وعن أبي بكر الصديق قال  
رأيت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم خیم خیمۃ وهو متکئ  
علی قوس عربیۃ فی الخیمۃ  
علی وفاطمة والحسن والحسين  
فقال معشر المسلمین أنا سالم  
لمن سالم أهل الخیمۃ حرب  
لمن حاربہم ولی لمن والاہم  
لا یحیہم الا سعید المجد طیب  
المولد ولا یغضہم الا شقی  
المجد ردی والولادۃ

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ  
سے جن لوگوں نے جنگ کی ان سے میری جنگ  
ہے۔ اور جن لوگوں نے ان سے صلح کی ان  
ان سے میری صلح ہے۔ بحوالہ ترمذی۔  
ابوبکر صدیق سے مروی ہے۔ کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمے کے  
اندر عربی کمان کا سہارا لئے ہوئے۔  
تشریف فرما تھے علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ  
فاطمہؑ دوسرے کمرے میں قیام فرما  
تھے۔ فرمایا اے لوگو! میری ان لوگوں سے  
صلح ہے۔ جن کو ان خیمہ والوں سے صلح  
ہے۔ اور میری ان سے جنگ ہے جنہوں  
نے ان سے جنگ کی۔ میں ان کا دوست  
ہوں جو ان کو دوست رکھتا ہے۔ ان کو  
صرف وہ دوست رکھے گا جن کا والد ایک ہوگا  
اور ان کی ولادت ٹھیک کی۔ ان کو غصہ  
رکھنے والا کا والد بہت ہوگا اور ولد ٹھیک نہیں ہوگی

آپ کی آنکھوں میں اس روز سے  
کبھی تکلیف نہ ہوتی جس روز سے

رسول اللہ نے ان میں لعاب دہن لگایا  
صلی اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں آنکھ  
میں کبھی آشوب نہ ہوا جس روز سے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن  
لگایا بحوالہ احمد

نیز آپ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں  
میں کبھی آشوب کی تکلیف نہیں ہوتی  
جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
نے ان پر مسح کیا تھا۔ میری آنکھ  
میں لعاب دہن لگایا تھا۔ خیر کے  
روز اور مجھے علم عطا ہوا تھا۔ اس کو  
ابوالخیر قزوینی نے بیان کیا۔

آپ سردی کا لباس گرمی میں  
اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا  
کرتے کیونکہ آپ کو گرمی اور سردی  
نہیں لگا کرتی تھی۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا بیان

ذكر اختصاصه بانتفاء  
الرمد عن عينيه ابدًا  
بسبب تفل النبي صلى  
الله عليه وسلم فيهما

عن علي رضي الله عنه  
قال ما رمدت منذ تفل النبي  
صلى الله عليه وسلم في عيني  
آخرجه أحمد \* وعنه قال  
ما رمدت عيناى منذ مسح  
رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وجهي وتفل في عيني  
يوم خير حين أعطاني الراية  
آخرجه أبو الخير القزويني

ذكر اختصاصه بلبس  
لباس الشتاء في الصيف  
ولبس لباس الصيف في  
الشتاء لعدم وجدان  
الحر والبرد

عن عبدالرحمن بن أبي لیلی

قال كان ابني ليسمر مع علي و  
كان علي يلبس ثياب الصيف  
في الشتاء و ثياب الشتاء في  
الصيف فقيل له لو سأله قاله  
فقال ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم بعث علي وانا ارمذ  
العين يوم خيبر فقلت يا  
رسول الله اني ارمذ العين  
قال فتقل في عيني و قال  
اللهم اذهب عنه الحر و  
البرد فمسا وجدت حرا  
ولا بردا منذ يومئذ و قال  
لا عطين الراية رجلا يحب  
الله ورسوله و يحب احدا  
و رسوله ليس بفرار فتشوف  
لهما اصحاب رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فاعطا  
نيها اخرج به احمد

ذكر اختصاصه بأن النبي  
صلى الله عليه وسلم كان يعطيه  
الراية فلا ينصرف حتى يفتح عليه

ہے کہ میرے باپ علی علیہ السلام  
کے ساتھ رہا کرتے آپ گرمی کا  
لباس سردی میں اور سردی کا  
گرمی میں پہنا کرتے۔ آپ کے کسی  
نے کہا۔ آپ حضرت سے اس کی وجہ  
پوچھ لیتے۔ اس نے آپ سے اس کی وجہ  
پوچھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے میرے پاس ایک  
شخص بلانے کے لئے بھیجا تھا۔  
میں خبر کی جنگ میں  
آشوب شیم میں مبتلا مبتلا تھا۔  
آپ نے میری آنکھ میں لعاب  
دھن لگایا۔ فرمایا اے ہالے ہالے  
اس سے سردی اور گرمی کو دور رکھ۔  
اس وقت سے لے کر اس وقت  
تک میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس  
نہیں کی۔ اس روز رسول اللہ نے فرمایا  
تھا۔ میں علم اس شخص کو دوں گا جس  
کو خدا اور رسول دوست رکھتا ہے  
وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا  
ہے۔ جنگ بھاگنے والا نہیں ہے۔ اس  
مزمع حصول کے لئے اصحاب رسول بہت  
بے چین تھے۔

رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ  
فتح کے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔

عن عمار بن حبشی قال خطبنا  
الحسن حين قتل علي فقال  
لقد فارقم رجل ان كان  
رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ليخطبه الراية فلا ينصرف  
حتى يفتح عليه ما ترك من  
صفاء ولا سبعمائة درهم  
من عطائه كان يرصدها  
لخادم لاهله أخرجه أحمد

عمر بن حبشی سے مروی ہے حضرت  
علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد  
امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا۔  
آپ لوگوں سے ایسا شخص ہوا ہے  
جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم عطا فرماتے  
آپ جنگ فتح کر کے تشریف لاتے سیات  
سودرہم کا مال ترکہ میں چھوڑا جس سے  
اپنے اہل کے لئے لو کر خریدنا  
چاہتے تھے۔

ذكر اختصاصه بأن النبي  
صلى الله عليه وسلم كان يبعثه  
بالسرية جبريل عن يمينه  
وميكائيل عن شماله فلا  
ينصرف حتى يفتح عليه

آنحضرت آپ کو لشکر دے کر روانہ  
فرماتے آپ کے دائیں طرف جبرائیل  
ہوتے اور بائیں طرف میکائیل  
ہوتے فتح کے بعد آپ واپس آئے

حضرت علی کی شہادت کے بعد امام  
حسن نے فرمایا۔ آپ سے وہ شخص  
جنگ لگایا جائے۔ علم میں جس کا مقابلہ پہلے  
لوگوں نہ کر سکے۔ اور نہ ہی اس کے  
علم کو آنے والے لوگ پاسکے۔

عن الحسن انه قال حين قتل  
علي لقد فارقم رجل ما سبقه الا  
بعلم ولا اوركه الا خروا كان

رسول اللہ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل آپ کے دائیں اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے۔ فتح کر کے واپس آتے۔ دولاہی کے الفاظ یہ ہیں: حضرت علی کی شہادت کے وقت امام حسین نے خطبہ میں فرمایا: تم لوگوں نے ایسے شخص کو رات کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ جس میں عیسیٰ بن مریم کی رفعت موسیٰ کے نوجوان یوشع کا قتل ہونا۔ موجود فقار خدا کی قسم علی کا کسی گذشتہ شخص نے مرتد حاصل نہیں کیا خدا کی قسم آنحضرت آپ کو لشکر دے کر روانہ کرتے تھے۔ پھر پوری حدیث بیان کی

”بدر کی جنگ میں فرشتے نے علی کے نام کی آواز دی۔“

ابو جعفر محمد ابن علی نے فرمایا فرشتے نے بدی لڑائی میں آسمان سے آواز دی جس کا نام رضوان تھا۔ انوار صرف نور الفقار ہے جو ان صرف علی کے لئے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبقتہ بالسریہ جبریل عن یمنہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ أخرجه أحمد وأبو حاتم ولم یقل بعلم وأخرجه الدلا بی بیاض ولفظه لما قتل علی قام الحسن خطیباً فقال قتلتم واللہ رجلاً فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع فقی مرسى واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمبعثہ بالسریہ و ذکر الحدیث

ذکر اختصاصہ بتنویہ الملک باسمہ یومہ بدر

عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادى ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لاسیف الاذوالقمار ولا فقی الا علی أخرجه الحسن بن عرفة العبدی



شرح :- ذو الفقار اسم  
سیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
قال أبو العباس سمی بذلك لانه  
كانت فيه حفرة صغار والفقره  
الحفرة التي فيها الوديه \* قال  
أبو عبيد والحفرون السيوف  
الذي فيه خروز

ذکر اختصاصہ بجلہ رایتہ  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یومِ بدس

وفي المشاهد كلها \* عن ابن  
عباس رضي الله عنهما قال كان  
على أخذ اريته رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يوم بدر  
قال الحكم يوم بدر والمشاهد  
كلها أخرجه احمد في المناقب \*  
وعن علي عليه السلام قال  
كسرت يد علي يوم أحد  
فسقط اللواء من يده فقال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم

شرح :- ذو الفقار رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام تھا۔  
أبو العباس نے کہا یہ نام اس لئے ہے  
کہ اس میں چھوٹے گڑھے تھے۔

أبو عبيد نے کہا معفر اس تلوار  
کو کہتے ہیں جس میں دندانے ہوں۔

جنگ بدر اور تمام لڑائیوں  
میں علم رسول علی کے ہاتھ میں  
رہا تھا۔

ابن عباس سے روایت ہے۔  
بدر کی لڑائی میں علم رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔ حکم نے کہا۔  
صرف بدر ہی نہیں بلکہ تمام لڑائیوں  
میں آنحضرت کا علم علی کے ہاتھ  
میں ہوتا تھا۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے اُحد  
کی جنگ میں میرا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ علم  
میرے ہاتھ سے گر گیا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لو۔ میرا  
علم دینا اور آخرت میں تمہارے  
ہاتھ میں رہے گا۔

حدیبیہ میں صلحنامہ  
علیؑ نے لکھا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ۔  
حدیبیہ کا صلحنامہ علی بن ابی طالب  
نے لکھا تھا۔ عبدالرزاق نے کہا  
کہ فخر نے یہ بات زہری سے سنی تھی  
تو آپ نہیں دئے۔ یا مسکرا پڑے۔  
کہ صلحنامہ لکھنے والے علی تھے۔ اگر  
تم نوا مہ علی سے پوچھو تو وہ کہیں  
گئے۔ کاتب صلحنامہ عثمان یعنی نوا مہ تھے

حدیبیہ میں آنحضرت نے قریش کو حضرت  
علیؑ کے بیٹے کی دھمکی دی

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ ہمارے  
پاس حدیبیہ میں مشرکین میں سبھیل  
بن عمرو و رداء و مشرکین حاضر

ضعوفہ فی یدہ الیسری فانہ  
صاحب لوائی فی الدنیا والآخرة  
أخرجه المحضری

ذکر اختصاصہ بکتابۃ  
کتاب الصلح یوم  
الحدیبیۃ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما  
عنہما قال کان کاتب کتاب الصلح  
یوم الحدیبیۃ علی ابن ابی  
طالب قال عبدالرزاق قال  
معمر فسألت عنہ الزہری  
فضحک أو قال تبسم وقال  
هو علی ولو سألت هؤلاء  
لما لواہر عثمان یعنی بنی امیۃ

خرجه فی المناقب الغسانی  
ذکر اختصاصہ یوم الحدیبیۃ  
بتهدید قریش ببغثہ علیہم  
عن علی علیہ السلام قال

لما کان یوم الحدیبیۃ خرج  
لنا ناس من امشرکین منہم  
سبھیل بن عمرو ناس من

رَسَاءُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ خُرج اليك فاس من ابناءنا  
 وَاخواننا وارقتنا فارودهم  
 الينا فان كان بهم فقه في الدين  
 سنفقهم فقال النبي صلى الله  
 عليه وسلم يا معشر قريش انتظروني  
 ولينبعثن الله عليكم من يضرب  
 رقابكم بالسيف على الدين قد  
 متحن الله قبله على الايمان  
 فقالوا من هو يا رسول الله  
 وقال ابو بكر من هو يا رسول  
 الله وقال عمر من هو يا رسول  
 الله قال هو خاصف النعل  
 كان اعطى عليا نعله فخصفها  
 ثم التفت على ابي من عند وقال  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال من كذب على متعمدا فليتبوا  
 مقعده من النار اخرجه الترمذي  
 وقال حسن صحيح

سبیل سکینہ

میرزا باعلی آغا، پوز نمبر ۸-۷۱

جو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ  
 ہمارے بیٹے بھائی اور غلام آپ  
 کے پاس آگئے ہیں۔ انہیں ہمارے  
 حوالے فرمائیے۔ اگر ان میں دین کی کچھ  
 بوجھ ہے۔ تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قریش سے فرمایا۔ تمہیں ایسی باتوں  
 سے باز جانا چاہیئے۔ ورنہ میں ایسے  
 آدمی کو بھیجوں گا۔ جو دین کے معاملے  
 تمہاری گردنیں اڑا دے گا جس کے  
 دل کا امتحان ایمان کے ساتھ لیا جائیگا  
 نے لے لیا ہے۔ کہنے لگے۔ یا رسول  
 اللہ ایسا شخص کون ہے۔ ابو بکر  
 اور عمر نے کہا یا رسول اللہ ان اوصاف  
 کا مالک کون ہے؟ فرمایا یہ شخص وہ ہے  
 جو جو قتی ٹھیک کر رہا ہے۔ انحضرت  
 نے علی کو اپنی جوتی ٹھیک کرنے کرنے کو  
 کہا۔ پھر علی علیہ السلام تو گوں کی طرف  
 متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ کہ رسول اللہ  
 فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف  
 جھوٹ کو منسوب کیا۔ اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ  
 میں بنانا چاہیئے۔

ذکر اختصاصہ بالقتال  
 علی تاویل القرآن کما  
 قاتل النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم علی تنزیلہ  
 عن ابی سعید الخدری  
 رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 ان فیکم من یتقاتل علی تاویل  
 القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ  
 قال ابویکرانا هو یا رسول اللہ  
 قال لا قال عیانا هو یا رسول  
 اللہ قال لا وکن خاصف  
 النعل وکان اُعطی علیا نعلہ  
 یخصفها أخرجه أبو حاتم و  
 عنہ قال کنا جلوسا فنظرت النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم یمشی علینا  
 من بعض بیوت نسائه فقمنا  
 معه فانقطع نعلہ فخلعت  
 علیہا علی یخصفها فخصی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ومضینا معہ ثم قام ننتظرہ

رسول اللہ نے جس طرح قرآن کے  
 نازل ہونے پر جہاد کیا تھا اس طرح علی  
 و س آں کی تفسیر میں جہاد کریں گے  
 ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے  
 مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں  
 ایسا شخص موجود ہے۔ میں نے جس  
 طرح قرآن کے نازل ہو کر جہاد کیا۔  
 وہ شخص قرآن کی تفسیر کے لئے جہاد کریگا  
 ابوبکر نے عرض کیا۔ وہ میں ہوں گا۔  
 فرمایا ہنیں۔ عمر نے فرمایا یا رسول اللہ  
 یہ منصب مجھے نصیب ہوگا۔ فرمایا  
 ہنیں یہ اعزاز ایسے شخص کو حاصل ہوگا۔  
 جو جوتی درست کر رہا ہے۔ انحضرت  
 نے اپنی جوتی علی کو درست کرنے کے لئے  
 دی تھی۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم  
 لوگ انحضرت کے انتظار میں تھے۔  
 آپ اپنی کسی زوجہ کے گھر سے باہر  
 شریف لائے ہم آپ کے ساتھ چلے  
 گئے۔ راستے میں آپ کی جوتی ٹوٹ  
 گئی۔ آپ نے جناب امیر کو درست  
 کرنے کو دی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ  
 چل پڑے۔ کچھ دور جا کر آپ رسول کے

وَقَمْنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مَن  
يَقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا دَأَلْت  
عَلَى تَفْسِيرِهِ فَاسْتَشِرْنَا وَفَعَلْنَا أَبُو  
بَكْرٍ دَعَمَا فَقَالَ لَا وَلَكِنْ خَاصَفَ  
الْفُلَّ قَالَ فَجَنَّا بُشْرًا قَالَ دَكَاهُ  
قَدْ سَمِعَهُ

(شرح) اصل المخصف

وَالْجَمْعُ وَخَصَفَ الْفُلَّ اطْبَاقَ طَاقٍ  
عَلَى طَاقٍ وَنَهْ يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مَن  
وَرَقَ الْجَنَّةِ بِدَوْلِهِ اسْتَشَرْنَا أَيُّ  
تَشَوُّفْنَا وَتَطْلَعْنَا تَقُولُ اسْتَشَرْتُ  
الشَّيْءَ وَاسْكُفْتُهُ بِعَنَى دَهْوَانٍ  
تَضَعُ يَدَكَ عَلَى حَاجِبِكَ كَالَّذِي  
يَسْتَظِلُّ بِهِ مِنَ الشَّمْسِ حَتَّى يَتَيَّنَ  
لَكَ الشَّيْءُ حَكَاهُ أَهْرُوسَى

ذَكَرَ اخْتِصَاصَ ابْنِ أَبِي  
الْشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ الْأَبْيَانِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسِدِّ الْأَبْوَابِ  
الْأَبْيَانِ عَلَى أَخْرَجِهِ التِّرْمِذِيُّ

کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم میں  
ایسا شخص موجود ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کے  
بارے میں اس طرح جہاد کرے گا جس  
طرح میں نے قرآن کی تشریح پر کیا ہے  
ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسے شخص کو  
دیکھنا شروع کیا۔ ابوبکر اور عمر بھی موجود  
تھے۔ دونوں نے آنحضرت سے پوچھا۔  
کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ  
وہ شخص مراد ہے جو جو قتی ٹھیک کر  
رہا ہے علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی جو قتی ٹھیک کر رہا تھا  
ہم لوگوں نے علی علیہ السلام کی خدمت  
میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی  
بشارت دی۔ آپ نے اس بات کو  
سنا اور ایسا معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ  
اس بات سے پہلے آگاہ تھے  
”حضرت علی علیہ السلام کے سوا اب

رسول اللہؐ نے کبھی طیف کھنے والے گھروں کے  
دروازے بند نہ کر دیئے ماسوائے عشاء

ابن عباس سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ  
حضرت علیؑ کے برا بھابہ کے وہ تمام دروازے  
بند کر دئے جائیں جن کا راستہ مسجد کی طرف تھا

وقال حديث غريب : وعن زيد  
بن أرقم رضي الله عنه قال كان  
لنفر من اصحاب رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ابواب شاردة في  
المسجد قال فقال يوصا صعدوا  
هذه الابواب الا باب علي قال  
فتكلم في ذلك اناس قال فقام  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما  
بعد فاني أمرت بسد هذه الابواب  
الا باب علي فقال فيه قائلكم واني  
والله ما سددت وفتحته ولكن  
أمرت مبشئاً فما تبعته أخرجه أحمد  
وعن بن عمر رضي الله عنهما قال  
لقد أدنى ابن أبي طالب ثلاث  
خصال لأن يكون لي واحدة منهن  
أحب الي من حمى النعم زوجة رسول  
الله صلى الله عليه وسلم ابنته ولدت  
له وسد الابواب الا باب في المسجد  
وإعطاه الراية يوم خيبر أخرجه  
أحمد : وعن أبي هريرة رضي الله

زيد بن أرقم رضي الله عنه سے مروی  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے گھر کے گھروں کے دروازے  
مسجد کی طرف تھے۔ ایک ارشاد  
فرمایا۔ علی کے دروازے کے سوا تمام  
دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس کے  
میں بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
خطبہ میں حمد و ثناء کے بعد فرمایا مجھے  
علی کے دروازے کے کھلے رہنے  
کا دوران حضرات کے دروازوں کے  
بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ میں  
سے کچھ لوگوں نے اعتراض کیا خدا  
کی قسم میں نے اپنی مرضی سے دروازوں  
کو بند نہیں کیا نہ ہی علی کے دروازے  
کو کھلا رکھا ہے جس بات کا مجھے  
حکم ملا ہے میں نے اس کی تعمیل کی ہے  
ابن عمر نے کہا علی میں تین خوبیاں ملی ہیں۔  
الزمان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ  
میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی رسول  
اللہ نے علی سے اپنی بی بیہ دی جس سے آپ  
کی اولاد پیدا ہوئی۔ لوگوں کے دروازے بند کر دئے  
مگر علی کا دروازہ کھلا رکھا خبر کی لڑائی میں رسول اللہ  
البربرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حضرت عمرؓ نے کہا کہ علیؓ میں تین ایسی خوبیاں ہیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہیں۔ غافلہ وغیرہ نبیؐ سے آپؐ کی شادی کا ہونا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا وغیرہ کی ہنگ میں آپؐ کو علم فوج کا ملنا۔

عبداللہ بن شریک بن رقم کائی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ حج کے زمانے میں مدینہ گئے ہماری طاقات سعد بن مالک سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تمام دروازے بند کروا دیئے جو مسجد کی طرف کھلتے تھے صرف علیؓ کے دروازے کو کھلا رہنے دیا۔ سعدی نے کہا عبد اللہ بن شریک جھوٹا ہے۔ ابن جہانی نے کہا غالی شدید ہے۔

درست بات یہ ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ابوسعد کی روایت سے بیان کیا ہے

قال قال عمر ثلاث خصال لعلی لئن  
يكون لي خصلة منهن أحب إلي من  
أن يكون لي خمس النعم تزيد مع خالطة  
بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وكنّا  
في المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم والراية يوم خيبر آخرجه ابن  
السمان في المرافقة

وعن عبد الله بن شريك عن عبد الله  
بن الراقم الكسائي قال خرجنا إلى المدينة  
زمنا الحبل فلقينا سعد بن مالك فقال آخر  
رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد  
البواب الشارعة في المسجد وترك باب  
علي آخرجه أحد

قال السعدی . عبد الله بن شريك  
كذاب . وقال ابن جہان كان غاليا في  
التشيع يروى عن الابیات حالاً يشبه  
حديث الثقات . وقد روى هذا  
الحديث عن ابن عباس وجابر وإسحاق  
الصحيح ما أخرج في الصحيحين  
عن أبي سعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
الوجہ کے دروازہ کے سوا مسجد کے تمام  
دروازے بند کر دیئے جائیں اگر علی سے مرضی  
حدیث درست ہے تو دونوں حدیثوں کی تاویل  
کی جائے گی۔ (صرف علی سے مرضی حدیث  
درست ہے)

حضرت علیؓ جنب کی حالت میں مسجد  
گزر رہے تھے

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت  
علیؓ سے فرمایا کہ اس مسجد میں میرے اور تمہارے  
سے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں نہیں  
رہ سکتا۔ علی بن منذر نے کہا میں ضرار بن مرد  
سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا تو آپؐ نے  
کہا اس کا مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے سوا  
جنب کی حالت میں اس مسجد سے کوئی شخص  
گزر نہیں سکتا۔

حضرت علیؓ آنحضرت کی طرف سے آپؐ کی  
امت پر حجت ہیں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں تھا

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قال لا یبقی باب فی المسجد الا قد  
لا باب ابی بکر وان صرح الحدیث  
فی علی ایضا حمل ذلك علی حالین  
مختلفین تو فیقاہین الحدیثین

ذکر اختصاصہ بالمرور فی  
المسجد جنباً \*

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ  
قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یا علی لا یجوز لاجنب  
فی هذا المسجد غیری وغیرک  
قال علی بن المنذر قلت لضرار  
بن مرد ما معنی هذا الحدیث  
قال لا یجوز لاحد لیستقرہ جنباً  
غیری وغیرک أخرجه الترمذی۔

ذکر اختصاصہ بآئہ حجة  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ  
عن انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ قال کنت عند النبی صلی اللہ



آنحضرتؐ نے علیؑ علیہ السلام کو آتے ہوئے  
دیکھ کر مجھ فرمایا یہ آنے والے قیامت کے  
روز میری امت پر میری حجت ہوں گے۔

عليه وسلم فرأى علياً مقبلاً فقال  
يا النّس قلّ لبّيك قال هذّا  
المقبل حجّتي على امتي يوم  
القيامة -

آپ حکمت کے گھر کا دروازہ  
پیرے

علیؑ علیہ السلام فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر  
سوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔

ذکر اختصاصه بآنه  
باب وارالحكمة

عن علي عليه السلام قال  
قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم انا دار الحكمة، علي بابها  
أخرجه الترمذی وقال حسن غریب

حضرت علیؑ علم کے گھر اور  
علم کے شہر کا دروازہ پیرے

علیؑ علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا گھر ہوں  
اور علیؑ علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں۔  
ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں، علیؑ اس  
کا دروازہ ہیں جو شخص علم کی تلاش میں ہو اس  
کو دروازہ کے ذریعہ آنا چاہیئے۔

ذکر اختصاصه بآنه باب  
وارالعلم وباب مدينة العلم

عن علي السلام قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
انا دار العلم وعلي بابها أخرجه  
في المصابيح في الحسان وأخرجه  
ابو عمير وقال اخامد يئنة العلم  
وزاد فمن اراد العلم فليأته من  
بابه -

ذکر اختصاصہ بآئہ آپ کے تمام لوگوں سے سنت کے  
اعلم الناس بالسنة زیادہ عالم ہونے کی خصوصیات

عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
انہا قالت من أفتاكم بصوم  
عاشوراء قالوا علی قالت أما  
انہ اعلم الناس بالسنة آخر  
ابو عمار

بی بی عائشہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں  
عاشورہ کے روز روزہ رکھنے کا فتویٰ کس  
نے دیا۔ کہا علی نے۔ فرمانے لگیں آپ  
سنت کے تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں

ذکر اختصاصہ بآئہ اکثر  
الامة علما واعظمهم علما  
آپ کی تمام سے علم و حلم میں بزرگ  
ہوئے خصوصیات۔

عن معقل بن یسار قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فقال هل لک فی فاطمة تعدوها  
فقلت نعم فقام متوکنا علی  
فقال انہ سيجمل ثقلها غیرک  
ویکون اجرها لک قال فکانہ  
لم یکن علی شیء حتی دخلنا  
علی فاطمہ فقلنا کیف تجدینک  
قالت لقد اشتد حزنی واشتد  
فاقتی و طال سقمی قال

معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلی  
بیمار ہو گئے۔ مجھے فرمایا فاطمہ کی عیادت کرنی  
ہے؟ عرض کیا ضرور۔ آپ مجھ پر سوار  
ہوئے آپ کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ فرمایا !  
عنقریب فاطمہ کا بوجھ کوئی اور اٹھائے گا  
اور اس کا اجر تم کو ملے گا۔ ہم فاطمہ کے  
ہاں آئے۔ ہم نے کہا کیا حال ہے؟  
کہا: غم و اندوہ اور فاقہ زیادہ ہے  
اور بیماری لمبی ہو گئی ہے

عبد اللہ بن احمد بن حنبل  
 وجدت بخط أبي في هذا الحديث  
 قال أما ترضين اني زوجتك  
 أقدمهم سلماً وأكثرهم علماً و  
 أعظمهم حلماً أخرجه أحمد و  
 أخرجه القلي وقال زوجتك  
 سيداً في الدنيا والآخرة ثم  
 ذكر الحديث \* وعن عطاء  
 وقد قيل له أكان في أصحاب  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 أحد أعلم من علي قال ما أعلم  
 أخرجه القلي \* وعن ابن مسعود  
 رضي الله عنه قال أعلم أهل  
 المدينة بالفرائض علي بن أبي  
 طالب \* وعن المغيرة بن  
 أجمر جهم القلي \* وعن ابن  
 عباس رضي الله عنهما أنه قال  
 وأما لقد أعطى على تسعة  
 عشر العلم وأيم الله لقد شار  
 ككم في العشر العاشر أخرجه  
 أبو عمر وعنه وقد سأله الناس

عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے کہا میں نے  
 اس حدیث کو اپنے باپ کے خط سے  
 لکھا ہوا دیکھا ہے جس میں تحریر ہے  
 (اے فاطمہ) تم اس بات پر راضی نہیں  
 ہو۔ میں نے تمہاری شادی اس شخص  
 سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام  
 لایا جس کا علم بہت ہے اور علم میں  
 بڑے مرتبہ پر فائز ہیں۔ احمد نے  
 اس حدیث کو بیان کیا۔ اور قلی نے  
 کہا کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے تمہاری  
 شادی اس سے کی ہے جو دنیوی  
 اور آخرت کے سردار ہیں۔  
 عطاء سے کسی نے پوچھا کہ صحابہ  
 رسول میں کوئی تنفس علی سے  
 زیادہ علم والا تھا۔ کہا میں ایسے  
 تنفس کو نہیں جانتا۔ ابن مسعود  
 نے کہا۔ مدینہ میں علم کے فرائض  
 علی سب سے زیادہ جانتے  
 تھے۔ ابن عباس نے کہا۔ علی  
 کو علم کے نو حصے عطا ہوئے  
 اور دسویں حصہ میں بھی تمہارے  
 شریک ہیں۔

تَقَالُوا أَيْ رَجُلٌ كَانَ عَلِيًّا قَالَ كَانَ  
مُتَلِيًّا جَوْفَهُ حَكْمًا وَعِلْمًا وَيَأْمُرُ  
بِجِدَّةٍ مَعَ قَرَابَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ  
فِي الْمَنَاقِبِ

(شرح) البأس - الشدة في

الحرب يقول بؤس الرجل  
بالضم يباس يباساً فهو ببؤس  
على فاعيل أَيْ شجاع - والنجدة  
الشجاعة تقول منه نجد بالنضم  
فهو نجد ونجد ونجد \* وروى  
أن عمر أراد رجم المرأة التي ولد  
لسته أشهر فقال له علي أن الله  
تعالى يقول وحمله وفصاله ثلاثون  
شهرًا أو قال تعالى وفصاله في  
عامين فأحل ستة أشهر و  
الفصال في عامين فترك عمر  
رجمها وقال لولا علي هلك عمر  
أخرجه العقيلي وأخرجه ابن  
السمان عن أبي حزم بن أبي  
الأسود \* وعن سعيد بن المسيب

ابن عباس سے لوگوں نے پوچھا  
کہ علی کیسے آدمی ہیں۔ کہا آپ  
کا شکم اقدس حکمت، علم  
و عجب و داب اور بہادری سے  
بھرا ہوا تھا۔ ساتھ ہی رسول اللہ  
کے قراۓ دار بھی تھے۔

روایت میں آئے ہیں کہ ایک عورت نے  
چھ ماہ میں بچہ جنم دیا۔ حضرت عمر نے  
اُسے سنگسار کرنا چاہا حضرت  
علی نے آپ سے فرمایا۔ کہ  
خداوند عالم فرماتا ہے۔  
بچہ کے حمل اور دودھ  
پینے کی مدت تیس ماہ ہے۔  
دودھ کے بارے میں کہا  
ہے کہ اس کی مدت دو سال  
ہے۔ لہذا حمل کی مدت  
چھ ماہ اور دودھ پینے کی عمر دو  
سال ہوئی۔ حضرت عمر نے  
عورت کو رجم نہ کیا۔ اور کہا۔  
اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک  
ہو جاتے۔ سعید بن مسیب سے  
مروی ہے۔

حضرت عمر اس مشکل سے نپاہ ملکتے  
جس کے حل کے لئے ابو الحسن  
ہوں۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے۔  
کہ میں مسجد دمشق میں گیا۔ وہاں ایک  
بوڑھے کو دیکھا جس کا تنجرہ پورے  
بے ڈھیلیاں ہو چکا تھا۔ میں نے پوچھا  
آپ نے کس شخص کا زمانہ دیکھا ہے۔  
کہا عمر کا۔ میں نے کہا۔ آپ کس  
جنگ میں شامل ہوئے۔ کہا۔ یرموک  
کی لڑائی میں میں نے کہا۔ آپ کوئی  
بات بتائیں گی یا ہم قتیبہ کے ساتھ  
خج کو روانہ ہوئے۔ اترام کی حالت  
میں شتر مرغ کے انڈے اٹھائے  
رج ادا کرنے کے بعد اس کا میرا مونس عمر  
سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا میرے ساتھ چلے  
آؤ۔ رسول اللہ کے حجروں کے پاس آئے  
اور ایک حجرہ پر دستک دے کر کہا یہاں  
ابو الحسن موجود ہیں! اندر سے عورت نے  
کہا۔ یہاں موجود نہیں۔ فرمایا میرے ساتھ  
چلے آؤ۔ حضرت علی کے پاس آئے۔  
آپ مٹی کی ہاتھ سے ڈھیریاں بنا رہے  
تھے۔ کہا ان لوگوں نے شتر مرغ کے انڈے  
اچرام میں اٹھائے ہیں فرمایا ان کو بچھ دیتے  
آپ تمہوں آئے کہا میرا انا ضروری تھا

قال کان عمرا يتعوز من مضلة  
ليس طاب أبو الحسن أخرجه أحمد  
وأبو عمر وعن محمد ابن الزبير  
قال دخلت مسجد دمشق فاذا  
أنا بشيخ قد التوت ترقوته من  
السكر فقلت يا شيخ من أدركت  
قال عمر قلت فما عذرت قال  
اليوم ولدت فحدثني بنتي سمعته  
قال اخبرني جوامع قتيبة حجاجا فاصبا  
بيض نعام وقد أحمرنا فلما قضينا  
نسكنا ذكرنا ذلك لأمير المؤمنين  
عمر فأدبر وقال اتبعوني حتى انتهى  
إلى حجة رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ف ضرب بحجرة منها فلما جابته  
أمرأة فقال أتم أبو حسن قالت  
لا فمر في المصنأة فأدبر فقال  
اتبعوني حتى انتهى إليه وهو يسري  
التراب بيده فقال مرحبا يا أمير  
المؤمنين فقال ان هولا ما صاب  
بيض نعام وهم صحرى موت قال لا  
أرسلت إلى قال أنا أحق بإتيانك

فرمایا باکرہ اوشنیوں سے اونٹ ملاؤ جو اس سے بچے پیدا ہوں وہ اندول والے کو دے دے دو عمر نے فرمایا بعض اوشنیوں کے بچے ساقط ہوتے ہیں فرمایا میں اندے بھی تو خراب ہو جاتے ہیں حضرت عمر حبائیس جوئے کو کہا اے پالنے والے حب مجھ پر مصیبت نازل کریں تو ابو الحسن میرے پہلو میں ہوں۔

تمام صحابہ آپ سے  
مسئلہ پوچھتے تھے

اذنیہ عبیدی نے کہا میں عمر کے پاس آیا پوچھا عمر کہاں سے شروع کروں۔ کہا علی کے پاس جا کر پوچھو۔ خازم نے کہا ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا۔ کہا علی سے دریافت کیا میں تو آپ کا جواب جانتا ہوں۔ مجھے آپ کا جواب پسند ہے۔ علی کا نہیں۔

قال یضربون الفحل قلائص  
أبکار البعد والبیض فما نتج  
منها اهدوه قال عمر فان الابل  
تخدج قال علی والبیض یمرض  
فلما أوبر قال عمر اللهم لا تنزل  
بی شدیدة الا دالو حسن الی  
جنبی أخرجه ابن البختری

ذکر اختصاصہ باحوالہ  
جمع من الصحابة عند  
سؤالهم علیه

عن اذینة العبدی قال  
أنتیت عمر فسالته من این  
اعتما قال أنت علیا فسله  
أخرجه أبو عمر وابن السمان  
فی الموافقة وعن أبي حازم قال  
جاء رجل الی معاویة فساله  
عن مسألة فقال سل عنها علی  
بن ابي طالب فیهو أعلم قال یا  
امیر المؤمنین جوابک فیها

کہا تم نے ٹھیک نہیں کہا ایسے شخص  
 سے نفرت کرتے ہو جس کو آنحضرت نے علم  
 سے پوری طرح نوازا ہے۔ آپ کے  
 بارے میں فرمایا۔ تجھے مجھ سے  
 وہ مرتبہ ہے جو ہارون کو موسیٰ سے  
 تھا۔ میں میرے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔  
 عمرانی ہر مشکل آپ سے حل کرتے۔  
 عائشہ سے جبرائیل کے مسج کے  
 بارے میں کسی نے پوچھا۔ آپ نے  
 کہا۔ علیؑ سے دریافت کرو۔ اپنی  
 عمر سے مروی ہے۔ یہودی البکر  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض گزار  
 عرض گزار ہوئے۔ اپنے نبی کی  
 صفت بیان فرمائیے۔ کہا میں  
 آپ کے ساتھ ان دو انگلیوں  
 کی طرح تھا۔ میں آپ کے  
 ساتھ کوہ حرا پر چڑھا۔ میری  
 چھوٹی انگلی آپ کی چھوٹی  
 انگلی میں تھی۔ لیکن آپ کی  
 حدیث بہت سخت ہے۔

أحب إلى من جواب على قال  
 ما قلت لقد كرهت رجلاً كان  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يغزوه بالعلم غزراً ولقد قال  
 له أنت مني بمنزلة هارون بن  
 موسى إلا أنه لا نبى بعدى كان  
 عما إذا أشكل عليه شيء أخذ  
 منه أخرجه أحمد في المناقب  
 (شرح) الغزارة - بالغين  
 المعجمة الكثرة وقد غزرت الشيء  
 بالضم كثر وعن عائشة رضي الله  
 عنها وقد سئلت عن المسيح على  
 الخفين فقالت أنت عليا فسله  
 أخرجه مسلم وعن ابن عمر  
 اليهود جاءوا إلى أبي بكر فقالوا  
 صف لنا صاحبك فقال معشر  
 اليهود لقد كنت معه في الغار  
 كما صبي هاتين ولقد صعدت  
 معه جبل حرا روان خنصري  
 نفى خنصرة ولكن الحديث  
 عنه صلى الله عليه وسلم شديد و

هذا علي بن أبي طالب فآقوا عليا  
 فقالوا يا أبا الحسن صف لنا ابن  
 عمك فقال لم يكن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم بالطويل  
 الذاهب طولاً ولا بالقصير  
 المتروك وكان فوق الربعة أبيض  
 اللون مشرباً حمرة جعد الشعر ليس  
 بالقطط يضرب شعرة إلى رقبته  
 صلت الحبين أروع العينين  
 وقيق المسربة براق الثنايا أقنا  
 الأنف كأن عنقه أبريق فضة  
 له شعرات من لفته إلى سرتة  
 كأنه قضيب مسك أسود  
 ليس في جسده ولا في صدره  
 شعرات غيرهن وكان شش  
 الكف والقدم وإذا مشى كأنما  
 يتقلع من صخر وإذا التفت  
 التفت بمجامع بدنه وإذا قام  
 غمر الناس وإذا قعد علا الناس  
 وإذا تكلم أنعت الناس وإذا  
 خطب أبحى الناس وكان أرحم

علیؑ کے پاس جاؤ۔ اور آپ  
 سے پوچھو۔ حاضر ہو کر عرض کرنے  
 لگے اے ابوالحسن اپنے ابن عم کے  
 اوصاف بیان فرمائیے۔ فرمایا۔  
 آنحضرت درمیانے قد کے تھے۔ اوپر  
 کا نصف حصہ سرخی مائل سفید تھا۔  
 گھٹنگھڑالے بال ہیں والے تھے۔  
 پچھلے نہیں تھے۔ سیاہ موٹی آنکھوں  
 والے۔ پتلی کمر والے۔ سفید دانتوں  
 والے۔ درمیانے ناک والے۔  
 گردن چاندی کی مراحی۔ گردن سے  
 ناف تک سیاہ بال مسک کی چھڑی  
 کی مانند تھے۔ آن بالوں کے علاوہ  
 جسم میں اور سینہ پر کوئی بال نہیں  
 تھا۔ بھرے ہوئے گوشت کے ہاتھ  
 اور قدم تھے جب چلتے تو اس طرح  
 احتیاط سے چلتے تھے۔ گویا پتھر  
 پر سے قدم اٹھا رہے ہیں۔ جب  
 مڑتے تو تمام بدن کے ساتھ مڑتے۔ جب  
 کھڑے ہوتے تو لوگوں پر چھا جاتے  
 جب شریف رکھتے تو لوگوں سے  
 بلند ہوتے۔ جب بولتے تو لوگ خاموش  
 ہو جاتے۔ جب خطبہ دیتے تو لوگ رونے لگ جاتے۔



الناس بالناس للیتیم کالاب الرحیم  
 وللأرملة کالرحیم الکرم أشیج  
 الناس وابنهم کفأواصبحهم  
 وجهالباسه العباء وطعامه  
 خبز الشعیر وادامه اللین  
 دوساره الاد محشر بلیف  
 النخل سریره آم غلان مرمل  
 بالشریط کان له عمامتان احدا  
 هما ندعی السحاب والآخوی  
 العقاب کان سیفیه ذوالفقار  
 درایتہ الغراء وناقته العصباء  
 وبخلته دلدل وحمارة یعفور  
 وفسه مرتجز وشامة برکة و  
 قضیبه الممشوق ولواؤه الحمد  
 وکان یعقل البعیر ویعلف النافع  
 یرقع الثوب ویخسف النعل  
 وعن زید بن علی عن أبیه عن  
 جده قال أتى عمما بامرأة حامل  
 قد اعترفت بالفجور فأمر  
 برجمها فتلقاها علی فقال  
 ما بال هذه فقالوا امرعمر برجمها

لوگوں پر بڑے مہربان۔ یتیم کے لئے  
 مہربان باپ کی طرح تھے۔ یتیموں کے  
 لئے بہت بڑے سخی بہت بڑے ہمسار  
 بڑے سخی بہت سخی بہت سخی۔ آپ کا  
 لباس عبا۔ خوراک جو کی روٹی۔ سالن دودھ  
 پھونکا گھجور کے پتوں سے بھرا ٹواگدا۔  
 آپ کا لبتہر گھنے پتوں کا بنا ٹوا۔ جن کو  
 پتلی دوڑی سے باندھ دیا گیا تھا۔  
 آپ کے دو عمامے تھے۔ ایک کا نام  
 سحاب دوسرے کا نام عقاب۔ تلوار  
 کا نام ذوالفقار۔ آپ کا خضہ اوٹھن  
 تھا۔ اونٹنی کا نام غضبنا۔ بچہ کا نام دلدل  
 گدھے کا نام یعفور۔ گھوڑے کا نام مرتجز  
 بکری کا نام برکہ۔ چھڑی کا نام ممشوق  
 اور کا نام حمد اونٹ کو باندھتے تھے۔  
 پانی زکاتنے والے جانور کو گھاس کھاتے  
 تھے۔ کپڑے کو ناز کا لگاتے اور جوتے  
 کو پیوند لگاتے۔ زید بن علیؑ اپنے  
 باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت  
 کرتے ہیں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاملہ  
 عورت لائی گئی جس نے اپنے گناہ کا  
 اقرار کیا تھا۔ آپ نے اس کے رحم کرنے  
 کو نہ کہا اور حضرت علیؑ نے نبوت کو کچھ اندازہ نہ کیا  
 کیا قصہ ہے لوگوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اس کے رحم نہ کیا

فردھا علی وقال هذه سلطانك  
عليها فما سلطانك علي ما في  
بطنها او اخفها قال قد كان  
ذلك قال او ما سمعت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال  
لاحد علي معترف بعد بلاء انه  
من قيد او حبس او تهدد فلا  
اقرار له فخلا سبيلها وعن  
عبد الله بن الحسن قال دخل  
علي على عمرو اذا امرأة حبلى  
لقاد ترجم فقال ما شان هذه  
قالت يذهبون بي ليرجموني فقال  
يا امير المؤمنين لاى شئ ترجم  
ان كان لك سلطان عليها فما  
لك سلطان علي ما في بطنها  
فقال عمر كل احد افقه ضئلا  
مرات فضنها علي حتى وضعت  
غلاما ثم ذهب بها اليه فرجمها  
فهذه غير تلك والله اعلم لان  
اعتراف تلك كان بعد تخويل  
فلم يصح فلم ترجم وهذا وجه

حضرت علیؑ عورت کو عمر کے پاس لئے  
فرمایا عورت پر تیرا حکم ٹھیک ہے۔ لیکن میں  
کے شکم میں جو بچہ ہے۔ اس کا کیا قصور ہے  
یا آپ نے ڈرانے کی وجہ سے اس نے  
اعتراف کیا ہے۔ اگر یہ بات بے تو کیا  
رسول اللہ کا فرمان نہیں سنا جو شخص  
قید یا حبس اور دھمکی کی وجہ سے جرم کا  
اعتراف کرے۔ اس پر حد قائم نہیں ہو  
گی۔ اس کا اقرار درست نہیں ہے عورت  
کو چھوڑ دیا گیا عبد اللہ بن حسن سے مروی  
ہے حضرت علیؑ عمر کے پاس آئے۔ ایک  
عورت رجم کے لئے لائی گئی۔ پوچھا۔  
اس عورت کا کیا معاملہ ہے۔ کہنے لگی  
یہ مجھے رجم کرنے سے جارہے ہیں علیؑ نے  
عمر سے کہا۔ کہ عورت پر تیرا حکم درست  
ہو سکتا ہے۔ مگر جو بچہ اس کے شکم میں ہے  
اس کا کیا قصور ہے حضرت علیؑ کی  
ضمانت پر عورت چھوڑ دی گئی اور کا  
جننے کے بعد آپ اس کو عمر کے  
پاس لائے۔ تب رجم ہوئی۔  
یہ اور عورت تھی۔ اللہ بہتر جانتا  
ہے۔ ورنہ دھمکی کے بعد اقرار ٹھیک  
نہیں ہے۔ پھر رجم کرنا درست نہیں۔

كما تضمنه الحديثان : وعن  
 عبد الرحمن السلمي قال آتی  
 عمر بامرأة أجهدها العطش  
 فمرت على راع فاستسقته فأبی  
 أن یسقىها إلا أن تمکنه من نفسها  
 ففعلت فشاو الناس فی رجمها  
 فقال له علی هذه مضطرة الی  
 ذلك ففعل سبیلها ففعل وعن  
 أبي طیبان قال شهدت عمر بن  
 الخطاب آتی بامرأة قد زنت  
 فأمر عمر برجمها فذهبوا بها  
 لیجربوها فلقیهم علی فقال لهم  
 ما بال هذه قالوا زنت فأمر عمر  
 برجمها فانزعها علی من أیدیهם  
 فردهم فرجعوا الی عمر فقالوا  
 ردنا علی قال ما فعل هذا الا شیء  
 فأرسل الیه فجأه فقال ما لك  
 رددت هذه قال أما سمعت  
 البنی صلی الله علیه وسلم یقول  
 رفع القلم عن ثلاثة عن النائم  
 حتی یتغیظ وعن الصغیر حتی

عبد الرحمن سلمی سے مروی ہے۔ ایک عورت  
 پیاس کی شدت سے مجبور ہو کر چروانے کے  
 پاس پانی مانگنے گئی۔ اس نے پانی اس  
 شرط پر دیا کہ وہ اس کے ہاتھ بغلی کرے  
 مجبوری کی وجہ سے مان گئی عمر نے لوگوں  
 سے اس کے رجم کرنے کے بارے میں  
 مشورہ کیا علی نے آپ کے کہنا یہ تو مجبور  
 تھی۔ اس کو چھوڑ دو۔ اس نے چھوڑ دیا  
 ابو طیبان نے کہا میں حضرت عمر کی  
 خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت  
 میں ایک زانیہ عورت لائی گئی۔ آپ نے  
 اس کے رجم کا حکم دیا۔ لوگ اُسے رجم  
 کرنے جا رہے تھے راستے میں حضرت  
 علی گئے۔ فرمایا اس کو گویں بے جا رہے ہو۔  
 عرض کیا اس نے زنا کر لیا ہے عمر نے  
 رجم کرنے کا حکم دیا ہے علی نے عورت  
 کو ان سے چھڑا لیا۔ رجم کرنے والوں کو  
 واپس کر دیا۔ انہوں نے عمر سے کہا ہمیں  
 علی نے واپس کیا ہے۔ آپ نے کہا علی  
 نے یہ کام کس وجہ سے کیا ہو گا۔ آپ  
 کو بولا کہ لو چھایہ کیوں کیا۔ فرمایا رسول  
 اللہ کی حدیث نہیں سنی کہ نین آدمیوں  
 کو سزا نہیں دی جاسکتی ایک نین والا

یكبرو عن المبتلى حتى يعقل قال  
 بلی فہذہ مبتلاۃ بنی فلا ت  
 فلعلة آتاها وهو ذہا قال له  
 عمرا لا ارحی قال دأنا لا ادری  
 فترك رجھا وعن مسروق أن  
 عما أتى بامرأة قد نکحت فی  
 عدتها ففرق بینھا وجعل  
 مہرھا بیت المال وقال  
 لا یجتمعان أبدا فبلغ علیا  
 فقال ان كان جھلا فلھا المہر  
 بما استحل من فرجھا ویفرق  
 بینھا فاذا انقضت عدتها  
 فھو خا طب من الخطاب فخطب  
 عمر وقال ردوا الجھالات  
 الی السنۃ فرجع الی قول  
 علی أخرج جمیع ذلک ابن السمان  
 فی الموافقة وأخرج حدیث  
 أبی طیبان أحمد وعن ابن سیرین  
 أن عمر سأل الناس کم یتزوج  
 المملوک وقال لعلی ایاراعنی  
 یا صاحب المعافری رداء کان

جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ ایک بچہ جب  
 تک بڑا نہ ہو جائے۔ ایک بے ہوش جب  
 تک ہوش میں آجائے۔ یہ فلاں قوم کی  
 بے ہوش عورت ہے۔ ممکن ہے یہ فعل  
 بے ہوشی کی وجہ سے سرزد نہ ہوا ہو عمر نے  
 کہا میں اس بات کو نہیں جانتا۔ علی نے  
 کہا میں بھی نہیں جانتا۔ اس  
 عورت کو عمر نے چھوڑ دیا۔ مردق  
 نے کہا جو حضرت عمر کے پاس ایک  
 عورت آئی جس نے عدت کے اندر  
 نکاح کیا تھا۔ آپ نے میاں بوی کو  
 الگ کر دیا۔ اور کہا یہ پھر کبھی اکٹھے  
 نہ ہوں گے۔ عورت کے مہر کو بیت المال  
 قرار دیا۔ یہ بات علی کو معلوم ہوئی فرمایا  
 اگر دونوں کو مسئلہ معلوم نہیں تھا۔  
 مہر عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اس سے  
 فائدہ اٹھایا ہے۔ عدت کے ختم ہونے  
 تک دونوں کو الگ الگ رکھا جائے۔  
 جب عدت ختم ہو تو یہ شخص خطبہ دینے والوں  
 میں ایک ہو گا۔ عمر نے خطبہ دیا۔ کہا جنت  
 کی باتوں کو سنت کی طرف لے جاؤ۔ علی کہتے ہیں  
 عمل کیا مجھے لوگوں سے پوچھا غلام کتنی عورتوں سے  
 نکاح کر سکتا ہے علی نے کہا بے شماری چاروں سے

علیہ قال اثنتین ین وعین محمد  
 بن زیاد قال کان عمر حاجا  
 فجاؤہ رجل قد لطمت عینہ  
 فقال من لطم عینک قال علی  
 بن ابی طالب فقال لقد وقعت  
 علیک عین اللہ ولم یسأل  
 ماجری منہ ولم لطمہ فجاؤ علی  
 والرجل عند عمر فقال علی  
 هذا الرجل رأیتہ یطوف وهو  
 ینظر الی الحرم فی الطواف فقال  
 عمر لقد نظرت بنور اللہ ینورنی  
 روایتہ کان عمر یطوف بالبیت  
 وعلی یطوف أمامہ اذ عرض رجل  
 لعمر فقال یا امیر المؤمنین خذ  
 حق من علی بن ابی طالب قال فما  
 بالہ قال لطم عینی قال فوقف عمر  
 حتی لحق بہ علی فقال أطممت  
 عین ہذا یا ایا الحسن قال نعم  
 یا امیر المؤمنین قال ولم قال  
 لا فی رأیتہ یتأمل حرم المؤمنین  
 فی الطواف فقال عمر أحسنت

آپ پوچھ رہا ہوں فرمایا دو تیس۔ محمد بن زیاد  
 سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے تجھ کیا۔ ایک شخص  
 آپ سے ملا جس کی آنکھ پر پتھر لگا ہوا تھا۔  
 پوچھا کس نے پتھر لگا دیا ہے۔ کہا علی نے  
 کہا تیرا جیشر عین اللہ کے کیا ہے حضرت  
 سے کچھ نہ پوچھا۔ اسی اسی حضرت علی علیہ  
 السلام تشریف لائے فرمایا یہ طواف کے  
 دوران حرم کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے  
 کہا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھا ہے  
 ایک اور روایت ہے۔ عمر طواف  
 میں تھے۔ علی آپ کے آگے طواف میں مصروف  
 تھے۔ ایک شخص نے عمر سے کہا علی سے  
 میرا حق دلو ایسے عمر ٹھیک گئے۔ جب علی  
 آگئے تو کہا اے ابوالحسن آپ  
 نے اس شخص کو تھپڑ مارا ہے۔  
 کہا ہاں۔ کہا کیوں۔ کہا یہ طواف  
 میں مومنین کے حرم کو دیکھ رہا تھا  
 کہا۔ اے ابوالحسن۔ اچھا کیا۔

یا ابا الحسن ثم اقبل علی الرجل  
فقال وقعت علیک عین من  
عیون اللہ عز وجل فلاحقک  
فقال یقلب یعنی صاحبہ من جواهر  
اللہ ولی من اولیاء اللہ تعالیٰ :  
وعن حنش بن المعتمر ان حلیین  
أتیا امرأة من قریش فاستودعاها  
مائة دینار وقال لا تقذیجیها الی  
أحد ضادون صاحبہ حتی یجتمع  
فلبثا حولا ثم جارأحدھا الیہما  
وقال ان صاحبی قد مات فادفی  
الی الدنا نیر فابت تشقل علیہا  
بأهلها فلم یزالوا یبھا حتی دفعتها  
الیہ ثم لبثت حولا آخر فجاء الآخر  
فقال ادفی الی الدنا نیر فقلت  
ان صاحبک جار فی وزعم انک  
قد مت فدفعها الیہ فاختصما  
الی عمر فاراد ان یقضى علیہا  
وروی أنه قال لها ما أراک الا  
ضامنة فقلت ألسنک اذلت  
ان تقضى بیننا ورفعت الی علی

پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا  
تیری حرکت کو اللہ کی آنکھ نے دیکھا  
ہے۔ آپ کو جواہر خدا اور اللہ تعالیٰ  
کا ولی تصور کرو۔ خش بن معتمر نے کہا  
دو آدمیوں نے قریش کی عورت کے پاس  
سودینار بطور امانت رکھے۔ اور اس  
سے کہا جب تک ہم دونوں اکٹھے  
نہ آئیں۔ اس وقت تک کسی کو نہ دینا  
ایک سال گزر گیا۔ پھر ایک شخص آیا  
اور اس سے کہا میرا ساتھی فوت  
ہو گیا ہے۔ دینار میرے حوالے کیجئے۔  
عورت نے انکار کر دیا۔ عورت نے  
رشتہ داروں سے اس پر دباؤ ڈلویا  
آخر کار اس نے سودینار دے  
دیئے۔ ایک سال کے بعد دوسرا شخص  
آگیا۔ اس نے دیناروں کا مطالبہ  
کیا۔ عورت نے کہا میرے ساتھی نے  
اکر کہا کہ تمہارا انتقال ہو گیا میں  
نے دینار اس کے حوالے کر دیئے ہیں  
دونوں حضرت عمر کے پاس اپنا فیصلہ  
لے گئے۔ آپ نے عورت کے  
خلاف فیصلہ کر پایا۔ عورت نے  
کہا میں علی کے پاس بھیج رہی ہوں۔

بن ابی طالب فرفعها الی علی و  
عرف آنحصا قد صکرا بہا فقال  
الیس قلتما لاندفعیہا الی واحد  
منادون صاحبہ قال بلی قال  
فان مالک عندنا اذهب فحی  
بصاحبک حتی ندفعہا الیکما  
ومن مرسى بن طلحة ان عمر  
اجتمع عند مال فقصہ ففضلت  
منہ فضلة فاستشار اصحابہ فی  
ذلک الفضل فقالوا نری ان تمک  
فان احتجت الی شیء کان عندک  
وعلى فی القوم لا یتکلم فقال عمر  
مالک لا یتکلم یا علی قال قد اشار  
علیک القوم قال وانت فاشتر  
قال فانی أری ان تقسمہ ففعل  
وعن عاترة بن مضر ب ان عمر  
اراد ان یقسم السواد قال له علی  
ان للناس فسلامن اولادهم  
ومواد من اعرابهم فدعهم  
کما هم وعن ابی سعید الخدری  
سمعت عمر یقول لعلی وقد سألہ

آپ نے علی علیہ السلام کے پاس صبح  
دیا۔ حضرت کو معلوم ہو گیا۔ کہ علی آدمیوں  
نے عورت کے ساتھ دھوکا کیا  
ہے۔ فرمایا کیا تم نے نہیں کہا تھا جب  
تک ہم دونوں نہ آئیں اس وقت  
تک کسی کو مال نہ دینا۔ کہا ہاں کہا  
تھا۔ فرمایا تیرا مال ہمارے پاس  
موجود اپنے ساتھی کو لے آؤ۔ تب  
مال دیں گے۔ موسیٰ بن طلحہ سے مروی  
ہے۔ حضرت عمر کے پاس مال جمع  
ہو گیا۔ آپ نے تقسیم کر دیا۔ مگر  
کچھ بچ گیا۔ آپ نے اصحابہ سے  
مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا اپنے  
پاس رہنے دو۔ اگر آپ کو ضرورت  
پڑے کام آئے گا۔ حضرت علی  
بھی لوگوں میں موجود تھے۔ حضرت عمر  
نے کہا آپ سے کہا آپ  
کیوں خاموش ہیں۔ فرمایا۔ لوگوں  
کے مشورہ کے بعد میری کیا  
ضرورت ہے۔ کہا آپ بھی مشورہ  
دیں۔ فرمایا میرا مشورہ ہے کہ مال کو  
تقسیم کر دیں۔ آپ نے مال  
تقسیم کر دیا۔





المیرات فحلفت فأشركت في  
الارث أخرجه ابن حرب الطائي  
”میری عدت ختم نہیں ہوئی وہ لوگوں عثمان کے پاس اپنا مقدمہ  
لے گئے اس نے کہا مجھے علم نہیں میری عمر کے پاس گئے فرمایا کہ تو  
میر رسول کے پاس تم کھانی ہے کہ نہیں میں تجھے نہیں تو تجھے براٹ  
پیل اے تم کمالی اور شاہین شریک ہوئی

حضرت علیؑ کے سوا اصحاب  
رسولؐ میں کسی نے سلونی  
کا دعویٰ نہیں کیا۔

سعيد بن مسيب مروي ہے کہ علیؑ  
کے سوا اصحاب رسولؐ میں سے کسی  
نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ سے جو  
چاہو پوچھ لو ابو عمرو نے کہا۔ علی بن ابی  
طالب کے سوا کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں  
کیا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو ابو طفیل  
سے مروي ہے کہ میں علی علیہ السلام کی  
خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرماتے تھے۔  
خدا کی قسم مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ مجھ  
سے جو چیز دریافت کرو گے۔ میں  
تمہیں اس سے آگاہ کروں گا۔ مجھ  
سے کتاب کا مسئلہ دریافت  
کرو۔ خدا کی قسم میں قرآن کی  
ہدایت کے بارے میں جانتا  
ہوں۔

ذكر اختصاصه بأنه لم يكن  
أحد عن أصحاب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم  
يقول سلوني غيره

عن سعيد بن المسيب  
أنه قال لم يكن أحد من أصحاب  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يقول سلوني إلا علياً أخرجه  
احمد في المناقب والبخاري في  
المعجم وأبو عمر ولفظه ما كان  
أحد من الناس يقول سلوني  
غير علي بن أبي طالب وعن  
أبي الطفيل قال شهدت  
علياً يقول سلوني والله لا  
نساؤني عن شيء إلا أخبركم  
وسلوني عن كتاب الله فوالله  
ما من آية إلا وأنا أعلم أبلي

کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن کو  
میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر

نزلت ام بنہار فی سہل ام  
فی جبل أخرجه أبو عمر۔

## علی تمام لوگوں سے زیادہ فیصلہ کرنے والے تھے

النس بنی علیہ السلام سے روایت  
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: علیؑ میری  
امت میں سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے ہیں  
عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آپ  
نے فرمایا: علیؑ ہم سے زیادہ فیصلہ کرنے  
کرنے والے ہیں۔ ابن مسعودؓ سے مروی  
ہے کہ ہم لوگ کہا کرتے مدینہ والوں  
میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے  
والے علیؑ علیہ السلام ہیں۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ  
رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا بیات ہوں  
سے تم لوگوں پر فخر کرو گے۔ اس میں قریش  
میں تیرا ہم پلہ کوئی نہیں ہوگا۔ آپ اللہ پر سب  
سے پہلے ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے عہد پر سب  
زیادہ وفا کی خدائے حکم کی سب سے زیادہ پابندی  
کی سب سے زیادہ لوگوں میں برابر تقسیم کیا۔ لوگوں میں  
سب سے زیادہ انصاف فیصلہ کرنے میں بالکل نظر  
اور تدبیر سے زیادہ تجربائے والے۔

## ذکر اختصاصہ بآئہ اقضى الامة

عن انس رضی اللہ عنہ  
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
انہ قال اقضى امتی علی أخرجه  
فی المصابیح فی الحسان : وعن  
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
قال اقتضانا علی بن ابی طالب أخرجه  
السلفی : وعن ابن مسعود قال  
کنا نتحدث ان اقضى أهل  
المدینہ علی بن ابی طالب : وعن  
معاذ بن جبل قال قال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی  
تختصم الناس بسبع ولا یحکم  
أحد من قریش أنت وأولہم ایماناً  
باللہ وأوفاهم بعہد اللہ  
وأقومہم بأمر اللہ وأقسہم  
بالسویہ وأعدلہم فی الرعیۃ  
وأسوہم بالنفۃ : وعظم عنہ فیہ أخرجه  
المعجم

”رسول اللہ نے جب آپ کو  
یمن کا قاضی بنایا تو دعا کی“

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب  
رسول اللہ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو اس  
وقت میں لوجوان تھا۔ میں نے رسول اللہ  
کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے  
ایسی قوم کے پاس روانہ فرما رہے ہیں جس  
میں بڑی عمر والے لوگ موجود ہیں۔ مجھے نصیحت  
کرنے کا کوئی خاص حکم نہیں ہے۔ فرمایا۔  
خدا تمہاری زبان کی درست راہنمائی کرے  
گا۔ اور تیرے دل کو مضبوط رکھے گا۔ پھر  
میرا دل میں دو آدمیوں کے درمیان نصیحت کرنے  
وقت کبھی شک گزرا۔ ایک روایت  
میں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری زبان کو  
کو ثابت اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا۔ پھر انا بھی نصیحت

ذکر عامہ صلی اللہ علیہ وسلم  
حین ولایہ قضاء الیمن

عن علی رضی اللہ عنہ قال  
بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث  
السن نقلت یا رسول اللہ تبعثنی  
الی قوم یکون بنیہم احداث ولا  
علم لی بالقضاء قال ان اولہ  
سیہدی لسانک ویثبت قلبک  
قال فما شککت فی قضاء یمین  
اشنین \* فی رواية ان اللہ  
یثبت لسانک ویجہدی قلبک  
قال ثم وضع یدہ علی فمہ اخرجہما  
احمد۔

(شرح)۔ احداث جمع حدث  
وہو الامر یحدث ویقع والحادث  
والحدثی والحادثة والحداث  
کلمہ بمعنی \* وعنہ قال بعثنی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن  
قاضیا نقلت یا رسول اللہ تبعثنی

الی قوم ذوی اسنان و اناساب  
لا أعلم القضاء فوضع یدہ علی  
صدری وقال ان الله سیهدی  
قلبك وثبت لسانك یا علی اذا  
جلس اليك الخصمان فلا تقضی  
بینهما حتی تسمع من الآخر كما  
تسمع من الاول فانك اذا فعلت  
ذلك تبين لك القضاء قال علی  
فما اختلف ورجا قال شريك فما  
اشكل علی قضاء بعد ذلك  
وفي رواية فما شككت فی قضاء  
وما زلت قاضيا بعد اخرجه الا  
سما علی والحاکی

## وکر بعض اقصیتہ

عن رزین بن حبیش قال  
جلس اثنان یتغديان ومع  
احدهما خمسة أرغفة والآخر  
ثلاثة أرغفة وجلس اليهما ثا<sup>لث</sup>  
وأستاذهما فی أن یصیب من  
طعامهما فاذناله فأكلوا علی

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے  
رسول اللہ نے قاضی میں بنا کر بھیجا میں نے  
رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا جس قوم  
میں آپ مجھے بھیج رہے ہیں وہ بڑی عرواے  
ہیں اور میں لو جوان ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا  
علم نہیں ہے آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیا  
فرمایا اے علی خدا تیرے دل کو ہدایت  
اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جب  
دو آدمیوں میں فیصلہ کرنے لگو تو دونوں  
کی باتوں میں کو فیصلہ کیا کرنا جب الیسا  
کر دے گے تو صحیح فیصلہ تمہارے سامنے  
آ جائے گا۔ میں اس بات کا پابند  
رہا ہوں۔ پھر مجھے فیصلہ کرنے میں  
کوئی مشکل نہ آئی۔

## "آپ کے بعض فیصلے"

زر بن حبیش سے مروی ہے دو  
آدمی کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کے  
پانچ روٹیاں دوسرے کے پاس  
تین روٹیاں تھیں تیسرے آدمی نے  
کھانے میں شامل ہونے کی اجازت  
لی۔ دونوں نے اجازت دے  
دی۔ سب نے برابر کھا پیا

السوارثم ألقى إليهما ثمانية  
 دراهم وقال هذا عرض  
 ما أكلت من طعامكما فتنازعا  
 في قسمتها فقال صاحب الخمسة  
 لخمسة ولا ثلاثة وقال  
 صاحب الثلاثة بل نقسمها  
 على السوار فتزاعا إلى على فقال  
 لصاحب الثلاثة أقبل من  
 صاحبك ما عرض عليك فاجي  
 وقال ما أريد إلا ما الحق فقال  
 على عليه السلام لك في ما الحق  
 درهم واحد وله سبعة قال و  
 كيف ذاك يا أمير المؤمنين  
 قال كان الثمانية أربعة وعشرون  
 ثلثا لصاحب الخمسة خمسة  
 عشر ولك تسعة وقد استوتيم  
 في الأكل فأكل ثمانية وبقی  
 لك واحد وأكل صاحبك ثمانية  
 وبقی له سبعة وأكل الثالث ثمانية  
 سبعة لصاحبك وواحد لك  
 فقال رضيت الآن أخرجه القلعي \*

تیسرے آدمی نے آٹھ درہم دیتے ہوئے  
 کہا۔ یہ میرے کھانے کی اجرت ہے۔  
 درہموں کی تقسیم میں جھگڑا ہو گیا پانچ  
 روٹی والے نے کہا میں پانچ درہم کا  
 مقدار ہوں اور تم تین درہم کے تین روٹی  
 والے نے کہا میں برابر کا حق دار ہوں۔  
 دونوں اپنا فیصلہ علی علیہ السلام کے پاس  
 لے گئے۔ آپ نے تین روٹی والے سے کہا  
 اپنے ساتھی کی پیشکش قبول کر لو ورنہ  
 سے انکار کیا۔ کہا میں صحیح فیصلہ چاہتا  
 ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا صحیح فیصلہ  
 میں آپ کو ایک درہم اور تمہاری ساتھی کو  
 سات درہم ملیں گے عرض کیا وہ کیسے فرمایا، آٹھ روٹیوں  
 کے تین تین ٹکڑے کرنے کے بعد چوبیس ٹکڑے  
 ہوئے ہیں ہذا پانچ روٹی کے بندہ اور تین  
 روٹی کے نو ٹکڑے ہوئے ہر ایک نے برابر  
 کھائے بندہ روٹی نے آٹھ کھائے اور  
 اس کھاتے کے پانچ گئے تیسرے آدمی نے  
 آٹھ ٹکڑے کھائے تیسرے ساتھی کے سات اور  
 تمہارا ایک ٹکڑا کھایا۔ لہذا تجھے  
 ایک اور تمہارے ساتھی کو سات  
 درہم ملیں گے عرض کیا۔ اب میں  
 راضی ہوں۔

وَمِنْ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ  
 إِلَى الْيَمَنِ فَوَجَدَ أَرْبَعَةً وَقَعُوا  
 فِي حَفْرَةٍ حَفَرَتْ لِيَصْطَادَ فِيهَا  
 الْأَسَدُ سَقَطَ أَوَّلًا رَجُلٌ فَتَلَقَى  
 بِأَخَاهُ وَتَلَقَى الْأَخَا بِأَخِي حَتَّى  
 تَسَاقَطَ الْأَرْبَعَةُ فَمَا حَمَمَ الْأَسَدُ  
 وَمَاتُوا مِنْ جَهْدِ احْتِدَادِهِمْ فَتَنَازَعُ  
 أَوْلِيَاؤُهُمْ حَتَّى كَادُوا يَقْتُلُونَ نَفْسًا  
 عَلَى آنَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ فَأَنْ رَضِيتُمْ  
 فَهُوَ الْقَضَاءُ وَالْأَحْجَزُ بَعْضُكُمْ  
 عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضَى بَيْنَكُمْ  
 أَجْمَعُوا مِنَ الْقَبَائِلِ الَّذِي حَفَرُوا  
 الْبُؤْرَ بَعْ الدِّيَةِ وَثَلَاثُهَا وَنِصْفُهَا  
 وَدِيَةٌ كَلِمَةٌ فَلَا دَوْلَ رِجْعَ الدِّيَةِ  
 لِأَنَّهُ أَهْلَكَ مِنْ فَوْقِهِ وَلِلَّذِي  
 يَلِيهِ ثَلَاثُهَا لِأَنَّهُ أَهْلَكَ مِنْ فَوْقِهِ  
 وَلِلثَلَاثِ النِّصْفَ لِأَنَّهُ أَهْلَكَ  
 مِنْ فَوْقِهِ وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةَ  
 أَمْلَةٌ فَأَبْرَأُوا أَنْ يَرْضَوْا فَأَتَوْا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے رسول  
 اللہ نے یمن بھیجا۔ وہاں چار اشخاص شہید  
 شکار کرنے کی وجہ سے گڑھ میں گر گئے  
 پہلا ایک شخص گرا اس نے دوسرے  
 کو پکڑا۔ دوسرے نے تیسرے کو پکڑا۔  
 تیسرے نے چوتھے کو چاروں کے  
 چاروں گڑھے میں گر گئے بشیر نے  
 ان کو زخمی کیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر  
 سب مر گئے۔ ان کے درنا میں سب  
 تھکڑا ہوا قتل و غارت تک نوبت آگئی۔  
 علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم مان جاؤ۔  
 تو میں تمہارا فیصلہ کرتا دوہی صحیح ہوگا ورنہ  
 میں تمہیں اس وقت تک لڑنے نہیں  
 دوں گا جب رسول اللہ کے پاس پہنچ  
 جاؤ۔ اور آپ تمہارے درمیان فیصلہ کریں  
 گے آپ نے ربیع دیت، ثلث دیت نصف  
 دیت اور دوسری دیت کی سزا دی۔ آپ نے  
 ان قبائل کو جمع کیا جنہوں نے کنواں کھودا  
 تھا۔ پہلے شخص پر ربیع دیت مقرر کی۔  
 کیوں کہ اس کو اوپر والے نے ہلاک کیا۔  
 جو اس کے اوپر تھا جو اس کے نزدیک  
 تھا۔ ثلث دیت مقرر کی جو اس کے  
 اوپر تھا نصف دیا جو تھے پر پوری دیت  
 قائم کی۔ ان لوگوں نے فیصلہ نامنظور کیا۔

رسول اللہ کی خدمت میں آئے بمقام  
ابراہیمؑ پر آپ مل گئے۔ انہوں نے تمام  
واقعیہ بیان کیا ان میں ایک شخص نے کہا۔  
عسلیؑ نے ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے  
سامنے تمام فیصلہ بیان کیا یا حضرتؐ نے  
آپ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ عمارت علی علیہ  
السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک  
شخص آپ کی خدمت میں آیا اور  
کہا۔ میں نے اس پاگل عورت کو دھوکا  
دیا یا حضرت نے غور سے دیکھا۔ عورت  
خو نصرت تھی فرمایا یہ شخص کیا کہتا ہے۔  
عرض کیا میں پاگل نہیں ہوں خاص  
وقت میں میں بے ہوش ہوجاتی ہوں۔  
فرمایا اس کو بے جاؤ لیکن اس کے لائق  
نہیں ہو۔

زید بن ارقم سے مروی ہے۔  
علی علیہ السلام یمن میں تشریف لائے  
تین آدمیوں نے ایک ہی مہر میں  
ایک ہی لونڈی سے جماع کیا۔ اس  
نے لڑکا جنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نلقوه عند مقام ابراہیم فقصوا  
علیہ القصہ فقال انا اقصیٰ بینکم  
وحتی ببرۃ فقال رجل من القوم  
ان علیا قضیٰ بنیا فلما تصروا علیہ  
القصۃ اجازہ اخرجہ احمد  
فی المناقب \* وعن الحارث  
عن علیؑ انه جاء رجل بامرأة  
فقال یا امیر المؤمنین ولست  
علی ہذی وہی مجنونة قال  
فصعد علی بصرہ وصوبہ وکانت  
امراة جمیلة فقال ما یقول  
ہذا قالت واللہ یا امیر  
المؤمنین ما بی جنون ولکنی  
اذا کان ذلک الوقت غلبتني  
غشیۃ فقال علی خذھا وارجک  
واحسن الیھا فماتت ہا  
باہل اخرجہ السلفی \* وعن  
زید بن ارقم قال انی فی الیمین  
بثلاثۃ نفر وتمعوا علی جاریۃ  
فی طہر واحد فولدت ولدا

ہر ایک نے لڑکے کے مالک ہونے کا دعویٰ کیا۔ علی علیہ السلام نے ایک سے فرمایا کیا تم اس لڑکے سے خوشی سے دست بردار ہوتے ہو عرض کیا نہیں۔ فرمایا تم اس فضل میں برابر کے شریک ہو نہیں لڑکے کے باپ سے قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرعہ لکھے گا اس کو تیسرا حصہ قیمت دینا ہوگی۔ اور میں لڑکا اس شخص کو دے دوں گا۔

جمیل بن عبد اللہ بن یزید دینی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں علی علیہ السلام کے ایک انصاف کا ذکر ہوا۔ آنحضرت نے خوش ہو کر فرمایا بخدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت میں حکمت کو قرار دیا ہے۔

خدا کی ایک امت پر عمل کرنے کی خصوصیت

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ کتاب خدا کی ایک امت ایسی ہے جس پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا۔

فادعوه فقال علی لاحد هم تطيب به نفسا لهذا قال لا قال اراکم شرکاء منشا کسین ائی مقراع بنیکم فما اجابته القرعة اغرمته ثلثی القیمة والزمته الولد فذكر واذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اجد فیها الا ما قال علی بن جمیل بن عبد اللہ بن یزید الحمد فی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضا و قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمة اهل البيت اخرجهما احمد فی المناقب

ذکر اختصاصہ بالعمل  
بآیة فی کتاب اللہ عزوجل

عن علی علیہ السلام انه قال آیة فی کتاب اللہ عزوجل لم یعمل بها احد بعدی آیة



النَّبِيُّ كَانَ لِي دِينَارٌ فَبَعْتَهُ  
بِعِشَّةٍ وَرَاحِمٍ فَلَمَّا أَرَوْتُ  
أَنَّهُ أَنَا حِجِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمْتُ وَرَضًا فَتَخَفَا  
الْآيَةُ الْآخِرَى رَأَيْتُكُمْ الْآيَةَ  
أَخْرَجَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي أَسْبَابِ  
النِّزُولِ .

یہ دینار والی دیت تھی میرے  
پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس  
کو دس درہموں میں بیچا۔ جب  
میں رسول اللہ سے راز کی بات کرتا تو  
ایک درہم آپ کی خدمت میں پیش  
کرتا۔ اس ریت کو دوسری ریت  
اشفقتم نے منسوخ کر دیا۔

ذکر اختصاصہ بنجوی  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یوم الطائف

”طائف کے روز نبی کریمؐ  
سے راز کی بات کرنے  
کی خصوصیت“

جابر سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
طائف کے روز علی علیہ السلام کو بلا کر  
راز کی بات بتائی۔ لوگوں نے کہا آپ  
نے اپنے ابن عم سے طویل راز کی  
بات کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
راز سے فرمایا میں نے علی سے راز  
کی بات نہیں کہی بلکہ خود نے راز کی بات کی ہے۔

عن جابر قال دعا النبي  
صلى الله عليه وسلم علياً يوم  
الطائف فاستجابه فقال الناس  
لقد طال نجواه مع ابن عمه  
فقال صلى الله عليه وسلم ما انت تجتبه  
ولكن الله انتجابه أخرجه الترمذي  
وقال حسن صحيح غريب

(شرح) انتجاء من النجوى  
وهو السر بين اثنين يقول نجوته

مجنوی۔ اسی ساررتہ۔ وکذا ناجیۃ  
وانتجی القوم وتناجوا فی تساروا

ذکر اختصاصہ بالرقی  
علی منکبی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم  
فی بعض الاحوال

عن علی علیہ السلام قال  
انطلقت انا و النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم حتی آتینا الکعبة فقال  
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اجلس وصعد علی منکبی  
فذهبت لانهض به فرأی  
منی ضعفا فنزل وجلس لی ہی  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال  
اصعد علی منکبی فصعدت علی  
منکیہ قال فنهض قال فتخیل  
المان شئت لملت أفق السماء  
حتی اصعدت علی البیت وعلیہ  
تمثال صفراء ونحاس فجعلت

علی کار رسول اللہ  
کے کندھے پر چڑھنے  
کی خصوصیت

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اودھیں غایہ کعبہ میں آئے  
آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ میرے  
کندھے پر سوار ہو گئے۔ میں نے اٹھنا پایا۔  
مگر آنحضرت نے مجھ میں کمزوری محسوس  
کی نیچے اتر پڑے آپ میری خاطر بیٹھ گئے  
فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ  
میں آپ کے دونوں کندھوں پر سوار  
ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ میں اتنا  
بلند ہوا کہ گرا جاتا تھا۔ تو آسمان کے  
افق کو ہاتھ لگا لیتا۔ میں خانہ کعبہ کی  
چھت پر چڑھ گیا۔ جس پر پستل اور  
پائے کی مورتیاں چڑی ہوئی  
تھیں۔

میں ان کو دائیں بائیں آگے اور پیچھے اکھاڑنے لگا۔ جب اکھاڑ چکا تو آپ نے فرمایا۔ نیچے پھینک دو میں نے نیچے پھینک دیا۔ گر کر شیشہ کی طرح چمکا پور چور ہو گیا۔ میں نیچے اتر آیا۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر کی وجہ سے چلنے لگے۔ تاکہ کوئی شخص ہم کو دیکھ نہ سکے۔ ہم گھروں کے اندر چھپ گئے۔ حاکمی نے علیؑ کو علی علیہ السلام نے فرمایا میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا رسول اللہ نے فرمایا بڑے بُت کو گرا دو جو تانبے کا تھا اور لوہے کے کیلوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس میں ایک لوہے کی تار تھی جس کو زمین پر کیلوں سے جکڑا گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ان کو اکھاڑ میں نے ان کو اکھاڑ کیا۔ فرمایا۔ نیچے پھینک دو۔ میں نے نیچے پھینک دیا۔

أُزِوَالَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ  
وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ  
حَتَّى إِذَا اسْتَمَكَّتْ مِنْهُ قَالَ  
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَقْذِفْ بِهِ فَقَذَفَتْهُ  
فَتَكَسَّرَ الْقَوَارِيرُ ثُمَّ نَزَلَتْ فَانْطَلَقَتْ  
أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبَيْتِ  
خَشْيَةً أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ  
أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَصَاحِبُ الصَّفُوقَةِ وَ  
أَخْرَجَهُ الْحَاكِمِيُّ \* وَقَالَ بَعْدُ  
قَوْلُهُ فَصَعِدَتْ عَلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ  
لِي الْقِصْنُ الْأَكْبَرُ وَكَانَ مِنْ  
مُخَاسٍ مَوْقَدٍ بَاوْتَا مِنْ حَدِيدٍ  
إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِجُهُ فَلَمْ  
أَزَلْ أَعَالِجُهُ حَتَّى اسْتَمَكَّتْ مِنْهُ  
فَقَالَ أَقْذِفْهُ فَقَذَفْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ  
بِاقِيَ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهَا  
صَعِدَ حَتَّى السَّاعَةِ -

شرح التمثال. بصورة

والجمع التماثل \* وقوله - آذوله -  
 آى احأوله وأعالجه، والمزولة .  
 المحادلة والمعالجة - والقذف  
 الرمى اما بالحجارة أو بالغيب .  
 وقوله - توارينا - آى استترنا

اے علی! میری امت کا سب سے  
 پہلے قیامت میں حساب و کتاب دیا  
 جائے گا۔ آپ کو بتات ہو میری  
 قرابت کی وجہ سے سب سے پہلے

ذكر اختصاصه بمحمل  
 لواء الحمد يوم القيامة  
 ولوقوف في ظل العرش  
 بين ابراهيم والنبي صلى  
 الله عليه وسلم وأنه يكسى  
 اذ اكسى النبي صلى  
 الله عليه وسلم

” علی کا قیامت کے  
 روز لواء الحمد اٹھانے .  
 ابراہیم اور رسول اللہ کے  
 درمیان عرش کے سائے  
 میں کھڑے ہونے جب  
 آنحضرت کو لباس پہنایا جائے  
 کی خصوصیات “

عن محمد بن زید الذہلی  
 أن النبي صلى الله عليه وسلم  
 قال لعلي أما علمت يا علي أنه  
 أول من يدعى به يوم القيامة  
 بي فأقوم عن يمين العرش في

محمد وج بن زید علی سے مروی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 علی علیہ السلام سے کہا۔ اے علی!  
 میں سب سے پہلے قیامت کے روز اٹھایا  
 جاؤں گا عرش کے سایہ میں اپنی جانب کھڑوں کی  
 مجھے جنت کا سبز لباس پہنایا جائے گا۔

ظله فاكسى حلة خضراء من حلل  
الجنة ثم يدعى بالبنين بعضهم على  
أثر بعض قيتومون سماطين عن  
يمين العرش ويكسون حلا الخضراء

من حل الجنة الا وافي أخبرك يا على  
أن امتي اول الالهم بما سبون  
يوم القيامة ثم البشر اول من يدعى  
بك لقرا تيك مني في ذفع اليك  
لوائى وهو امر الحمد تسير به بين  
السماطين آدم وجميع خلق الله  
تعالى يستظلون بظل لوائى  
يوم القيامة وطوله مسيرة ألف  
سنة سناقه باقوتة حمراء بقضه  
فضة بغير رزجه درة خضراء  
له ثلاث ذوائب من نور ذوابة  
فى المشرق وذوابة فى المغرب  
والثالثة فى وسط الدنيا مكتوب  
عليه ثلاث أسطر الاول بسم الله  
الرحمن الرحيم الثا فى الحمد لله  
رب العالمين الثالث لا اله الا  
الله محمد رسول الله طول كل

پھر اور انبیاء کو باری باری اٹھایا  
جائے گا۔ ایک صف میں کھڑے ہوں  
گے جنت کے سبز جوڑے پہنیں گے۔

اے علی! میری امت کا حساب  
سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا۔  
لیا جائے گا۔ آپ کو شہادت ہو میری  
قربت کی وجہ سے

تجھے بلا کر میرا الوداء الحمد دیا جائے گا۔  
تم لو اس حد تک بے کراؤم اور تمام مخلوق  
کے درمیان چلو گے۔ قیامت کے روز  
لوگ میرے لوائے سایہ میں ہونگے جس کا  
طول ایک سال ہزار سال راہ چلنے  
کے برابر ہوگا۔ جس کی سنان یا قوت  
سرخ کی ہے قبضہ سفید چاندی کا ہوگا۔  
زجہ سنہ موتی کا جس کے نور سے تین  
پھر ریے ہوں گے۔ ایک مشرق میں  
دوسرا مغرب میں تیسرا دنیا کے وسط  
میں ہوگا۔ ہر سطر اول میں بسم الله  
الحمدين الرحيم دوسری سطر میں  
لا اله الا الله محمد رسول  
الله۔ ہر سطر کا طول ایک

ہزار سال چلنے کے برابر ہوگا۔ اس  
کا عرض ایک ہزار سال چلنے کے برابر  
ہوگا۔ آپ لوہ لے کر چلیں گے جس کی  
وائیں اور حسینؑ آپ کے بائیں  
ہاتھ ہوں گے میرے اور ابراہیمؑ کے  
درمیان عرش کے سائے میں تشریف  
فرما ہوں گے جنت کا جوڑا پہنوں گے  
پھر منادی عرش کے نیچے سے آواز  
دے گا۔ بہترین باپ آپ کے باپ  
ابراہیمؑ ہیں۔ بہترین بھائی آپ کے  
بھائی علیؑ ہیں۔ اے علیؑ آپ کو ستارہ  
ہو۔ جب مجھے لباس پہنایا جائے گا  
اس وقت مجھے لباس پہنایا جائے گا  
جب مجھے بلایا جائے گا۔ اس وقت  
مجھے بلایا جائے گا۔ جب مجھے زندہ  
کیا جائے گا۔ اس وقت مجھے زندہ کیا  
جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کسی نے  
عرض کیا یا رسول اللہؐ علیؑ لو الحمد (بھٹل)  
کیسے اٹھائیں گے فرمایا کیونکہ نہ اٹھائیں  
گئے۔ آپ کو بہت فرماں عطا ہوئی ہیں میرے  
صبر صبر یوسفؑ متناہس اور اسرائیلؑ کی قوت  
کے برابر قوت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ  
لوگوں نے کیا یا رسول اللہؐ قیامت میں پکارا یہ جھٹل  
کون اٹھائے گا۔

سطر الف سنة وغرضه مسيرة  
الف سنة فتسير بالوار والحسن  
عن يمينك والحسين عن يسارك  
حقا تقف بيني وبين ابراهيم في  
ظل العرش ثم تكسى حلة من الجنة  
ثم ينادى منادى من تحت العرش  
نعم الاب ابوك ابراهيم ونعم  
الاخ اخوك على البشر يا علي  
انك تكسى اذ اكسيت وتدعى  
اذا دعيت وتحيى اذا حييت  
أخرجه أحمد في المناقب ★ وفي  
رواية أخرجهما الملا في سيرته  
قبل يا رسول الله وكيف يستطيع  
على ان يحمل لوار الحمد فقال رسول  
الله صلى الله عليه وسلم وكيف لا  
يستطيع ذلك وقد أعطى خصالا  
شقي صبرا كصبري وحسنا كحسن  
يوسف وقوة كقوة جبريل ★ عن  
جابر بن سمرة انهم قالوا يا رسول  
الله من يحمل رايك يوم القيامة  
قال من عسى ان يحمله يوم القيامة

الامن كان يحملها في الدنيا على  
 بن أبي طالب أخرجه نظام الملك  
 في أماليه وأخرجه المخلص لدي  
 عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه  
 وسلم كسا نفر من أصحابه ولم يكن  
 عليا فكافه رأت في وجهه على فقال  
 يا علي أما ترضى أنك تكسى إذا  
 كسيت وتعطى إذا أعطيت  
 (شرح) السماطان - من  
 الناس والنخل المجانبان يقال  
 مشى بين السطاطين -

ذکر اختصاصہ بثلاث  
 بسبب النبي صلى الله  
 عليه وسلم ولم يؤت  
 النبي صلى الله عليه وسلم

روى أبو سعيد في شرف  
 النبوة أن رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم قال لعلي أو تبيت ثلاثا  
 لم يؤت تهن أحد ولا أنا أو تبيت

فرمایا جو دنیا میں اٹھاتا تھا۔ وہ قیامت  
 میں اٹھائے گا۔ وہ علی کی ذات ہوگی  
 ابو سعید سے مروی ہے۔ رسول  
 اللہ نے اپنے چند اصحاب کو لباس  
 پہنایا۔ اور علی کو لباس نہ پہنایا۔ آنحضرت  
 نے علی کے چہرے میں جلال دیکھا فرمایا  
 اے علی تم اس بات سے راضی نہیں ہو۔  
 جب مجھے لباس پہنایا جائیگا۔ اس وقت  
 تجھے لباس پہنایا جائیگا۔ تجھے عطا کیا جائیگا۔  
 جب مجھے عطا ہوگا۔

علی کی تین خصوصیات  
 ایسی ہیں جو نبی کریم  
 کو بھی نہیں ملیں

ابو سعید نے شرف النبوة میں بیان  
 کیا ہے۔ کہ آنحضرت نے علی سے کہا  
 کہ آپ کو تین ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں  
 کہ کسی کو نہیں ملیں۔ مجھے ملی ہیں۔

صہرا مثلی ولم أوت أنا مثلی  
 وأوتیت زوجة صدیقة مثل  
 ابنتی ولم أوت مثلها زوجة و  
 أوتیت الحسن والحسین من  
 صلبک ولم أوت من صلبی مثلها  
 ولکنکم منی وأنا منکم \* وأخرج  
 معناه الامام علی بن موسی الرضا  
 فی مستحبات زیادة ولفظه یا  
 علی أعطیت ثلاثاً لم یجتمعن لغيرک  
 مصاهرتی وزوجک وولدیک  
 والرابعة لولاک ما عرف  
 المؤمنون ذلک ولولاک ما عرف  
 المؤمنون معناه استفاد مما  
 ذکرناه فی قوله صلی اللہ علیہ وسلم  
 من کنت مولاه فعلی مولاه علی  
 حمل المولی علی التامر \* وقد  
 تقدم فی مناقب آبی بکراً ویکون  
 لما کان حب علی علماً للمؤمنین  
 کما تقدم فی أنه لا یحبہ الا مؤمن  
 ولا ینقضه الا منافق جاز اطلاق  
 ذلك لان العلامة تعرفه فلولاه

تجھے مجھ جیسا خسر ملا مجھے ایسا  
 خسر نہیں ملا۔ تجھے میری بیٹی صدیقہ  
 جیسی بیوی ملی مجھے ایسی بیوی نہیں  
 ملی۔ میری پشت سے تجھے حسن اور  
 حسین جیلے فرزند عطا ہوئے مجھے  
 ان جیسے فرزند نہیں ملے۔ تم لوگ  
 مجھ سے ہو اور میں آپ حضرات  
 سے ہوں۔ سند علی بن موسی رضایں  
 نے فرمایا اے علی تین چیزیں ایسی ہیں  
 جو صرف تجھ میں پائی جاتی ہیں میرا  
 خسر ہونا تمہارے پاس تمہاری  
 بیوی رسیدہ کا ہونا اور تمہارے  
 دو فرزندوں کا ہونا۔ جو تھی بات یہ  
 ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو مؤمنین  
 کی شناخت نہ ہو سکتی یہ بات  
 من کنت مولاه فعلی مولاه سے  
 مستفاد ہوتی ہے علی کی محبت رکھنا  
 مؤمن کی علامت ہے۔ آپ  
 محبت صرف مؤمن۔ آپ سے بغض  
 صرف منافق کرے گا۔ اگر آپ  
 نہ ہوتے تو مؤمن کی پہچان نہ  
 ہوتی۔



ماحصلت تلك العلامة .

ذکر اختصاصہ باربعۃ  
لیست لاحد غیرہ

عن ابن عباس رضی اللہ  
عنہما قال لعلى أربع خصال  
لیست لاحد غیرہ هو أول  
عربی وعجمی صلی مع النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم وهو الذی کان لواءہ  
معہ فی کل زحف وهو الذی  
صبر معہ یوم فرعہ غیرہ و  
هو الذی غلہ وأدخلہ قبرہ  
أجره أبوہم

ذکر اختصاصہ بخمس

أعطیہا النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فیہ کانت

أحب لیہ من الدنیا وما فیہا

عن أبي سعيد الخدري  
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

”علی کی چار خصوصیات

المیسی میں جو کسی میں نہیں ہیں“

ابن عباس نے کہا۔ علیؑ میں چار  
المیسی خوبیاں ہیں جو کسی میں نہیں پائی  
جاتی۔ آپؐ پہلے عربی اور عجمی شخص ہیں  
جس نے نبی صلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

آنحضرتؐ کا جھنڈا جنگ میں  
آپ کے پاس ہوتا تھا۔ جس روز

لوگ رسول اللہؐ کو چھوڑ کر جنگ  
سے بھاگ گئے تھے۔ آپ ثابت

قدم رہے۔ آپ رسول اللہ کے  
وقت وفات تھے یہی کہ آپ کو قبر میں

”علی کی پانچ المیسی خصوصیات

جو آنحضرت کے نزدیک

دنیا و فیما سے بہتر

ہیں۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا۔

صلی اللہ علیہ وسلم أعطیت فی علی  
 خمساً هو أحب الی من الدنیا وما  
 فیہا أما وحدة فهو تکاتی بین  
 یدئ اللہ عز وجل حتی یفرغ من  
 الحساب ★ وأما الثانیة فلو  
 الحمد بیده آدم ومن ولدہ تحتہ  
 وأما الثالثة فواقف علی عقر  
 حوضی یستقی من عرف من اہل  
 وأما الرابعة فساتر عور اہل  
 ومسلمی الی ربی عز وجل واما  
 الخامسة فلست أخشی علیہ  
 ان یرجع زانیاً بعد احصات  
 ولا کافر بعد ایمان أخرجه  
 أحمد فی المناقب۔

(ترجمہ) عقر الحوض۔ آخرہ  
 بضم العین واسکان القاف  
 وضھا لغتان۔ والتکاة۔ بزنة  
 الھضمة ما تیکأ علیہ والکثیر لا  
 تکرأ ایضاً

ذكر اختصاصه بعشر  
 عن عمار بن ميمون قال

علی میں پانچ ایسے خصوصیات  
 ہیں۔ جو مجھے دنیا و دنیا سے زیادہ  
 پسند ہیں۔ جب تک میں حساب  
 دول گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے  
 میرا سہارا ہوں گے۔ بلو اء احمد کے  
 پاس ہوگا۔ آدم اور آدم کی اولاد  
 اس کے نیچے ہوگی۔ ۳۔ میرے حوض  
 کے کنارے کھڑے ہونگے۔ میرے  
 امتی کو پہنائیں گے۔ اور اس کو یانی  
 پلائیں گے۔ ۴۔ میرا ستر عورت  
 کریں گے۔ ۵۔ مجھے اس بات کا  
 خوف نہیں ہے۔ آپ شادی  
 شدہ ہونے کے بعد زانی بن جائیں گے۔  
 اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

”آپ کی دس خصوصیات“  
 عمر بن ميمون نے کہا کہ میں

ابن عباس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ راست  
آدمیوں کا گروہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا۔  
یا سارا ساتھ دو یا ان آدمیوں کا چھوڑ  
دو۔ اس نے کہا میں آپ کا ساتھ دوں  
گا۔ آپ اس زمانے میں نابینا نہیں ہوئے  
تھے۔ یہ لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے تھے  
علم نہیں کہ ان کی آپس میں گفتگو کیا ہوئی۔  
جب ابن عباسؓ آئے تو کھڑے  
جھاڑتے ہوئے آئے اور کہتے تھے  
ہلا کر۔ اور برادری ان لوگوں کے لئے  
ہو جو ایسے شخص کے خلاف ہو گئے ہیں۔  
جس کے بارے میں رسول اللہؐ فرمایا  
میں کل ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو  
خدا کبھی رسوا نہیں کرے گا جو خدا  
اور اس کے رسول کو دوست رکھتا  
ہے۔ اس اعزاز کے لئے لوگ ہمد  
خواہش مند ہوئے۔ مگر فرمایا۔ علیؓ  
کہاں ہیں۔ عرض کیا جکی چلا رہے  
ہیں فرمایا تم میں سے کوئی شخص  
جا کر جکی چلائے۔ علیؓ آئے مگر  
آشوب چشم سے دیکھ نہیں سکے تھے  
آپؐ کی آنکھوں میں دم کیا تین  
دفعہ جھپٹا ہلا کر آپؐ کو دیا۔ آپؐ

فی الجالس عند ابن عباس اذ  
اتاه سبعة رهط فقالوا يا ابن  
عباس اما ان تقوم معا واما  
ان تخلص من هؤلاء قال بل  
اقوم معكم وهو يومئذ جميع قبل  
ان يعي قال فانتم وايتهجئون  
فلا ادرى ما قالوا قال فجاوبني  
ثوبه ويقول آف ولف وقعوا  
في رجله عشر. وقوفي جل قال له النبي صلى الله  
عليه وسلم لا بعثن رجلا لا يحبه  
الله ابدأ يجب الله ورسوله  
قال فاستشرت لها من استشر  
فقال ابن علي قالوا هو في الرها  
يطحن قال فما كان احدكم  
يطحن فجاه وهو ارمدا لا يكاد يصرقفت  
في عينيه ثم امر الراية ثلاثا فغطاه بهاها  
فجاء بصفية بنت حي قال ثم بعث فلان بسوق  
التوبة فبعث عليا خلفه فاخذ هامدا وقال لا  
يذهب بها الا رجل مني وانما منه قال وقال النبي  
عنه يا ايكم واليني في الدنيا والاخرة قال وعلى  
مع جالس. فابو قال علي اما اريد  
في الدنيا.

والآخرة قال فتركه ثم اقبل  
 على رجل منهم فقال ايك  
 يواليني في الدنيا والآخرة فابوا  
 فقال علي انا واليك في الدنيا  
 والآخرة قال انت ولي في الدنيا  
 والآخرة قال وكان اول من  
 اسلم من الناس بعد خديجة  
 قال واخذ رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم ثوبه فوضعه على علي  
 وفاطمة وحسن وحسين فقال  
 انما يريد الله ليزهد عنكم  
 الرجز اهل البيت ويطهركم  
 تطهيرا قال وشرا على نفسه ثوب  
 ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم  
 قام مكانه قال فكان المشركون  
 يرمون رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم فجاؤا بولجور وعلی  
 فاتم قال والولجور يحسب انه  
 نبی الله صلى الله عليه وسلم  
 قال فقال له علی ان نبی الله  
 صلى الله عليه وسلم انطلق نحو

صفینت می کولائے۔ ایک شخص کو سورہ برات  
 دے کر بھیجا۔ اس کے پیچھے علی کو بھیجا۔  
 علی نے جاکر اس سے آیات لے لیں فرمایا  
 اس کو وہ شخص لے جاسکتا ہے جو مجھ سے  
 ہوا حضرت نے اپنے چچا کی اولاد سے کہا۔  
 دنیا اور آخرت میں ولی کون ہوگا علی آپ کے  
 ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے انکار کیا۔  
 علی نے عرض کیا میں آپ کا دنیا و آخرت میں  
 ولی ہوں گا آپ علی کو چھوڑ دیا۔ پھر حضرت  
 نے ایک شخص کے کما میر دنیا اور آخرت میں  
 ولی کون ہوگا۔ انہوں نے انکار کیا علی نے  
 عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی  
 ہوں گا فرمایا تم میرے دنیا میں اور آخرت  
 میں ولی ہو۔ خدیجہ کے بعد آپ سب لوگوں  
 سے پہلے ایمان لائے۔ رسول اللہ نے علی  
 فاطمہ حسن و حسین پر کرا ڈال کر فرمایا۔  
 اللہ تعالیٰ نے تم سے ناپاک چیز کے دور رکھے  
 کا ارادہ کر رکھا ہے ملے اہل بیت تمہیں  
 اچھی طرح پاک کرے گا۔ آپ رسول اللہ کی  
 خاطر اپنی جان فروخت کی۔ حضرت کی چادر  
 تان کر آپ کے بستر ہو گئے بشرک آپ کو  
 رسول اللہ تصور کرتے رہے آپ کو پیغمبر مازر رہے البتہ  
 لائے علی بستر رسول ہوئے ہوئے تھے آپ علی کو رسول  
 تصور کیا علی نے کہا رسول اللہ تمہیں ان کی طرف جاتے ہیں

يَبْرَمِيُونَ فَلْيَرْكَبْهُ نَأْتِطْلُقِ الْبُكْبَرُ  
 فَدْخَلَ مَعَهُ الْغَارَ قَالَ وَجَلِ  
 عَلَى يَرْمِي بِمَا لِحَجَارَةٍ كَمَا كَانَ يَرْمِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
 يَتَضَوَّرُ قَدْ لَفَّ رَأْسُهُ فِي الثَّوْبِ  
 لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ كَشَفَ  
 عَنْ رَأْسِهِ قَالُوا أَنْتَ لِلَّهِم  
 كَانَ صَاحِبًا تَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ  
 وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ وَقَدْ اسْتَكْرَفَا  
 ذَلِكَ قَالَ وَخَمِجْ بِالنَّاسِ فِي  
 غُرُورَةٍ تَبُولُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلَى  
 أَخْرِجْ مَعَكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ  
 نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَعِيَ بِعَنْزِلَةٍ  
 هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنْتَ  
 لَسْتَ بِنَبِيٍّ أَنْهَ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ  
 إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي وَقَالَ لَهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْتَ وَلِي كُلِّ مَوْءَمِنٍ بَعْدِي قَالَ  
 وَسَدَّ الْبُأَابَ الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ  
 عَلَى قَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ حَتَّى

آپ سے وہاں جا کر طوبہ کر لیں۔ رسول اللہ  
 سے مل گئے۔ آپ کے ساتھ غار میں داخل ہو  
 گئے۔ علی البکر رسول پر اس طرح کفار کو  
 پتھر مارتے تھے۔ رسول اللہ مارتے تھے۔  
 آواز دیتے تھے۔ کپڑے میں اپنا سر سج تک  
 چھپا لیا۔ بعد میں کپڑے سے سر نکالا۔  
 رسول اللہ لشکر لے کر جنگ تبوک کی  
 طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علیؑ نے کہا  
 میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول  
 اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی  
 راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل  
 ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر  
 تم نبی نہیں ہو مناسب یہی ہے کہ تم  
 میرے قائم مقام بنو اور میں جنگ پڑاؤں  
 گا۔ رسول اللہ نے فرمایا تم میرے  
 بعد دو دن کے ولی ہو۔ علیؑ کے دروازے  
 کے سوا رسول اللہ نے تمام دروازے  
 بند کر دیئے۔ آپ جناب کی  
 حالت میں مسجد میں جاتے تھے۔  
 آپ کا راستہ مسجد کی طرف  
 تھا۔ اس کے علاوہ کوئی  
 راستہ نہ تھا۔

وہو طریقہ لیس لہ طریق غیرہ

قال وقال من كنت مولاه فان

عليه مولاہ قال واخبرنا ابا

عز وجل في القرآن انه قد رضى

على اصحاب الشجرة فعلم ما في

قلوبهم هل حدثنا انه سخط

عليهم بعد قال وقال عمر

يا نبي الله ائذن لي ان اضرب عنقه

يعنى ها طبا قال وكنت فاعلا

وما يدريك لعل الله اطلع على

اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم

اخرجه بتمامه احمد والمحافظ

ابو القاسم الدمشقي في

الموافقات وفي الاربعين

الطوال واخرج النسائي بعضه

رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں

اس کے علی سردار ہوں۔ اللہ تعالیٰ

نے قرآن میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔

وہ درخت کے تلے بیعت کرنے

والے اصحاب پر سے راضی ہو گیا ہے۔

اور ان کے دل کی حالت معلوم کر

لی ہے۔ کیا ہمیں رسول اللہ نے مطلع

کیا ہے کہ خدا پھر ان پر ناراض

ہو گیا ہے۔ کہا عمر نے اے خدا

کے نبی مجھے اجازت دیجئے کہ

حاطب کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا

کیا تم نے کام کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ اصحاب بدر کی دل

کی حالت جانتا ہے۔ اور کہا

جو چاہو کام کرو احمد نے تمام

حدیث بیان کی ہے ابو القاسم دمشقی نے

موافقات اور الاربعین طوال نے حدیث

نقل کی ہے نسائی نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

یہ قولہ

أنت مني بمنزلة هارون من  
موسى تقدم الكلام فيه مستوفى  
في فضل خلافة أبى بكر

وذكر قصد لبس على ثوب

النبي صلى الله عليه وسلم  
وأنه مكافئ على ما ذكرنا

ابن عباس في الحديث أنا

قال ابن اسحاق لما رأت  
قریش ان النبي صلى الله عليه وسلم

صارت له شيعه وانصار من  
غيرهم بغیر بلدهم وراؤهم

أصحابه المهاجرين اليهم عرفوا  
أنهم قد نزحوا دارا واما بوا

فيهم منعة فحذروا خروج النبي  
صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا

في دار الندوة التي كانت قریش  
لا تفضي أمر إلا فيها يتشاورون

ما يصنعون برسول الله صلى الله

رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ثم كونه من مرتبه حاصل ہے۔ جو  
ہارون کو موسیٰ سے حاصل ہے۔  
اس کا مفصل بیان ہو چکا ہے۔

علی کا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام کا لباس بن کر

اپنی جگہ سوجانا جس کا ابھی

ابن عباس نے ذکر کیا ہے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب قریش نے

اس بات کو ملاحظہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام کے قریش کے علاوہ اور لوگ

پیر و اور مدد گاہ پیدا ہو رہے ہیں اور دیکھا

کہ مهاجرین ان لوگوں کے پاس جا

رہے ہیں جہاں قریش ان کا کھینچ نہیں

لگاڑ سکتے اس بات سے بھی خائف تھے

علیہ وسلم وکان ابدیش قد تصور  
 لهم فی صورۃ شیخ فوقف علی  
 الباب فلما رأوه قالوا من الشیخ  
 قال شیخ من اهل نجد سیمع  
 بالذی اتعدتم علیہ فحضرت لسمع  
 وعسی لا یعد منکم منہ رأی نقالوا  
 ادخل فدخل معهم فقال قائل  
 احبسہ فی الحدید واغلقوا  
 علیہ بابا ثم ترصوا بہ ما اصاب  
 اشباہہ من الشعراء الذین  
 کالوا قبلہ زہیرا والنابعۃ و  
 من مضی منہم من ہذا الموت  
 فقال الشیخ التجدی ما ہذا  
 برأی والدہ لئن حبستموہ کما  
 تقولون لیجہن آصرہ من رار  
 الباب الذی اعلقتم دونہ علی  
 اصحابہ فیتبنون علیکم وینزعونہ  
 فانظروا فی غیر ہذا الرای  
 فقال قائل نخزجہ من بین اظہرنا  
 وتنضیہ من بلادنا فما نبالی  
 ان ینذہب اذا غاب عنا فقال

شیطان ایک بزرگ کی شکل میں  
 ان کے پاس آیا۔ اور دارلندوہ کے  
 دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے  
 کہا کہ تم کون بزرگ ہو؟ اس نے  
 کہا میں نجد کا بزرگ ہوں۔ محمد کے  
 متعلق جو تجویز سوچ رہے ہو۔ وہ سننے  
 آیا ہوں۔ ممکن ہے میری رائے تمہیں  
 فائدہ دے۔ کہا اندر تشریف لائیے۔  
 شیطان اندر چلا گیا۔ انکے شخص  
 نے محمد کو زنجیر میں جکڑ کر کمرہ میں  
 بند کر کے دروازہ بند کر دیا۔ آپ  
 کا حشر وہی ہوگا جیسا کہ آپ جیسے  
 شعراء زہیر اور بالغا کا پہلے ہو چکا  
 ہے جو پہلے موت کے گھاٹ اتر چکے  
 ہیں۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس رائے  
 سے اختلاف ہے۔ اگر تم نے آپ کو  
 کمرہ میں بند کر دیا تو یہ بات پوشیدہ  
 نہیں رہے گی۔ آپ کے دوستوں کو  
 اس کا علم ہو جائیگا۔ وہ تم پر ٹوٹ پڑیں  
 گے اور تم سے تحقیق لیں گے اس لئے  
 علاوہ کوئی اور تجویز ہو جو۔ ایک اور  
 نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپ کو شہر بدر کر  
 دو جہاں سے چلے جائینگے تو ہماری جہاں چھوٹ



جائیگی۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا من تجریز  
سے بھی اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ بہت  
شریں کلام ہیں اپنی باتوں سے لوگوں  
کے دل موہ لیں گے۔ خدا کی قسم آپ جس  
قبیلے میں جائیں گے۔ اپنی مٹھی باتوں سے  
ان کے دلوں پر حکومت کریں گے۔  
وہ آپ کی معیت کر لیں گے بھران کو  
لے کر تم پر چڑھائی کر دیں گے۔ الجہل  
نے کہا میری تجویز یہ ہے کہ ہر قبیلہ کا  
ایک ایک بہت بڑا بہادر جوان منتخب  
کر لیں۔ اور ان کو تیز تلواروں سے  
آراستہ کر لیں۔ تو جو ان ایک ہی  
وقت ایک وار میں آپ کو قتل  
کر دیں۔ پھر ہماری جان چھوٹ جائے  
گی۔ کیونکہ آپ کا خون تمام قبائل  
میں تقسیم ہو جائے گا۔ عبد مناف  
کی اولاد تمام قبائل سے لڑنے کی  
طاقت نہیں رکھتی۔ نجدی بزرگ  
نے کہا۔ ابو جہل کی یہ بات  
معقول ہے۔ پھر یہ لوگ  
چلے گئے۔

جبرائیلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الشیخ النجدی لا والله ما هذا  
لکم برائی ألم تروا الی حسن  
حدیثہ وحلاوة منطقہ وعلبتہ  
علی قلوب الرجال بما یأتی بہ  
واللہ لیتن قبلتم ذلک ما آمن  
أن یحل علی حی من أحماء العرب  
فیغلب علیہم بذلک سحتی یا یعزہ  
علیہ ثم یسیر بہم الیکم قال أبو  
جہل أری أن نأخذ من کل قبیلۃ  
فتی شاباً جلیداً سیباً وسیطاً  
فیہا ثم نعطی کل فتی منهم سیفاً  
صارما ثم یعمدوا فیضربوا  
ضربة رجل واحد فیمقتلوا فنتزوج  
منہ فافہم اذ افعلوا ذلک تفرق  
وصہ فی القبائل جمیعاً فلم یقدرا  
منو عبد مناف علی حرب قومہم  
جمیعاً فرضوا منا بعقل فقتلناہم  
تقال الشیخ النجدی القول  
ما قال أبو جہل هذا الراوی  
غیرہ فتفرق القوم وہم علی  
ذلک فجمعون فأتی جبریل علیہ

السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فقال لا تثبت هذه الليلة على  
 فراشك الذي كنت تنبت عليه  
 قال فلما كانت غتمة من الليل  
 اجتمعوا على بابہ یرصدونه  
 متی ینام فیثبون علیہ فلما رأى  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مکا  
 نههم قال لعلی ثم علی فرأشوا والنشع  
 یردی هذا الحضرى الاحضر  
 فانه لن یخلص الیک شیء تکرهه  
 منهم وكان صلی اللہ علیہ وسلم  
 ینام فی برده ذلک اذا نام قال  
 فاجتمعوا وخرج رسول الله  
 صلی اللہ علیہ وسلم وأخذ  
 حفنة من تراب فی یدہ وأخذ  
 الله علی أبصارهم فلا یرونه  
 فجعل ینثر ذلک التراب علی  
 رؤسهم وهو یتلو هذه الآیات  
 من یس وجعلنا من بین یدیه  
 سدا ومن خلفهم سدا فاغشینا  
 فہم لا یبصرون حتی فرغ رسول

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے  
 آج رات اپنے بستر پر سوئے رات  
 کے ایک سحر گزارنے کے بعد آنحضرت کے  
 دروازے پر جمع ہو کر کفار مکہ انتظار  
 کرنے لگے کہ جب آپ سو جائیں تو آپ  
 کو قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہ نے  
 آپ ان کی یہ حرکت دیکھی تو علی علیہ  
 السلام سے فرمایا میرے بستر پر سو جاؤ  
 اور یہ سب حضرمی چادر اوڑھ لو۔  
 کافر آپ کو گزند نہ دے سکیں گے۔  
 آنحضرت اسی چادر میں سویا کرتے تھے۔  
 رسول اللہ روانہ ہوئے۔ مٹی کی  
 مٹھی لے کر کفار کی آنکھوں پر پھینکتے  
 تھے۔ کفار آپ کو نہیں دیکھ سکتے  
 تھے۔ آپ سورہ النین کی یہ آیت تلاوت  
 کرتے۔ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے  
 تھے۔ ہم نے ان کے آگے اور  
 جی ایک دیوار بنادی ہے۔  
 اور ان کے پیچھے سے بھی  
 ایک دیوار پھیر دی ہے، ہم نے  
 ان کو ڈھانپ دیا ہے۔ وہ  
 اب کچھ نہیں دیکھتے۔“  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ  
 هذه الآيات ولم يبق منهم  
 رجل الا وقد وضع التراب  
 على رأسه ثم انصرف الى حيث  
 اراد فانآتهم آت فقال ما تشقون  
 ههنا قالوا الحمد قال حسبكم  
 الله تد والله خراج عليكم محمد  
 ثم ما ترك منكم رجلا الا وقد  
 وضع على رأسه ترابا وانطلق  
 لم حاجته فماترون ما بكم قال  
 فوضع كل رجل منهم يده على  
 رأسه فاذا عليه تراب ثم  
 جعلوا يطلعون فيرون عليا  
 على الفراش مستجيا ببر ورسول  
 الله صلى الله عليه وسلم فيقولون  
 والله ان هذا الحمد نائم عليه  
 برده فلم يبرحوا كذلك حتى  
 اصبحوا فقام على من الفراش  
 فقالوا لقد صدقنا الذي كان  
 حدثنا قال وانزل الله تعالى  
 في ذلك وادعكم ربك الذين

آیات کی تلاوت سے فارغ ہوئے  
 ہر مشرک کے سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔  
 آپ جہاں جانا چاہتے تھے بکثرت  
 وہاں لے گئے۔ ایک شخص نے شیرین  
 سے آکر کہا۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔  
 انہوں نے کہا یہاں محمدؐ ہیں۔ کہا  
 خدا تمہارا بھلا کرے۔ محمدؐ چلے گئے  
 ہیں۔ تمہارے ہر آدمی کے سر پر  
 مٹی ڈال گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے  
 سروں پر ہاتھ لگایا۔ تو وہاں مٹی  
 پڑی ہوئی تھی۔ تو آنحضرت کے بستر  
 پر حضرت علیؑ کی چادر اوڑھے  
 ہوئے سوئے تھے۔ انہوں نے جائزہ  
 لیا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم محمدؐ  
 اپنی چادر میں سوئے ہوئے  
 ہیں۔ صبح تک انتظار میں  
 بیٹھے رہے۔ صبح کو علیؑ بستر  
 سے اُٹھے۔ انہوں نے کہا  
 آنحضرت کے جانے کے  
 جانے کے بارے میں جس  
 نے ہمیں مطلع کیا تھا۔ سچ کہا  
 تھا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے  
 بیات وادعکم ربک، الذین

کفر و سے خیر الما کرین اور شاعر  
نتریں بہ الی فانی معکم من  
المتربصین فازل کی بخدا نے  
اپنے نبیؐ کو ہجرت کی اجازت دے  
دی۔

کفر والی و اللہ خیر الما کرین  
وقوله شاعر نتریں بہ الی  
فانی معکم من المتربصین قال  
واذن اللہ جل وعز لنبیہ فی  
الہجرة

## ایات کے نازل ہونے کی خصوصیت

ابن عباسؓ نے کہا: "ایت" جو لوگ  
رات اور دن میں پوشیدہ اور ظہر  
خرچ کرتے ہیں: علیؑ کے بارے  
میں نازل ہوئی حضرت کے پاس  
چار درہم تھے۔ آپ نے ایک کورا  
میں۔ دوسرے کو دن میں تیسرے  
کو پوشیدہ طور پر چھپے کو ظاہر طور  
پر خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ رسول  
اللہؐ نے پوچھا: آپ نے یہ کام  
کیوں کیا۔ عرض کیا: خدا کے  
وعدہ کا مستحق ہونا چاہتا تھا۔  
فرمایا: تم اس کے مستحق  
ہو۔ خدا نے ایت نازل  
کی۔

## ذکر اختصاصہ بما نزل فیہ من الای

عن ابن عباس رضی اللہ  
عنہما فی قوله تعالی الذین  
ینفقون امواہم باللیل والنہا  
سر او علانیۃ قال نزلت فی علی  
بن ابی طالب کانت معہ اربعۃ  
درہم فأنفق فی اللیل درہما  
وفی النہاس درہما ودرہما فی  
السر ودرہما فی العلانیۃ فقال  
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ما حملک علی ہذا فقال ان استقر  
علی اللہ ما وعدنی فقال اما ان  
لک ذلک فنزلت الآیۃ فبأج  
ابن عباس مجاہد و اس الثائب

انما وليكم الله ورسوله، تمہارا ولی  
 اور اس کا رسول آخرت تک علیؑ  
 کی شان میں نازل ہوئے ہیں۔ آپ کا  
 مفصل ذکر آپ کے صدقات کے  
 ضمن میں آئے گا۔ یہ آیت "مومن  
 اور کافر ایک جیسے نہیں ہو سکتے" آخر  
 آیت تک علیؑ کی شان میں نازل  
 ہوئی ہے۔ ابن عباس نے کہا۔ علیؑ  
 ولید بن عقبہ کے بارے میں کبھی جھگڑے  
 کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن عباس  
 نے کہا۔ کہ ولید نے علیؑ سے کہا۔ میں  
 تیرے مقابل میں نیزہ تیز۔ بیع  
 زبان اور بڑا گروہ رکھتا ہوں  
 علیؑ علیہ السلام نے کہا اس خاموش رہو۔

وَمَقَاتِلَ وَقِيلَ نَزَلَتْ فِيمَنْ يَرْبُطُ  
 الْحَيْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَالَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ  
 وَالرَّامِثَةُ \* وَرَوَى عَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ أَيْضًا \* وَرَوَى عَنْهُ أَيْضًا  
 أَنَّهُ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ عَوْفٍ حَمَلًا عَلَى أَهْلِ الصَّفَةِ  
 وَسُقِيَ تَمْرَ لَيْلٍ وَحَمَلُ الْيَهُودِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 دَرَاهِمَ كَثِيرَةً نَهَّاسًا أَخْرَجَهُ لِأَحَدٍ  
 وَأَبُو الْفَرَجِ فِي أَسْبَابِ النُّزُولِ \*  
 وَمِنْهَا قَوْلُهُ تَعَالَى انَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ  
 وَرَسُولُهُ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ أَخْرَجَهُ  
 الْوَاحِدِيُّ وَسَتَأْتِي الْقِصَّةَ مُشْرُوحَةً  
 فِي صَدَقَتِهِ \* وَمِنْهَا قَوْلُهُ تَعَالَى  
 أَمَّنْ كَانَ مَوَدًّا لِمَنْ كَانَ فَاسِقًا  
 الْآيَةُ \* قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ  
 فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ  
 عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مَيْطٍ لَامَشِيًّا بَيْنَهُمَا  
 أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ السَّافِي \* وَعَنْهُ  
 أَنَّ الْوَلِيدَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنَا أَحَدُ  
 مَنْكَ سَنَا نَأْوَابَ سَطْلَانَا وَ  
 أَمَلًا لِلْكَيْتِيَّةِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اسْكُتْ

خداوند عالم نے مجھے تین چیزوں سے  
پیدا کیا ہے میرا اوپر کا حصہ غیر کا ہے  
درمیانہ حصہ غیر کا اور نیچلا حصہ  
مسک کا بنا ہوا ہے۔ میرا خیمہ آبیما ہے  
گو نہ صاف ہے خدا نے کہا ہو جاؤ۔ میں گئی  
مجھے تمہارے بھائی اور ابنِ علم علی بن  
ابی طالب کے لئے پیدا کیا ہے۔

## جنت میں آپ کے قصر اور قبة کا ذکر

خداوند نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا  
خدا نے مجھے اس طرح سے خلیل بنایا۔  
جس طرح ابراہیم کو خلیل بنایا۔ میرا  
قصر اور ابراہیم کا قصر جنت میں آئے  
سامنے ہوں گے علی کا قصر میرے  
اور ابراہیم کے قصر کے درمیان ہوگا  
ایسے دوست کا کیا کہنا جو دو  
دوستوں کے درمیان ہوگا۔  
سلمان فارسی نے کہا کہ رسول  
اللہ نے فرمایا۔ جب قیامت  
آئے گا تو ہوگا۔

المرضية خلقني الجبار من ثلاثة  
اصناف اعلی من غیر ووسطی  
من کافرو اسفل من مسلم  
عجبتني بماء الحيوان ثم قال كوني  
فكنت خلقتي لا خيلك وابن عمك  
علي بن أبي طالب آخره الامام  
علي بن موسی الرضی فی مسنده

## ذکر قصر و قبة فی الجنة

عن حذیفة قال قال رسول  
الله صلی الله علیه وسلم ان الله  
اتخذني خلیلاً كما اتخذ ابراهيم  
خلیلاً وان قصری فی الجنة وقصر  
ابراهيم فی الجنة متقابلان وقصر  
علي بن أبي طالب بین قصری وقصر  
ابراهيم فیاله من حبيب بن خلیل  
آخره ابو الحخیر الحاکمی و عن  
سلمان الفارسی رضی الله عنه  
قال قال رسول الله صلی الله  
علیه وسلم اذا كان يوم القيامة

میری خاطر سرخ قبا عرش کے  
دائیں جانب اور ابراہیم کے لئے  
سبز یا قوت کا قبر عرش کی بائیں جانب  
نصب ہوگا۔ ہمارے قبوں کے  
درمیان سفید موتیوں کا قبر علی بن  
ابی طالب کی خاطر نصب ہوگا۔ اس  
جیدب کی کیا منزلت ہوگی جو دو  
دوستوں کے درمیان ہوگا۔

حضرت علی منافقین کو  
حوض رسولؐ  
سے بھگائیں گے

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
یا علی آپ کے پاس جنت کا عصا ہوگا۔  
جس کے ذریعہ منافقین کو حوض  
سے ہٹاؤ گے۔ علی علیہ السلام سے  
مروی ہے کہ میں اپنے ان چھوٹے  
بھائیوں سے حوض رسول اللہ سے  
کفار اور منافقین کے تھنڈوں کو ہٹاؤں گا

ضرب لی قبة حمرا عن یمن العرش  
وضرب لایراہیم قبة من یا قوتہ  
خضرار عن یسار العرش وضرب  
فیما بیننا لعل ابن ابی طالب قبة  
من لؤلؤة بیضاء فما ظنکم بحبيب  
بین خلیلین اخرجہ الحاکمی وقال  
قال الحاکم هذا البورقی یعنی لاروی  
الحديث قد وضع فی المناکیر عن  
الثقات مالایحیی

ذکر ذود علی المنافقین  
عن حوض النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم،

عن ابی سعید الخدری قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یا علی معک یوم القیامة عصی من  
عصی الجنة تذود بها المنافقین  
عن الحوض اخرجہ الطبرانی  
وعن علی علیہ السلام قال لا  
ذودن بیدی ہاتین القصیتین

جس طرح لاوارث اونٹ  
کو خوش سے ہٹایا جاتا ہے۔

عن حوض رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم رايات الکفایا  
والمناخین کما یزاد غریبا لابل  
عن حیاضہا أخرجه أحمد فی المناقب

قیامت میں آپ کی اونٹنی کا ذکر

ذکر نأقته یوم القیامة

انس بن مالک رضی اللہ عنہ،  
سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ  
السلام سے فرمایا۔ قیامت کے روز  
تم جنت کی ناقہ پر سوار ہو گے۔  
میں تمہارے ساتھ اپنی سواری پر سوار ہوں گا  
میرا ران تمہارے ران کے ساتھ ہو گا  
اس حالت میں تم جنت میں جاؤ گے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ  
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم علی یوم القیامة ناقۃ من  
لوق الجنة فترکبها و رکبتک مع  
رکتی و فخذک مع فخذی حتی تدخل  
الجنة أخرجه أحمد فی المناقب

الفصل التاسع فی

ذکر نبذ من فضائلہ

فصل ۹ آپ کے فضائل سے فضائل  
آپ سب سے پہلے اسلام لائے سب سے  
پہلے ناز ٹرھی۔ اس بار اتفاق ہے۔  
کہ آپ قبلتوں کی طرف ناز ٹرھی  
ہجرت کی۔ جنگ بدر صلح حدیبیہ۔  
بیعت رضوان۔ بنو ک کے علاوہ  
سب جنگوں میں شرکت کی جب بنو ک  
میں رسول اللہ نے آپ کو مدینہ میں

تقدم أنه أول من أسلم و  
أول من صلی و أجمعوا أنه صلی الی  
القبلتین و ہاجر و شہد بدر ا  
والحدیبیة و بیعة الرضوان المشاہد  
کلمہا غیر تنویر استخلفہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا علی



المدينة وعلى عماله بها وأنه  
أبلى بيدر واحد والحدق وخير  
بلا عظيم وأنه أغنى في تلك المشاهد  
وقام القيام الكريم وكان لواء  
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده  
في مواطن كثيرة منها يوم بدر على  
خلف فيه ولما قتل مصعب ابن  
عمير يوم أحد وكان لواء رسول  
الله صلى الله عليه وسلم بيده دفعه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
إلى على أخرجه أبو عمر \* وقد تقدم  
في خصائصه أن لواء رسول الله  
صلى الله عليه وسلم كان بيده في كل  
زحف فيحمل الكل على الأكثر قليلا  
للكثرة وهو شائع في كلامهم فيعاً  
بين الروايتين وكان رسول الله  
صلى الله عليه وسلم إذا لم يغز لم يبط  
سلاحه إلا علياً أو أسامة أخرجه  
أحمد في المناقب وشهد له النبي  
صلى الله عليه وسلم بالشهادة في  
حديث محمد بن جرير وثبت له الفضل

نگران مقرر کیا تھا۔ آپ نے  
جنگ بدر، احد، خندق اور خیبر  
میں بہت بڑے کارنامے انجام دیے  
تھے۔ ان غزوات میں آپ نے  
رسول اللہ کی بڑی مدد کی۔ کریم انسان  
کی طرح آپ کا ساتھ دیا۔ اکثر جنگوں  
میں رسول اللہ کا علم آپ کے پاس  
تھا۔ خاص طور پر جنگ بدر میں۔ اُحد  
کی جنگ میں مصعب بن عمیر قتل  
ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے علم علی کو دیا۔ تمام جنگوں  
میں رسول اللہ کا علم علی کے ہاتھ  
میں ہوتا تھا۔ کا استعمال کثرت  
کی وجہ سے کیا ہے۔ اس بنا پر  
دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جائے  
گی جب رسول اللہ جنگ نہیں  
کرتے تھے تو اپنے ہتھیار یا تو علی  
کو دے دیتے تھے یا اسامہ کو۔  
آپ کو آنحضرت نے اپنی دامادی  
کے شرف سے نوازا جو بہت بڑی  
فضیلت ہے۔ آپ آنحضرت  
کے زیادہ قریبی ہیں۔ دونوں  
احادیث کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

فضيلة بالمصاهرة وبأقرب القرابة  
وقد تقدمت احاديثهما \* ومن  
آول دليل على عظم منزلة من  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
صنيعة في المواخاة كما تقدم فانه  
صلى الله عليه وسلم جعل فيهم مثل الى مثل  
يولدت بينهما الى ان آخي بين آبي  
بكر وعمر وادخرا عليا لنفسه فخصه  
بذلك فيا لها مفضلة وفضيلة \*  
وقد روى ابن معاوية قال لضرار  
الصدائي صفت لي عليا فقال اعفني  
يا امير المؤمنين قال لتصفنه  
قال اما اذ لا بد من وصفه كان  
والله بعيد المدى شديدا القوي  
يقول فضلا ويحكم عدلا يتفجر  
العلم من جوانبه وتنطق الحكمة  
من فواحيه يستوحش من الدنيا و  
زهرتها ويا نس الى الليل ووحشته  
وكان عزيز العبرة طويلا الفكر رجيحه  
من اللباس ما قصر ومن الطعام  
ما خشن كان فينا كاحدا نايحيبنا

رسول اللہ کا علی کو اپنا بھائی بنایا۔  
یہ علی کی بہت بھاری فضیلت ہے  
آپیلے بیان ہو چکے۔ کہ آنحضرت  
نے شکلیں دیکھ کر ایک دوسرے  
کو اس میں بھائی بنایا تھا۔ ابو بکر کو  
عمر کا بھائی بنایا تھا۔ علیؑ کو آنحضرت  
نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کر  
رکھا تھا۔ یہ کس قدر فخر اور بہت بڑی  
فضیلت کی بات ہے۔

معاویہ نے مرار صدائی سے کہا  
کہ علیؑ کے اوصاف بیان کیجئے۔ کہا  
مجھے صواف فرمائے۔ کہا تجھے ضرور  
بیان کرنے پڑیں گے۔ کہا۔ اگر  
کرا ضروری ہوتے تو خدا کی قسم  
آپ بہت بڑے بہادر، مضبوط جسم  
کے مالک تھے۔ دو ٹوک بات فرما  
تھیں۔ فہمید کرتے۔ آپ علم کا بہتا  
پٹا چشمہ تھا۔ دنیا اور دنیا کی رونق  
سے متنفر تھے۔ آپ کی رات اور  
اس کی تاریکی میں علیؑ کی پسند تھی۔  
پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے بہت

سوچ وچار کرتے تھے۔ آپ کو خمر  
بہاں پسند تھا۔ روکھا سوکھا طعام تناول فرماتے

اذا سالناہ وینبتنا اذا استبناہ و  
 نحن والله مع تقایبہ ایا نادوہ  
 منا لانک انکلامہ ھیبة لہ یعظم  
 اهل الدین و یقرب للمساکین  
 ولا یطیع القوی فی باطلہ و یماأس  
 الضعیف من عدلہ و أشہد لقد  
 رأیتہ فی بعض مواقفہ وقد أرخى  
 اللیل سدولہ وغارت بخومہ  
 قابضا علی حیثہ یتحمل تحلیل السلیم  
 و یمکی بکاء الحزین و یقول یا دنیا  
 غری غیری الی تعرضت أم الی  
 تشوفت ھیہات ھیہات قد  
 طلقک ثلاثاً لا رجعة فیہا فعم  
 قصیر و خطرک قلیل آہ آہ من  
 قلة الزاد و بعد السفر و وحشة  
 الطريق فکی معاویة و قال رحم  
 الله ابا حسن کان و الله کذلک  
 فکیف حزنت علیہ یا ضار قال  
 حزن من ذمج واحدہا فی جمیہا  
 أخرجه الدولاہی و أبو عمر صاحب  
 الصفوة \* و عن الحسن بن آفی

ہمارا ایک فرد معلوم ہوتے جب آپ  
 سے کوئی بات پوچھتے تو آپ جواب  
 دیتے اگر کوئی خبر دریافت کرتے  
 تو اس سے آگاہ کرتے خدا کی قسم  
 نہایت قریبی قرب ہونے کے باوجود  
 آپ کی رعب کی وجہ سے آپ سے  
 بات نہیں کر سکتے تھے اہل دین  
 کی عزت کرتے مساکین کو اپنے قریب  
 کرتے مساکین آدمی آپ سے  
 غلط فیصلہ کی توقع نہیں رکھتا تھا۔  
 کمزور آپ کے انصاف سے مانوس  
 نہیں تھا۔ میں نے آپ کو بعض اوقات  
 اس وقت دیکھا جب رات کی  
 تاریکی نے پورے ڈال دئے تھے۔  
 ستارے پھر پورے لکل آئے تھے آپ  
 اپنی ڈارھی کو پکڑ مار گزیدہ کی طرح  
 بے چین ہوتے۔ علیین صورت میں گریہ  
 فرماتے دنیا کی اور کو دھوکا دے مجھے تیری  
 ضرورت نہیں میں نے تجھے تین طلاق  
 دے دیے جس نے دوبارہ رجوع نہیں کیا  
 تیری عمر کم ہے تجھے بیسیں سال اور بہت کم ہے  
 اور راستہ لمبا اجنبی ستارے کی گھاٹوں سے لگا ہوا۔

خدا الرحمن پر رحم کرے خدا کی قسم آپ ایسے صفات کے مالک تھے یہاں تک کہ فرما تھے ایک موت کا  
 مستند کہ ہے۔ کہنا انام ہے جس طرح کسی عورت کا اکوٹہ پچہ اس کی گود میں دب کر دیا جائے۔

الحسن وقد سئل عن علي بن أبي طالب قال كان علي والله سهما صاباً من مرامي الله على عدوه ورباً في هذه الامة وذا فضلها و سابقها وذا قربتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن بالنزوة عن امر الله ولا بالمعصية في دين الله عز وجل ولا بالسروقة لمال الله عز وجل اعطى القرآن عزاءه ففاز منه برياض موفقة ذلك علي بن أبي طالب اخرج به القلي مذكراً تقدم في باب الاربعة وصف ابن عباس له وفضائله أكثر من ان تعد قال احمد بن حنبل والقاضي اسماعيل بن اسحاق لم يرد في فضائل أحد من الصحابة الا ما ساند الحسن بن علي في فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه

الحسن بن ابوالحسن سے مروی ہے۔ کہ کسی شخص نے آپ سے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا خدا کی قسم آپ اپنے دشمن کے لئے خدا کا بے خطا تیر تھے۔ اس امت کی تربیت کرنے والے تھے۔ امت میں صاحب نفل صاحب سبقت اور رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے قربت دار تھے۔ خدا کے حکم سے غافل نہیں تھے۔ خدا کے دین کی خاطر کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن کی عزائم صورتوں میں غور و فکر کیا تو دہاں سے غم و اچیز ہر آمد کیسے ایسے شخص کو علی بن ابی طالب کہتے ہیں! احمد بن حنبل اور قاضی اسماعیل بن اسحاق نے کہا کہ فضائل صحابہ میں اس قدر اچھی سند کے ساتھ احادیث بیان نہیں ہوئیں جس قدر علیؑ کے فضائل میں بیان ہوئی ہیں۔

ذکر حجة الله عز وجل  
رسوله صلى الله عليه وسلم له  
تقدم في انحصار نص ذكره

”خدا اور رسول کا آپ سے محبت کرنا۔“

اللہ ورسولہ لہ وہی منضمنة

الحجة مع الترجيح فيها على الغير \*

عن بريدة قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان الله امرني

بحب اربعة واخبرني انه يحبهم

قبل يا رسول الله قسمهم لنا قال

على منهم يقول ذلك ثلاثا والبوزر

وسلمان والمقداد امرني بحبهم و

اخبرني انه يحبهم اخرجه احمد و

الترمذي وقال حسن غريب \*

وعن ابن عباس رضي الله عنهما

ان عليا دخل على النبي صلى الله

عليه وسلم فقام اليه وعانقه وقبل

بين عينيه فقال العباس اتعجب

هذا يا رسول الله فقال يا عم الله

لله اشد حبا له مني اخرجه ابو الخير

القزويني \* وعن عبد الرحمن ابن

ابي ليلى وقد ذكر عنده على وقول

الناس فيه فقال عبد الرحمن قد

جالسناه وجاريناه وواكلناه شاربنا

وقمنا له على الاعمال فما سمعته يقول

بربریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے خداوند عالم نے چار آدمیوں

سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور

خود بھی ان چار آدمیوں سے محبت

کرتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کے

ناموں سے آگاہ فرمائے تین فرمایا علی

ان میں سے باقی البوزر سلمان اور مقداد

ہیں مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے

مجھے آگاہ کیا ہے کہ وہ بذات خود ان سے

محبت کرتے ہیں۔

ابن عباس سے کہا علی رسول اللہ

کی خدمت میں تشریف لائے آنحضرت

نے کھڑے ہو کر آپ کو گلے لگایا اور

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

عبد الرحمن بن ابی لیلی کے سامنے حضرت علی کا

ذکر ہوا آپ کے بچے میں لوگوں کے زولیات کھینچ

ہوئے عبد الرحمن نے کہا تم آپ کے ساتھ بیٹھے

ساتھ رہتے آپ کے ساتھ کھانا پیات اور لوگ

جو باتیں کرتے ہیں میں نے آپ سے  
ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ کیا آپ کی  
فضیلت کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے۔  
لوگ کہیں آپ رسول اللہ کے چچا کے فرزند ہیں  
اور آپ کے حبیب ہیں بہت منہ مان میں موجود تھے۔  
اور جنگ بدر میں جہاد کیا۔

## رسول اللہ کے نزدیک آپ کا مقام

عبداللہ بن حارث نے کہا میں حضرت  
کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ  
کی طرف سے جو بڑی فضیلت آپ کے حاصل  
ہوئی۔ وہ آپ بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک  
دنہ میں رسول اللہ کے ہاں سویا ہوا تھا۔  
آپ نماز پڑھ رہے تھے نماز سے فارغ ہونے  
کے بعد مجھ سے فرمایا میں نے خداوند عالم  
سے اپنے لئے جو بہتری طلب کی ہے وہ  
تمہارے لئے بھی طلب کی ہے جس بُرائی سے  
اپنے لئے پناہ مانگی ہے۔ اس سے تمہارے  
لئے بھی پناہ مانگی ہے۔

آپ جیسی فضیلت کسی نے  
حاصل نہیں کی۔

عمر بن خطاب نے کہا کہ

شیاً مما یقولون اولا یکفیکم ان  
یقولوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم وحبیہ وشہد بیعة  
الرضوان وشہد بدر اخرجہ  
احمد فی المناقب۔

## ذکر فضل منزلتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبداللہ بن الحارث  
قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی  
بافضل منزلتک من رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال  
بینا انا فائم عنده وهو یصلی فلما  
فرغ من صلاۃ قال یا علی ما  
سألت اللہ عز وجل من الخیر الا  
سألت لک مثله وما استعذت  
ابلہ من الشر الا استعذت لک  
مثله اخرجہ المحاملی

## ذکر انہ ما اکتب مکتب مثل فضلہ

عن عمر بن الخطاب قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما  
اكتب مكتوب مثل فضل علي  
بهدى صاحبه الى الهدى ويرد  
عن الردى أخرجه الطبرانی

ذكر الحث على محبته

والزجر عن بغضه

تقدم في المختصر في ذكر

من احب، فقد احبني ومن

ابغضك فقد ابغضني طرف

من ذلك \* وعن علي عليه السلام

قال قال رسول الله صلي الله

عليه وسلم من احبني واحب هذين

واباهما وامهما كان معي في رحمتي

يوم القيامة أخرجه أحمد والترمذي

وقال حديث غريب \* وعنه

انه قال والذي فلق الحبة وبرأ

النسمة انه لعهد النبي الامي

صلي الله عليه وسلم لا يحبني الا

مؤمن ولا يبغضني الا منافق أخرجه

مسلم وأخرجه أبو حاتم وقال ذرا

رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم نے  
فرمایا کسی شخص نے علی جیسی فضیلت  
حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے مانتے والے  
کو سیدھا راستہ دکھلاتے ہیں۔ اس کو

ہلاکت سے روکتے ہیں۔

آپ سے محبت رکھنے  
کی ترغیب اور بغض رکھنے سے ممانعت

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب

رسول اللہ نے آپ سے فرمایا جس شخص

نے تم سے محبت کی اس نے مجھ

سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض

رکھا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ

رسول اللہ نے فرمایا جس شخص

نے مجھے ان دونوں (حسین) ان کے

باپ اور ماں کو دوست رکھا۔

وہ قیامت کے روز میرے درجے

میں ہوگا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔

قسم ہے۔ اس ذات کی جس نے دانے

میں تکاف ڈالا۔ اور روح کو زندہ

کیا۔ مجھ سے نبی امی نے فرمایا تھا کہ

مجھے مومن دوست اور منافق

مجھ سے بغض رکھے گا۔ ابواحم نے

کہا کہ حضرت نے فرمایا۔ قسم ہے  
 اس ذات کی جس نے روح کو پیدا کیا۔  
 مجھے بنی صلعم نے فرمایا تھا مجھے مومن  
 دوست رکھے گا۔ اور منافق مجھ سے  
 گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے  
 تھے علی کو منافق دوست نہیں رکھے  
 گا۔ اور مومن آپ سے نفرت نہیں کرے  
 گا۔ نیز نبی بنی ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی فرمایا تھا  
 سے مومن شخص اور منافق تجھ سے محبت  
 نہیں کرے گا۔ عبدالمطلب بن عبد اللہ  
 بن خطاب اپنے باپ سے روایت  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! میں  
 تمہیں اپنی امت کے زوقین، اپنے  
 بھائی اور اپنے ابن عم علی بن ابی  
 طالب سے محبت کرنے کی وصیت  
 کرتا ہوں۔ آپ کو مومن دوست  
 رکھے گا۔ اور منافق آپ سے نفرت  
 کرے گا۔ جس شخص نے آپ کو  
 دوست رکھا۔ اس نے  
 مجھے دوست رکھا۔ جس

النسخة انه لعهد النبي صلى الله  
 عليه وسلم الى ان لا يجنبى الامون  
 ولا يبعضى الامنافق واخرجه  
 الترمذى ولفظه عهد الى من  
 غير قسم وقال حسن صحيح \* عن  
 أم سلمة رضي الله عنها كان رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم يقول لا  
 عليا منافق ولا يبعضه مؤمن اخرجه  
 الترمذى وقال حسن غريب  
 (شرح) ذرا يخلق من ذرا  
 الله الخلق - النسخة - النفس  
 كل ذي روح فهو نسمة \* عنها  
 أن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قال لعلى لا يبعضك مؤمن ولا  
 يحبك منافق اخرجه احمد في  
 المسند \* وعن المطلب بن  
 عبد الله بن خطاب عن أبيه قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يا أيها الناس أوصيكم بحب ذي  
 قرنيه أختي وابن عمي علي بن أبي طالب  
 فإنه لا يحببه إلا مؤمن ولا يبعضه



الامانات من اعبه فقد اخبني من  
 البغضه فقد ابغضني اخرجہ احمد  
 في المناقب \* وعن الحارث بن ابي  
 قال رأيت عليا على المنبر فحمد الله  
 وأثنى عليه ثم قال تضار تضاه الله  
 عز وجل على لسان نبيكم النبي الامي  
 صلى الله عليه وسلم ان يحبني الامو  
 ولا يبغضني الامانات اخرجہ ابن  
 فارس \* وعن جابر بن عبد الله  
 رضي الله عنهما قال ما كنا نعرف  
 المنافقين الا ببغضهم عليا اخرجہ  
 أحمد في المناقب و اخرجہ الترمذي  
 عن أبي سعيد ولفظه قال ان كنا  
 نعرف المنافقين نحن معشر  
 الانصار ببغضهم علي بن أبي  
 طالب وقال غريب \* وعن أبي  
 ذر رضي الله عنه قال ما كنا نعرف  
 المنافقين على عهد رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم الا بثلاث  
 بتكذيبهم الله ورسوله ولعنهم  
 عن الصلاة وبغضهم علي بن أبي طالب

نے آپ سے بغض رکھا۔  
 نے مجھ سے بغض رکھا۔  
 حارث صمدانی نے کہا۔  
 کہ میں نے علی کو منبر پر دیکھا۔ آپ  
 نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے لئے فرمایا۔  
 کہ خداوند عالم نے اپنے نبی امی صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے فرمایا  
 اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ مجھے  
 مومن دوست رکھے گا اور منافق  
 مجھ سے نفرت کرے گا۔ جابر بن عبد اللہ  
 نے کہا کہ ہم لوگ منافقین کو غلی سے  
 بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے  
 ابو سعید نے کہا ہم گروہ انصار منافقین  
 علی سے بغض رکھنے کی وجہ سے جانتے  
 تھے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ کے  
 زمانے میں منافقین کو تین باتوں  
 کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ ۱۔ اللہ اور  
 اس کے رسول کو جھٹلانے سے  
 ۲۔ نماز نہ پڑھنے سے۔  
 ۳۔ علی بن ابی طالب سے  
 بغض رکھنے سے۔

آخر جہ ابن شاذان \* وعن زید بن  
 ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم من أحب أن یستمسک  
 بالقضیب الاحم الذی عرسہ اللہ  
 فی جنۃ عدن فلیستمسک بحب علی  
 بن ابی طالب آخر جہ احمد فی المناقب \*  
 وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم حب علی یا کل الذلوب کماناً  
 کل النار الحطب أخر جہ الملاء \*  
 وعن انس رضی اللہ عنہ قال رفع علی  
 بن الجح طالب الی بلال درہم لیشتری  
 بہ بطیخاً قال فاشتریت بہ فآخذ  
 بطیخاً فقورہا فوجدہا مرقاً فقال  
 یا بلال رد هذا الی صاحبہ وأنتی  
 بالدرہم ان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال لی ان اللہ أخذ حبک  
 علی البشر والشجر والثمور والبذر  
 فما أجاب الی احبک عذب وطاب  
 وما لم یحب حبش وصر وانی اظن  
 هذا مما یحب أخر جہ الملاء وفیہ

زید بن ارقم سے مروی  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات  
 پسند ہو کہ وہ شخص قضیب سرخ کو  
 پکڑے جس کو خدا نے جنت عدن  
 میں لگایا ہے۔ تو وہ علیؑ سے محبت  
 کرے۔ ابن عباس سے مروی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا علیؑ کی محبت گناہوں کو  
 اس طرح ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی  
 اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح  
 ختم کرتی ہے جس طرح آگ لکڑی  
 کو ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ  
 عنہ سے مروی ہے کہ علیؑ علیہ السلام  
 نے بلالؓ کو تریوز لانے کے لئے  
 ایک درہم دیا۔ بلالؓ نے کہا میں نے  
 تریوز خریدیا اور حضرت کی خدمت میں  
 پیش کیا جب فرشتے اور انورہ کڑوا تھا بلالؓ  
 سے فرمایا۔ اے مکو اسکے مالک کے حوالے کرو میرا  
 درہم واپس لے لو مجھے رسول اللہؐ نے گاہ فرمایا  
 تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے محبت رکھنے کا عمل دیا

دلالة على أن العيب الحادث  
إذا كان مما يطلع به على العيب  
القديم لا يمنع من الرد \* وعن  
فاطمة بنت رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قالت قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم إن السعيد كل  
السعيد حق السعيد من أحب عليا  
في حياته وبعد موته أحياه أحمد \*  
وعن عمار بن ياسر قال سمعت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي  
طوبى لمن أحبك وصدق فيك وويل  
لمن أبغضك فكذب فيك أحياه  
ابن عرفة \* وعن سعيد بن  
الحسين أن رجلاً كان يقع في  
الزبير وعلى فجعل سعد بن مالك  
ينهاه ويقول لا تقع في أخواننا  
فأبى ففأأسعد ويلي ركعتين ثم قال  
اللهم إن كان مسخطاً لك ما يقول  
فأرني به واجعله آية للناس فخرج  
الرجل فإذا هو بمخشي يمشي الناس  
فأخذه ووضع بين يديه بين

نفس وروح کہا یہ جو اگر اس شخص نے اپنے پاس سے تجھ کو افسوس کیا ہے مجھے ہر انجام اور شر لوگوں کو دکھلا دے گا

درخت اور میل اور تم سے لیا تھا۔  
جس نے آپ کی محبت کا اقرار کیا وہ مٹھا اور  
پاک ہو گا جسے اقرار نہیں کیا وہ خبیث اور  
کڑوا ہو گا۔ میرے خیال میں اس نے میری  
محبت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ  
سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ اگر کسی  
چیز میں پہلے سے کوئی نقص موجود ہو۔  
تو اس کو دس کر دینے سے کوئی مفاد  
نہیں۔ رسول اللہ کی دختر نکاح خراب  
فاطمہ سلمہ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت  
نے فرمایا کہ پوری طرح نیک بخت بالکل  
نیک بخت وہ ہے جس نے علی کو آپ کی  
زندگی میں اور آپ کے مرنے کے بعد آپ کو  
دوست رکھا ہو۔

عمار بن یاسر نے کہا کہ رسول اللہ نے علی سے  
فرمایا وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے آپ کو دوست  
رکھا۔ اور آپ کی بات کی تصدیق کی وہ  
شخص برباد ہو جائیگا جو آپ سے بغض  
رکھے گا۔ اور آپ کی بات جھٹلائے گا۔  
سعد بن مسیب نے کہا کہ ایک شخص علی اور  
زید کا ملکہ رکھتا تھا اس شخص کو سعد بن مالک  
نے منع کیا کہ تم ہمارے بھائیوں کا ملکہ نہ کرو بلکہ  
اس نے نہ ملا سعد نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز  
پڑھی پھر کہا یہ جو اگر اس شخص نے اپنے پاس سے تجھ کو افسوس کیا ہے مجھے ہر انجام اور شر لوگوں کو دکھلا دے گا

البلاط فسحبه حتى قتله وجاء الناس  
 ليسعون الى سعد يبشرونه هنيئاً لك  
 أباً اسحاق قد استجيت دعوتك  
 أخرج القلي وأخرج معاه أبو مسلم  
 بن عامر عن عامر بن سعد ولفظه  
 قال بنينا سعد عيشي أدمر برجل وهو  
 نسيم عليا وطلحة والزبير فقال له  
 سعد إنك لتشتتم قوماً قد سبق لهم  
 من الله ما سبق والله لتتقن عن  
 شتتهم أولاد عون الله عليك فقال  
 يخوفني كأنه نبي قال فقال سعد اللهم  
 إن كان قد سبق لثوامة سبق لهم  
 منك ما سبق فأجعله اليوم نكالا

قال فجاءت بختية وأفرج الناس  
 لها فتخطتة قال فرأيت الناس  
 يبتدون سعداً فيقولون استجاب  
 الله لك أباً اسحاق أخرج الانصاري  
 وأبو مسلم وعنه علي بن زيد ابن  
 جده عن قال كنت جالساً الى سعد  
 بن المسيب فقال يا أبا الحسن قاتل  
 يذهب بك فتظن أني وجه هذا الرجل

نکلا ہی تھا کہ ایک سختی اذیت صف حیرا ہوا آیا  
 اور اس کو بکڑ کر اپنے سینے اور زمین کے درمیان  
 رکھ کر ہلاک کر دیا۔ اس کو مسعودیسیا کہ  
 وہ مر گیا۔ لوگ دوڑتے آئے سعد کے پاس آئے  
 اور آپ کو یہ خوشخبری سنا۔ اور کہا سعد آپ  
 کو مبارک ہو خدا نے آپ کی دعا قبول  
 کر لی ہے۔ عامر بن محمد سے مروی ہے کہ سعد  
 جاد سے تھے۔ ایک شخص گزرا جو علی علیہ السلام  
 اور زبیر کو گالیاں دیتا تھا بعد نے کہا تم  
 ایسے شخص اس کو گالیاں دیتے ہو جن کو  
 اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑا مرتبہ ملا  
 ہے۔ گالیاں بہت دو۔ در نہ خدا سے  
 تمہاری شکایت کروں گا۔ اس نے کہا مجھے  
 ایسے ڈراتے ہو جیسے بنی ڈراتے ہیں۔  
 سعد نے کہا اے نبی! اس نے ان لوگوں کو  
 گالیاں دیں جن کی تیرے نزدیک عزت ہے۔  
 آج اس شخص کو عتر کا مقام بناؤ تجھ کو منی  
 آئی۔ لوگوں نے اس کو جگہ دے دی اور  
 اس شخص کو بکڑ لیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد  
 کے پاس آئے اور کہا ہے ابو اسحاق خدا نے  
 آپ کی دعا قبول کر لی ہے علی بن زید بن  
 جده عن نے کہا میں سعد بن مسیب کے بیان میں تھا  
 ہوا تھا۔ اس نے کہا ابو الحسن اپنے قاتل کو حکم دے  
 جا کر اس شخص کے گھر سے اور جسم کو دیکھ لے۔

والی حسدہ فاطمہ فاذا وجهہ وجہ  
 زہجی وحسدہ ابیض قال انی انت  
 علی هذا وهو یسب طلحة والزبیر  
 وعلیا فنهیتہ فانی قلت ان کنت  
 کاذبا لیسود اذنہ وجہک فخرج فی  
 وجہہ قرعۃ فاسود وجہہ اخرجہ  
 ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ وعن حوثرۃ بن  
 محمد البصری قال رأیت بنید بن ہارون  
 الواسطی فی المنام بعد صوته بأربع  
 لیال فقلت ما فعل اللہ بک قال  
 تقبل منی الحسنات وتجاوز عنی  
 السيئات وأذهب عنی التبعات وما  
 کان بعد ذلك قال وهل یكون من  
 الکرم الا الکرم غفلی ذلوی و  
 أدخلنی الجنة قلت ہم نلت الذی  
 نلت قال بمجالس الذکر وقلی الحق  
 وصدقی فی الحدیث وطول قیامی فی  
 الصلاة وصبری علی الفقر قلت  
 منکر ویکبر حق فقال آئی واللہ لا  
 لا الہ الا هو لقد أفتدانی وسألا فی  
 قتالانی من ربک وما دینک ومن

اس نے باکر ملاحظہ کیا۔ اس کا چہرہ  
 حبشی کا طرح سیاہ ہو چکا تھا۔ میں نے  
 شخص کے قریب گیا وہ طلحہ، زبیر اور  
 علی کو گالیاں مے رہا تھا۔ میں نے  
 اس کو منع کیا۔ اس نے میری بات ماننے  
 سے انکار کیا۔ میں نے کہا اگر تم تھوڑے  
 ہو تو اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ سیاہ کر دے گا  
 اس کے چہرہ پر سیاہ پھوڑا نکلا جس سے  
 اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔

مؤثرہ بن محمد بصری سے مروی ہے۔  
 میں نے خیر بن ہارون واسطی کو اس  
 کی موت کے چار راتیں گزرنے کے بعد  
 خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے  
 تمہارے ساتھ کیا رکھ کر کیا ہے کہا میری نیکیاں  
 قبول کر لی ہیں اور میرے گناہوں سے  
 درگزر کیا ہے میرا بوجھ کر دیا ہے۔  
 میں نے پوچھا پھر کیا ہوا کہا کہم سے کرم  
 ہی صادر ہوا ہے میرے گناہ بخش دیئے۔  
 مجھے جنت میں داخل کیا میں نے پوچھا الیسا  
 کیوں ہوا کہا مجالس ذکر میں شمولیت تو بہت کثرت  
 سمجھی گفتگو کرنے، نماز شب میں طول قیام اور  
 غربت میں ہر کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا میں  
 نے ہر منکر اور عکس کا قبر میں باقی ہے کہا خدا  
 کی تعریف ہے منکر کرنے مجھے خبر نہیں تھا کہ پوچھا

تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نیکو کون ہے؟  
میں اپنی سفید ڈال بھی سے مٹی صاف کرتا تھا  
اور دل میں کہتا میں نے یہ دین ہاروں واسطی  
ہوں قبر میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔

میں دنیا میں ساٹھ سال رہا ہوں میں  
تمام لوگوں سے بڑا عالم تھا مگر اونیکہ  
میں سے ایک نے کہا۔ دُلھن کی  
طرح سو جا۔ آج کے بعد کسی چیز سے  
خوف نہ کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ تیرے  
پیشانی سے روایت کرتا تھا۔ میں نے  
کہا۔ ہاں وہ حدیث میں ثقہ تھے۔ کہا  
ثقہ تھے لیکن علیؑ سے بغض رکھتے تھے۔ اس  
لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

”علیؑ سے رسول اللہ کی شفقت  
رعایت اور دعا۔“

ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری  
اپنے باپ سے وہ آب کے دادا سے  
روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم بدر سے  
واپس آ رہے تھے۔ راستے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے۔ آپس میں احباب نے  
اعلان کیا کیا تم میں رسول اللہ موجود  
ہیں۔ پھر جاؤ۔ حضرت آجائیں۔

نبیک فجعلت النفض لحنی البیضا  
من التراب نقلت مثلی یسأل أنا  
یزید بن ہارون الواسطی وکنہ  
فی دأر الدینا ستین سنة أعلم  
الناس قال أحدھا صدق وهو  
یزید بن ہارون ثم لومة العروس  
فلاروعة علیک بعد الیوم قال  
أحدھا اکبتت عن حرز بن عثمان  
قلت نعم وكان ثقة فی الحدیث قال  
ثقة ولكن كان یبغض علیا البغضه  
اللہ عزوجل أخرجه ابن الطباخ  
فی أمالیہ

ذکر شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ رعایتہ ودعائہ لہ  
عن ابراہیم بن عبید بن  
رفاعہ بن رافع الانصاری عن اخیہ  
عن جده قال أقبلنا من بدر ففقدنا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذت  
الرفاق بعضھا بعضا فیکرم رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوققوا حتی جاؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ  
 علی ابن ابی طالب فقالوا یا رسول  
 اللہ لقد فاک قال ان ابی احسن وجد  
 مفضا فی بطنہ فتخلفت علیہ اخرجہ  
 ابو عمر \* وعن ام عطیہ قالت  
 بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حبشاً فیہم علی بن ابی طالب قالت  
 فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم وهو رافع یدہ یقول اللهم  
 لا تختنی حتی ترینی علیاً اخرجہ الترمذی  
 وقال حسن غریب وعن علی قال  
 کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی  
 اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب  
 وعنه قال کنت شاکیا فمر بی رسول  
 اللہ صلی علیہ وسلم وانا اقول اللهم  
 ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان  
 کان متأخرا فارفع عنی وان کان  
 بلا صبر فی فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کیف قلت فاعدت علیہ  
 فصرتی برجلہ وقال اللهم عافہ

علی علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ تھے  
 احباب کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کم ہو  
 گئے تھے فرمایا علیؑ کے پیٹ میں تکلیف  
 تھی تو میں نے آپ کی تیمارداری کی تھی۔  
 ام عطیہ نے کہا رسول اللہ نے ایک  
 لشکر جنگ پر روانہ کیا علی علیہ السلام لشکر  
 کے ساتھ تھے رسول اللہ کو میں نے  
 فرماتے ہوئے سنا پالنے والے مجھے  
 اس وقت تک موت نہ دینا جب  
 تک علی کو نہ دیکھ لوں۔

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب  
 میں رسول اللہ سے سوال کرتا تھا تو  
 جواب دیتے میں خاموش ہو جاتا تو  
 آپ باتیں شروع کر دیتے علی علیہ  
 السلام سے روایت ہے مجھے تکلیف  
 تھی میں کہہ رہا ہے پالنے والے اگر میری  
 موت قریب ہے تو مجھے راحت دے۔  
 اگر ابھی دور ہے تو مجھے حیرت دے۔  
 اگر اس تکلیف میں میرا امتحان مقصود  
 ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول اللہ  
 میرے پاس سے گزرے فرمایا کیا کہہ رہے  
 تھے میں نے دوبارہ کہا آپ مجھے اپنے  
 پاؤں سے ٹھوکر لگائی معبود اسکو خیرین کا ہے

أداسفه شجرة الشاة قال فما  
اشتكت وجع ذاك بعد أخرجه  
أبو حاتم \* وعند قال قال لي رسول  
الله صلى الله عليه وسلم يا علي اياك  
ودعوة المظلوم فاعلم يا آل الله  
حقه وان الله لا يمنع ذا حق حقه  
أخرجه الخالي \* وعن النبي صلى الله  
عليه وآله وسلم بعث رجلا خلفه وقال ادعه  
ولا ترعه من ورأيه أخرجه الدارقطني  
ذكر طريق النبي صلى الله  
عليه وسلم عليا ليلا ياهرق  
بصلاة الليل

عن علي أن النبي صلى الله  
عليه وسلم طرقه وفاطمة ليلا فقال  
الاتصلون فقلت يا رسول الله  
انما أنفسنا بيد الله عز وجل  
فأذا شاءات يبعثنا بعثنا فالتفت  
رسول صلى الله عليه وسلم فقلت

یا فریاد۔ اس کو شفا عطا فرما۔ پھر مجھے  
درد کی تکجی تکلیف نہ ہوئی۔ علی علیہ  
السلام سے روایت ہے کہ مجھے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مظلوم کی مدد کرنا۔ قیامت کے روز  
خدا تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا  
اللہ تعالیٰ حقدار کا حق نہیں روکتا۔  
اس نے کہا۔ رسول اللہ نے علی کو  
کہیں بھیجا۔ ایک آدمی کو آپ کے پیچھے  
بھیجا فرمایا آپ کو حبلہ لاؤ۔ آپ کو  
پیچھے سے ڈرانا نہیں۔

رسول اللہ کا ایک رات  
علی کے پاس آنا اور آپ  
کو نماز شب کا حکم دینا۔

علی علیہ السلام نے کہا۔ ایک رات  
رسول اللہ آپ کے اور جناب فاطمہ کے پاس  
تشریف لائے فرمایا۔ ماں کیوں نہیں بڑھتے  
عرض کیا ہماری جان اللہ تعالیٰ کے قبضہ  
میں ہے جب نہ جاتا ہے کہ ہم نہیں  
سم آٹھتے ہیں جب میں نے یہ بات  
کہی تو رسول اللہ و آپس تشریف لے گئے



ذلك فسمعتہ وهو مدبر ليعزب  
فخذہ ويقول وكان الانسان اكثر  
شيئاً جدلاً اخرجہ مسلم والترمذی  
والنسائی \* وفي رواية انه قال  
توما فضليا ثم رجع الى منزله فلما  
مضى هوى من الليل رجع فلم  
يسمع لنداحها فقال توما فضليا  
فمقت وانا اعرك عيني فقلت ما تظن  
الاما كتب لنا الحديث اخرجہ  
أبو القاسم في المواقفات

ذكر كسوة النبي صلى الله عليه  
عليه وسلم عليا الثوب حرير

عن علي عليه السلام قال  
كساني رسول الله صلى الله عليه  
وسلم حلة سيرة فخرجت بها قرايت  
الغضب في وجهه فشققته بين  
نسائي اخرجاه \* وفي أفراد مسلم  
عنه ان اكيد ردومة اهدى الى  
النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير  
فأعطاه عليا وقال شققه خمر بين

آپ والپس جا بے تھے۔ زبان پر  
ما تخرارتے تھے۔ فرماتے تھے۔ انسان  
بڑا جھگڑا لو ہے۔ ایک روایت میں  
ہے کہ آپ نے دونوں سے فرمایا۔  
اٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر اپنے گھر  
تشریف لے گئے۔ جب رات کا کچھ  
حصہ گزرا تو آپ پھر تشریف لائے۔  
ہم نے آپ کے آنے کی آہٹ تک سنی۔  
فرمایا۔ اٹھو اور نماز پڑھو۔ میں  
اٹھا لیکن میری آنکھ میں تکلیف تھی  
عرض کیا تو نماز پڑھنے میں کمی ہے۔  
ہم دینی پڑھیں گے۔

نبی کریم کا علی کو ریشمی لباس پہنانا

علی علیہ السلام نے کہا مجھے نخصت  
نے ریشمی لباس پہنایا میں اس کو بار نکلا  
میں نے رسول اللہ کے چہرے پر نہ اتارا نہ انکی  
ملاحظہ کیئے۔ (خود پہنانے کے بعد ناراض  
ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی) میں نے  
اس کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ اپنے  
کما دہم کے اکید نے رسول اللہ کے پاس ریشم  
کا کپڑا اھدیئے گاؤں کو بھیجا۔ آپ نے دو تھے  
نیا کرنا تھے۔ نامی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

الفواطم \* و عنہ قال اھدی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ مسیرۃ  
مجریماسد اھا داما لجتھا فبعث  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہا الی  
نقلت، یا رسول اللہ ما اصنع بھا  
قال لا اکرھنی لک شیئا و اکرھ لنفسی  
اجعلھا خمر ابین الفواطم فشقت  
منھا اربعة اخمرة خمار الفاطمة بنت  
اسد ام علی وخمار الفاطمة بنت محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم وخمار الفاطمة  
بنت حمزة و ذکر فاطمة اخری  
نسبتھا اخرجہ ابن الضحاک

ذکر تعجیہ ایاہ صلی اللہ

علیہ وسلم بیدہ

عن عبد الاعلی بن عدی

النہروانی ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم دعا علیا یوم

غدير خم فعممه و ارحی

عذبة العامة من خلفه

علی علیہ السلام نے فرمایا یہ رسول اللہ کو  
ریشم سے بنا ہوا جوڑا کسی شخص نے  
بطور یہ صدیہ دیا۔ اس کو آنحضرت  
نے میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو  
کس کام میں لاؤں فرمایا جو چیز  
میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ وہ  
بتھمارے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔  
فواطم میں دو بٹے بنا کر تقسیم کر دو۔  
میں نے اس کے چار دو سے بنائے  
ایک فاطمہ بنت اسد مادر علی کو ایک  
فاطمہ بنت محمد کو ایک فاطمہ بنت  
حمزہ کو ایک ذر فاطمہ کو دیا جس کا نام نہیں لگا۔

رسول اللہ کا اپنے ہاتھ سے

علی کو عمامہ باندھنا۔

عبد اللہ علی بن عدی نہروانی نے

کہا رسول اللہ نے غدیر خم کے روز علی

علیہ السلام کو بلا کر عمامہ باندھا۔

اور اس کا شملہ آپ کے پشت کی طرف

کر دیا۔

## ذکر الزجر عن الفلوقیہ

عن علی السلاّم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک مثل من غلب علیہ علیہ السلاّم ابغضتہ یہود حتی بہتوا امہ واجتہ المضاری حتی ائز لوه بالمنزلة التي ليس بها ثم قال يهلك في رجلان محب مغرط بما ليس في مبغض محله شئاً في علی أن یہفتی أخرجه أحد فی المستدعنه قال لیجبنی أقوام حتی دخلوا النار فی حبی ونبغضنی أقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی أخرجه أحد فی المناقب

(ترجمہ) بہتہ۔ اہی۔ کذبوا غلبہ من البہت الکذب وقول الباطل۔ والمشاآن۔ مہموشا بالتحریر بالفتح والاسکان وتبیر ہمز محکا بالفتح البغض تقول متہ شنبۃ شئاً بفتح الشین

## علی کے بارے میں علو کرنے

سے روکنا علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کے عیسیٰ سے یہودیوں نے بغض رکھا آپ کی ماں پر ہتھان باندھا نصارا نے اسے محبت کی۔ آپ کو اس مقام پر لے گئے جس کے آپ اہل نہیں تھے پھر فرمایا میرے بارے میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک شخص جو مجھ سے زیادہ محبت کرے گا میرے متعلق وہ بات کہے گا جو مجھ میں موجود نہیں ہوگی۔ دوسرا مجھ سے بغض رکھنے والے اس کو میری دشمنی مجھ پر ہتھان باندھنے کے درجہ پر لے جائے گی۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا مجھے لوگ دوست رکھیں گے میری دوستی ان کو دوزخ میں لے جائیگی اور ایک قوم مجھ سے بغض رکھے گی۔ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے وہ بھی دوزخ میں جائے گی۔

سدی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے  
کہا اے عبود جو شخص ہم لوگوں سے  
سے بغض رکھے اس پر اور ہر اس شخص  
پر جو ہمیں ہماری حد سے زیادہ دوست  
رکھے لعنت فرما۔

## علی کا ایک قوم کو جلانا

عبید بن شریک عامری نے اپنے  
دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی علیہ  
السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض  
کیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ  
موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ ان کے  
رب ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور  
فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو رہی ہے  
کیا کہتے ہو کہنے لگے آپ ہمارے خالق اور  
رازق ہیں فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو  
تمہاری طرح ایک بندہ میں اس طرح کھاتا  
ہوں اس طرح تم کھاتے ہو اور اس طرح بیٹا ہوں  
اس طرح تم بیٹے ہو اگر میں خدا کی اطاعت کروں گا  
اگر وہ چاہے گا تو مجھے ذرا سے گار اگر میں اس

دکروا وضعھا و دشنا دشنا تا  
بالتحریک والاسکان کما تقدم  
قالہ الجوهري \* وعن السدي  
قال قال علی اللہم العن کل  
مبغض لنا وکل محب لنا غا  
آخراجه أحمد فی المناقب

## ذکر احراق علی قوما اتخذوہ اہا و ان ملہ عز وجل

عن عبید بن شریک العامری  
عن ابيه قال اتي علي بن أبي طالب  
فقيل ان ههنا قوما على باب  
المسجد ينرمونك ربهم  
قد عاهم فقال لهم وليكم ما تقولون  
قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا  
فقال وليكم انما انا عبد مثلكم  
كل الطعام كما تأكلون واشرب  
مما تشربون ان اطعته انما بنى  
شاردان عصيته خشيت ان يبد  
فاتقوا الله وارجعوا فاقبلوا فطرد  
کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ مجھے خدا کی

فلما كان من الغد غدا عليه فجار  
قبر فقال والله رجوعا يقولون  
ذاك الكلام فقال ادخلهم على  
فقالوا له مثل ما قالوا فقال لهم  
مثل ما قال الا انه قال انكم ضالون  
مضنون فابوا فلما ان كان اليوم  
الثالث اتوه فقالوا له مثل ذلك  
القول فقال والله لن نعلم لا  
قتلكم باخبت قلة فابوا الا ان  
يتبعوا على توهم فخذهم اخذوا  
بين باب المسجد والقصر ووقد  
فيه نارا وقال اني طارحكم فيها  
او ترجعون فابوا ففقد بهم فيها  
خرجه المخلص الذهبي وزيدهم  
محمول على الاستنابة واهراقهم  
مع النهي عنه محمول على رجاء  
رجوعهم او رجوع بعضهم

ذكر شبهة بخمسة من  
الانبياء عليهم السلام  
في مناقبهم  
عن أبي الحمراء فقال قال

آپ نے ان کو بھگا دیا۔ دوسرے روز  
بھر صبح کو آگئے قبر حضرت کی خدمت  
میں آیا عرض کیا وہ لوگ پھر آگئے ہیں۔  
خدا کی قسم پھر وہی بات کی جو پہلے روز کی تھی۔  
آپ نے دوسری پہلے والی بات فرمائی  
صرف اور اتنا کہ تم گمراہ ہو اور بھٹکے  
ہوئے ہو۔ انہوں نے آپ کی نصیحت  
نہ مانی تیسرے روز پھر آگئے وہی رٹ  
لگائی فرمایا اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو  
میں تمہیں مری طرح قتل کر دوں گا وہ  
اپنی بات براڑے ہوئے حضرت نے  
ان کے لئے مسجد کے دروازے  
اور قصر کے دریاں خنڈیں کھود ڈالیں۔  
اور اس میں آگ جلوائی۔ فرمایا آؤ  
کوہ ورنہ میں تمہیں آگ میں پھینک دوں گا۔  
اپنی حید پر قائم رہے۔ حضرت نے  
انہیں آگ میں بھونک دیا۔

”فضائل میں بیچ انبیاء  
کی مانند ہونا۔“

ابو الحمراء نے کہا کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدم کا علم، نوح کا فہم، ابراہیم کا علم، یحییٰ بن زکریا کا زہد اور موسیٰ بن اور موسیٰ بن عمران کا بطش دیکھنا چاہئے۔ اس کو علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہئے۔ (صرف اکیلے علی میں یہ تمام صفات موجود ہیں) ابن عباسؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابراہیم کا علم، نوح کا حکم اور یوسف کا جمال دیکھنا چاہئے۔ اس کو علی کی طرف دیکھنا چاہئے۔

**آپ کا جبریل کو دیکھنا**  
اور اس سے کلام کرنا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ ایک سیر ایک شخص کی گود میں تھا۔ ایسا خوب صورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میں اس کے قریب گیا۔ تو اس نے کہا اپنے بن تم کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من۔ اراد ان ينظر الى آدم في علمه والى نوح في فهمه والى ابراهيم في حلمه والى يحيى بن زكريا في زهده والى موسى بن عمران في بطشه فليتنظر الى علي بن ابي طالب اخراجه القروي الحاكبي يمد عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قال من اراد ان ينظر الى ابراهيم في حلمه والى نوح في حكمه والى يوسف في جماله فليتنظر الى علي بن ابي طالب خراجه الملاءني سيتره

**ذکر رویتہ جبریل و کلام جبریل لہ علیہما السلام**

عن علی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقین فاذا راسه فی حجر رجل احسن ما رايت من المخلوق والنبي صلی اللہ علیہ وسلم قائم فلما دخلت علیہ قال ادن الی ابن عمک فانت

أَحَقُّ بِهِ مَنِي فِدْلُوتٍ مِنْهُمَا فَنَامَ  
الرَّجُلُ وَجَلَسَتْ مَكَانَهُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ تَدْرِي  
مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ لَا يَا أَبُي وَأُمِّي قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ  
جَبْرِيلُ كَانَ يَمُجِّدُنِي حَتَّى خَفْتُ عَنِّي وَ  
جَعَلِي وَتَمَتَّ وَرَأْسِي فِي حَبْرَةٍ أَخْرَجَهُ  
أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدٌ اللَّغَوِيُّ بِإِذْنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ ذَكَرَ  
عَنْهُ عَلَى قَالَ لَكُمْ لَتَذْكُرُونَ  
رَجُلًا كَانَ يَسْمَعُ وَطَهَ جَبْرِيلُ  
فَوْقَ بَيْتِهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمَنَاقِبِ  
ذَكَرَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَيْهِ عِبَادَةٌ

عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ كَثِيرَ النَّظَرِ إِلَى  
وَجْهِ عَلِي فَقُلْتُ يَا أَيْتَةَ رَأَيْتَ تَكْثُرُ  
النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِي فَقَالَ يَا بَيْنَةَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِي  
عِبَادَةٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ السَّيِّمَانِ فِي

قریب ہو جاؤ۔ تم مجھ سے زیادہ اس باب کے  
حق دار ہو میں دونوں کے قریب ہو گیا۔  
میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا  
جانتے ہو یہ شخص کون تھا عرض کیا  
میرے مال باب قربان میں نہیں جانتا  
فرمایا یہ جبرائیل تھے۔ مجھ سے بائیں  
کر رہے تھے۔ میرا سر آپ کی گود میں تھا۔  
حتیٰ کہ میرے سر کا دروتم ہو گیا۔ ابن عباس  
نے کہا۔ کہ میرے پاس علی کا ذکر ہوا۔  
میں نے کہا تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو۔  
جس کے گھر کی چھت پر جبرائیل  
نہوتے تھے اور آپ سورۃ فہ  
سنتے تھے۔

علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے  
عائشہ نے کہا کہ میں نے ابو بکر کو علی کے  
کے چہرے کی طرف زیادہ نظر کرتے ہوئے  
دیکھ کر عرض کیا ابا جہان آپ علی کے  
چہرے کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں۔  
فرمایا بیٹی اس کی وجہ یہ ہے کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو فرماتے سنا علی کے چہرے کی طرف  
دیکھنا عبادت ہے۔

الموافقة \* وعنھا قالت کان اذا  
دخل علینا علی و آبی عندنا لایمل  
النظر الیه فقلت له آبة انک  
لتدین النظر الی علی فقال یا بنیة  
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم یقول النظر الی علی عبادة  
أخرجہ الحجدی \* وعن عبد  
بن مسعود قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی  
وجه علی عبادة أخرجہ أبو الحسن  
ألمحی \* وعن عماد بن العاص  
مثله أخرجہ الایہری \* وعن  
صاعدة الغفاریة قالت کان لی  
أسی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فخرج معہ فی الاسفار وأقوم  
علی المرضی وأداوی الجرخی فدخلت  
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فی بیت عائشہ وعلی خارج  
من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشہ

ان هذا أحب الرجال الی واکرمهم  
علی فأعزنی له حقہ واکرمی مثواه

عائشہ نے کہا جب میرے باپ آتے اور  
علی گھر میں ہوتے تو آپ برابر علی کے چہرے  
کو دیکھتے دیتے تھے۔ عرض کیا یا ابوبکر  
اس کی وجہ کیا ہے کہ آپ علی کی طرف  
ہیں فرمایا۔ میری بیٹی اس کی وجہ یہ  
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
کو فرماتے ہوئے سنا علی کی طرف دیکھنا  
عبادت ہے۔ عاذا غفاری نے کہا۔  
کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص اس تھا۔  
میں سفر میں آپ کے ساتھ ہوتی تھی۔  
مرضیوں کی خدمت اور رزمیوں کی  
مرہم دہنی کیا کرتی عائشہ کے گھر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی۔ علی علیہ  
السلام جب وہاں سے اٹھ کر باہر  
چلے گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
گئے۔ مجھے سب آدمیوں سے یہ شخص  
زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نزدیک  
زیادہ مکرم ہیں۔ آپ کا مرتبہ  
جائزہ اور آپ کی عزت کیا  
کفر۔



فلما ان جبرئیل بنہا بین علی بالبصرة  
 ماجری رجعت عائشة الی المدینة  
 فدخلت علیہا فقلت لها یا ام  
 المؤمنین کیف قلبک الیوم بعد  
 ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یقول لک فیہ ما قال  
 قالت یا معاذة کیف یکون قلبی  
 لرجل کان اذا دخل علی وأبی  
 عندنا لا یمل من النظر الیہ فقلت  
 له یا أبة انک لتذین النظر الی  
 علی فقال یا بنیة سمعت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 النظر الی وجه علی عبادة أخرجه  
 المحجندی \* وعن جابر رضی  
 اللہ عنہ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم لعلی عد  
 عمران بن الحصین فإنه مریض  
 فأماہ وعندہ معاذ والہریرة  
 فأقبل عمران بمجد النظر الی علی  
 فقال لہ معاذ لم تجد النظر الیہ  
 فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

جنگ جمل میں عائشہ اور علی  
 کے درمیان جو بات ہوئی اس کے بعد جب  
 عائشہ مدینہ میں آئیں تو میں اس کے  
 پاس گئی۔ کہا: آج آپ کے دل کا کیا حال  
 ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں رسول  
 اللہ کا پیغام سن چکی تھیں مجھ سے  
 کہنے لگیں میرے دل میں ایسے شخص کے بارے  
 میں کیا ہونا چاہیے جب علیؑ ہمارے  
 پاس آتے۔ میرے والد میرے نظر میں تھے  
 تو آپؑ لگتا رسولؐ کی طرف دیکھتے رہتے  
 ہیں غریبا میری بیٹی اس کی وجہ رہے۔  
 کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا علیؑ  
 کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔  
 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا  
 عمران بن حصین کی عیادت کرو۔ جو بعض  
 تھے علیؑ علیہ السلام تشریف اس کے پاس  
 پہلے سے معاذ اور ابو ہریرہؓ بٹھے ہوئے تھے  
 عمران نے علیؑ کی طرف گہری نگاہ سے  
 دیکھنا شروع کیا۔ معاذ نے اس سے  
 کہا کہ کیوں گہری نظر سے علیؑ کی طرف  
 دیکھ رہے ہیں۔ کہا میں نے رسول اللہؐ کو  
 فرماتے ہوئے سنا۔ علیؑ کی

علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ  
قال معاذ وأنا سمعته من رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو  
ہریرۃ وأنا سمعته من رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم أخرجه ابن آبی  
الفرات \* وعن ابن لعلی بن أبی  
طالب انه قیل له وقد أدا ۳ النظر  
الی وجه علی ما لک تدیم النظر الیہ  
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یقول النظر الی وجه علی  
عبادۃ أخرجه أبو الحیر الخ

ذكر اشتیاق أهل السماء  
والانبیاء الذین فی السماء الیہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما  
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ما روت بسماء الا واهلها  
یشتاون الی علی بن أبی طالب  
ما فی الجنة بنی الا وهو یشتاون  
الی علی بن أبی طالب أخرجه الامام  
فی سیرتہ

طرف دیکھنا عبادت کے مواز  
نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے  
ہوئے سنا ابو ہریرہ نے کہا۔ میں نے  
رسول اللہ کو فرماتے سنا تھا۔  
علی بن ابی طالب کے ایک فرزند  
نے کہا کہ مجھ سے کسی شخص نے پوچھا۔  
تم علی کی طرف بڑبڑکیوں دیکھتے ہو میں  
نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔  
علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

آسمان پر رہنے والے انبیاء  
اور اہل آسمان علیؑ کو  
دیکھنے کے مشتاق ہیں

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔  
مہرج کی رات جس آسمان سے میرا گزرے گا۔  
وہ علی کی زیارت کے مشتاق تھے۔  
جنت میں جو بھی رہتا تھا۔ وہ علیؑ  
کی زیارت کا مشتاق تھا۔

## ذکرانہ من خیر البشر، "علیٰ خیر البشرین"

عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجبہ علی عینیہ فسا لناه عن علی قال فرجع حاجبہ بیدہ فقال ذاک من خیر البشر آخرجہ أحمد فی المناقب۔

ذکر مباہاتہ اللہ عزوجل  
بہ حملۃ العرشے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین ثم أخذ بید علی والعباس فمرا بین الصفین فضحک صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رجل من الیش ضحکت یا رسول اللہ فذاک آبی دأمی قال ہیط علی جبریل علیہ السلام بأن اللہ مباحی بالمہاجرین والانصار أهلی

عقبہ بن سعد عوفی نے کہا کہ میں جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے ابو آپ کی دونوں آنکھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے علی کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اپنی ابروؤں کو اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ آپ بہترین انسان ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا حاملان عرش سے علی کے درجہ فخر کرنا"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے مہاجرین کی صفیں بنائیں۔ علی اور عباس کے ہاتھ کو پکڑ کر صفوں کے درمیان چلنے لگے۔ رسول اللہ نے ایک شخص نے آپ سے کہا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ جبریل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مہاجر اور انصار کے درمیان ایمان والوں سے فخر کرتا ہے۔

اے علی میری اور تیری لئے  
عباس تیری وجہ سے عاملان  
عرش سے فخر کرتا ہے۔

السموات العللا و باھی فی دیک  
یا علی دیک یا عباس حمله العرش  
أخراجه أبو القاسم فی فضا مل  
العباس۔

ان اخبار کا ذکر کہ آپ  
مغفور ہیں۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
میں تجھے وہ کلمات کیوں نہ تعلیم کروں  
اگر ان کو پڑھو گے تو بخش دئے جاؤ گے۔  
حالانکہ آپ بخشے ہوئے ہیں۔ وہ کلمات  
یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم  
لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ  
الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش  
العظیم والحمد للہ رب العالمین  
ابن فضال نے رب العالمین کے بعد یہ  
الفاظ زیادہ کہے ہیں اے محبوب بخش  
دے مجھ پر رحم فرمائے مسبود مجھے معاف  
فرمائیے شک تو بخشے والا اور رحم کرنے  
والا ہے۔ یا درگزر کرنے والا  
اور بخشے والا ہے۔

ذکر اخبار المصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم بأنہ مغفور لہ

عن علی علیہ السلام قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا  
أعلمک کلمات اذا قلتمہن غفرت  
لکم مع انکم مغفور لکم لا الہ  
الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا  
اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ  
رب السموات السبع ورب العرش  
العظیم والحمد للہ رب العالمین  
أخراجه أحمد والنسائی وأبو حاتم  
وأخرجه ابن الضحاك وزاد بعد  
الحمد للہ رب العالمین ★ اللهم  
اغفر لی اللهم ارحمنی اللهم  
عنی انک مغفور رحیم أو غفرو  
غفور و قال ابن رسول اللہ صلی اللہ

فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کلمات کی تعلیم دی۔  
آپ کے علم اور فقہ کا ذکر

آپ کی علمیت مطلق اور علمیت  
بالسنہ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔  
آپ علم کے گھر کا دروازہ  
ہیں صحابہ میں سے کسی شخص نے  
اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ سے  
جو چاہو پوچھ لو۔ تمام صحابہ مشغل مسائل  
کے حل کی خاطر آپ سے رجوع کرتے تھے۔  
اس بات کی بڑی بڑی احادیث  
کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ میں نے  
رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔  
مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا یہ  
کہو کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر  
اس بات پر تائید قدم رکھو۔ میں نے کہا۔  
میرا رب اللہ ہے۔ میری توفیق نہیں ہے۔  
مگر اللہ کے ساتھ اس پر پھر دستہ کرتا  
ہوں۔ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔  
یہی رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اللہ سب  
علم مبارک کو آپ کے علم کو اور سب حلال کیا ہے

علیہ وسلم عامنی هؤلاء الکلمات

## ذکر علمہ و فقہہ

وقد تقدم في ذكر علميته  
مطلقا وأعلميته بالسنة وأنه  
باب دار العلم وأن أحد من الصحابة  
لم يكن يقول سلوني غيره وإحالة  
جمع من الصحابة عليه تقدم معظم  
بحدیث هذا الذکر وعنی علمی  
علیہ السلام قال قلت یا رسول  
اللہ انھنی قال قل ربی اللہ ثم استقم  
فقلت ربی اللہ وما توفیقی الا باللہ  
علیہ توکلت والیہ ائینب قال  
لیہنک العلم ابا الحسن لقد شرب  
العلم شربا آخر جہ ابن البختری  
والرازی وزاد و نهلتہ نہلا و  
معنی نہلتہ ہنا شربتہ وکرر لا  
ختلاف اللفظ ونحو ذلك قول  
الشاعر

الطاعن الطغنة يوم الوغى  
ينهل منها الاسل الناهل

قال أبو عبيد النّاهل هنا بمعنى النّاهل  
 وإذا جازني اسم الفاعل جازني  
 الفعل وكان قياسه أن يقول  
 نهلت منه نهلا لانه انما يتعدى  
 بحرف، الجبرأى رواية منه ریا  
 ويجوز أن يكون النّاهل في اليت  
 بمعنى العطشان وهو من الاضداد  
 يطلق على المریان والعطشان  
 وهو أنسب لانه أكثر شربا ويكون  
 ينهل منه أحمأ يشرب و عن أبي  
 الزهراء عن عبد الله قال علماء  
 الارض ثلاثه عالم بالشام وعالم  
 بالحجاز وعالم بالعراق فأما عالم  
 الشام فهو أبو الدرداء وأما عالم  
 اهل الحجاز فهو علي بن أبي طالب  
 وأما عالم العراق فأخ لكم وعالم  
 اهل الشام وعالم العراق يحتاجان  
 الى عالم اهل الحجاز وعالم اهل  
 الحجاز لا يحتاج اليهما آخرجه  
 الحضرمی ویرید و الله اعلم بالعالم  
 هذا الا علم ويكون اعلم من كان في

ابوهرائے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ زمین  
 پر عالم صرف تین ہیں۔ ایک عالم شام میں  
 ایک عراق میں ایک مدینہ میں موجود  
 ہے۔ شام کا عالم ابو داؤد ہیں۔  
 مدینہ کے عالم علی ابن ابی طالب ہیں  
 عراق کا عالم تمہارا بھائی ہے۔  
 شام اور عراق کے عالم دونوں کے  
 دونوں عالم مدینہ کے محتاج ہیں  
 مدینہ کا عالم ان کا محتاج  
 نہیں ہے حضرت نے کہا خدا کی  
 قسم عالم سے مراد اعلم ہیں بہت  
 بڑے عالم مراد ہیں جو تینوں  
 مقامات پر سب سے زیادہ علم  
 والے ہوں عبداللہ کی مراد یہی  
 ہے۔ وہ علی علیہ السلام ہیں جب  
 یہ بات ثابت ہو گئی کہ مدینہ  
 کا عالم شام اور عراق  
 کے عالم سے بڑا ہے۔  
 وہ حضرت علی کی ذات ہے  
 اس سے واضح ہوا کہ  
 آپ اعلم تھے۔ سب سے  
 بڑے عالم۔

کل موضع ذلك المذكور وان جاز  
ان يكون بالحجاز من هو أعلم من  
عالم الشام والعراق دون علي والله  
أعلم \* وعن عبد الله بن عياش  
الزرقى قد قيل له أخبرنا عن هذا  
الرجل علي بن أبي طالب فقال ان لنا  
أخطارا واحسابا ونحن نكره أن  
نعول فيه ما يقول بنو عمناء قال كان  
علي رجلا تلعبا يعني مزاحا وكان  
إذا فزع فزع علي ضرس من حديد  
قال قلت وما ضرس من حديد قال  
قراءة القرآن وفقه في الدين شجاعة  
وسماحة أخرجه أحمد في المنقب \*  
وعن سعيد ابن عمر بن سعيد بن  
العاص قال قلت لعبد الله بن عياش  
بن أبي ربيعة الا تخبرني عن أبي بكر  
وعلي رضي الله عنهما فان أبا بكر كان  
له السن والسابقة مع النبي صلى الله  
عليه وسلم ثم ان الناس صاغية  
الى علي فقال اي ابن أخي كان له  
والله ما شأه من ضرس قاطع السطة

عبد الله بن عياش زرقى سے  
روایت ہے۔ آپ سے کسی نے  
پوچھا کہ علی بن ابی طالب کے بارے  
میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ کہا ہم لوگ  
عالی نسب اور بڑے شرف  
کے مالک ہیں۔  
میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ  
کے بارے میں کچھ کہوں جس طرح  
ہمارے جوعم نے کہا ہے۔ آپ مزاح  
والے شخص تھے جب آپ بیان  
فرماتے تو لوہے کی ڈاڑھ سے بیان  
فرماتے میں نے پوچھا لوہے کی ڈاڑھ  
کا کیا مطلب ہے۔ کہا اس کے مراد قرآن  
مجید کی تلاوت دین میں آپ کی  
سمجھ کو چھ آپ کی بہادری اور شجاعت  
مراد ہے سعید بن عمر بن عاص بن  
عاص کا بیان ہے کہ میں نے  
عبد الله بن عياش بن ابی ربيعة سے  
پوچھا کہ آپ ہمیں ابوبکر اور علی  
کی منزلت کے بارے میں کیوں  
آگاہ نہیں کرتے کہا ابوبکر غرور  
کے علاوہ رسول اللہ پر ایمان لائے پھر  
علی کے ساتھ ہو گئے میرے بھتیجے نے کہا۔

آپ کا نسب بلند ہے۔ آپ رسول  
اللہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آنحضرت  
کے داماد ہیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام  
لائے ہیں۔ آپ قرآن، فقہ اور  
سنت رسول کے عالم ہیں جنک  
میں بہادری کے کارنامے انجام دیے  
والے ہیں۔ غزوات کی مدد کرنے میں بھی  
محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی زندگی میں جن مہاجرین نے  
قرآن جمع کیا۔ وہ عثمان بن عفان  
اور عبد اللہ بن مسعود ہیں۔ اور  
ابو حذیفہ کا غلام سالم اتنا نزل الہی  
کے مطابق قرآن صرف حضرت علی  
نے جمع کیا تھا۔ محمد بن قیس نے کہا۔  
کہ کچھ یہودی علی علیہ السلام کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ  
نے صرف پچیس سال میرا پیر ایک دوسرے کو  
قتل کیا فرمایا میرے بھائی پر مبنی تھا۔  
مگر تم لوگوں کے ہمنزد کے لیکن کے بعد  
ابھی قدم نہیں بڑھے تھے تو مومن  
سے کہنے لگے کہ جس طرح ان لوگوں  
کے خدا ہیں۔ ہمارے بھی بنا دیجئے۔

فی الذنب وقرآنتہ من رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ومضاہرتہ  
والسابقة فی الاسلام والعلم  
بالقرآن والفقه والسنة والجد  
فی الحرب والمجد فی الماعون  
کان لہ واللہ ما لیشاء من فوس  
قاطع أخرجه المخلص الذہبی وعن  
محمد بن کعب القرظی قال کان من  
جمع القرآن علی عهد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم وھو حی عثمان و  
علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن مسعود  
من المهاجرین وسالم مولی ابی حذیفہ  
مولی لم أخرجه أبو عمر \* وعن محمد  
بن قیس قال دخل ناس من الیہود  
علی بن علی بن ابی طالب فقال لہ صبر  
بعد نبیکم الا خمساً وعشرین سنة  
حتی قتل بعضهم بعضاً قال فقال علی  
قد کان صبر وخیر قد کان صبر وخیر  
ولکنکم ما جفت أقدامکم من الہم  
حتی قلیتم یا موسی اجعل لنا اھلاً کما  
لھم آھلۃ أخرجه أحمد فی المناقب \*



عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال  
ما انتفعت بكلام بعد النبي صلى الله  
عليه وسلم الا شئ كُتِبَ به الى علي  
بن ابي طالب فانه كتب بسم الله  
الرحمن الرحيم اما بعد يا ابي فانك  
تسري بعيل اليك ما لم يكن يفتوك  
وليس و لك ما لم تدركه فاملت يا ابي  
من الدنيا فلا تكن به فرحا وما فاك  
فلا تكن عليه حزنا وليكن عملك  
ما بعد الموت والسلام اخرجہ  
المخلص

## ذکر کرامات

عن الاصبغ قال اتينا مع علي  
فمررنا بموضع قبر الحسين فقال علي  
ههنا مناج ركا بهم وههنا موضع  
رحا لهم وههنا مهادق دما بهم فنتية  
من آل محمد صلى الله عليه وسلم يقتلون  
بهذه العرصة تبكي عليهم السماء  
والارض وعن جعفر بن محمد عن ابيه  
قال عرض لعلی ورجلان فی خصومة

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔  
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے لجلام کے بعد اگر کسی کے کلام سے  
فائدہ حاصل کیا ہے۔ وہ ابن ابی  
طالب کا ایک خط ہے جو آپ  
نے تحریر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم ”مرے بھائی  
جو چیز آپ کو مل جائیگی۔ اس سے تم خوش  
ہو جاؤ گے۔ اور جو چیز نہیں ملے گی اس  
سے مجھے تکلیف ہوگی۔ اے بھائی  
اگر دنیا میں مجھے کوئی چیز مل جائے تو  
میں سے خوش ہو جاؤ۔ اگر کوئی چیز فوت  
ہو جائے تو اس سے غمگین نہ ہو جاؤ۔ تمہارا  
عمل مرنے کے بعد کے لئے ہونا چاہیئے  
آپ کے کرامات  
اصبغ سے مروی ہے۔ ہم لوگ  
علی علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر گئے  
جہاں اس وقت علیہ السلام کی قبر ہے آپ  
نے فرمایا۔ یہاں ان لوگوں کی سواریاں  
ٹھہریں گی اور اس جگہ ان کے کچاد اتریں گے۔  
اس جگہ ان لوگوں کو خون بہایا جائیگا۔ زمین  
میں آل محمد کے لوگوں کا شہید ہوئے۔  
جن پر آسمان و زمین و آسمانی

فجلس فی أصل جدار قال رجل یا  
 أمیر المؤمنین الجدار تقع فقال  
 له علی امض کفی بالله حارسا فقص  
 بین الرجلین وقام فسقط الجدار  
 وعن الحارث قال کنت مع علی بن أبی  
 طالب بصفین فرأیت بعیرا من ابل  
 الشام جاء وعلیه راکبة ثقیلة فالتقی  
 ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتی  
 انتهی الی علی فوضع مشفره ما بین  
 رأس علی و منکبه وجعل یحیی کما یجوز  
 فقال علی انھا والله لعلامة بنی بین  
 رسول الله صلی الله علیه وسلم قال  
 فجد الناس فی ذلک الیوم واشتد  
 قتالهم \* وعن علی بن زاذان أن  
 علیا حدث حدیثا فکذب به رجل  
 فقال علی ادع علیک ان کنت صا  
 قال نعم فدعا علیہ فلم ینصرف حتی ذهب  
 بصره \* وعن أبی ذر رضی الله عنه  
 قال بعثن رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 ادع علیا فانیت بنبیه فنادیته فلم  
 یجیبنی فعدت فأخبرت رسول الله

حضرت دیوار کے پاس بیٹھ گئے۔  
 ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین  
 دیوار آپ پر گر جائے گی۔ فرمایا۔  
 تم اپنا راستہ لو۔ خدا میرا نگہبان  
 ہے۔ آپ نے دونوں آدمیوں  
 کے درمیان فیصلہ کیا۔ آپ فیصلہ  
 کر کے اٹھے اور دیوار گر پڑی۔ حار  
 نے کہا میں صفین میں حضرت علی علیہ  
 السلام کے ساتھ تھا میں نے ایک شاخی  
 اونٹ کو دیکھا۔ جو حضرت کی خدمت  
 میں حاضر ہوا۔ تب میں پر ایک شخص سوار تھا۔  
 اس پر بھاری بوجھ تھا۔ اس نے  
 اس کو پھینک دیا۔ صفوف طے کرنا  
 ہوا حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔  
 اب آپ کے سر اور شانے میں رکھ  
 کر ان کو حرکت دینے لگا۔ آپ نے  
 فرمایا۔ خدا کی قسم یہ میرے اور رسول  
 کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس  
 روز لوگوں نے لڑائی تیز کر دی تھی۔  
 علی بن زاذان نے کہا کہ علی علیہ السلام  
 نے ایک بات بیان کی ایک شخص نے آپ  
 کی بات کو جھٹلایا فرمایا اگر میں چاہوں  
 تو تیرے خلاف بددعا کروں۔ کہا ہاں

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ  
 ادعه فانه فی البیت قال فعدت انا دیہ  
 فسمعت صوت رحی تطحن ولسی معہا احد  
 فاذا الرحی تطحن ولسی معہا احد  
 فنادیتہ فخرج الی منشرھا فقلت لہ  
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یدعوك فجاؤ ثم ازل انظر الی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینظر الی  
 ثم قال یا اباذر صا شاک فقلت یرسل  
 اللہ عجیب من العجب رأیت رحی  
 تطحن فی بیت علی ولسی معہا احد  
 یرحی فقال یا اباذر ان اللہ ملائکة ستا  
 فی الارض وقد کلا بحدثة آل محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہن الملاء  
 فی سیرتہ و اخرج احمد فی المناقب قد  
 علی بن راذان خاصۃ \* وعن فضالة  
 بن ابی فضالة قال خرجت مع ابی الی  
 یبج عائد العلی دکان مریضا فقال لہ  
 ائی ما یسکنتک بمثل هذا المنزل لو  
 هلکت لم یمیک الا الاعراب اعراب  
 جہنم فاحتمل الی المدینۃ فان  
 فخرتہ و تکفینہ کے اعزائی کریں گے۔ آپ مدینہ منورہ کے چلنے

۱۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ  
 نے فرمایا کہ جا کر علی کو بلاؤ۔ میں آپ کے گھر آیا  
 اور آپ کو بلا یا اور مجھے کسی کوئی جواب نہ دیا۔  
 میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
 حالات کا گاہ کیا فرمایا پھر جاؤ۔ آپ گھر  
 میں موجود میں میں نے پھر آکر آپ کو آواز  
 دی مجھے چکی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اللہ  
 جا کر دیکھا چکی چل رہی تھی لیکن چکی کوئی  
 نہیں چلا رہا تھا میں نے پھر آپ کو آواز  
 آپ خوش ہو کر باہر شریف لائے۔ عرض کیا  
 آپ کو رسول اللہ بلا رہے ہیں۔ آپ کھفت  
 کے پاس حاضر ہوئے میں رسول اللہ کی طرف دیکھ  
 رہا تھا اور آپ میری طرف دیکھ رہے تھے۔  
 آنحضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا  
 یا رسول اللہ عجیب حیرانی کی بات ہے گھر  
 میں چکی بغیر چلانے والے کے چل رہی تھی  
 فرمایا اللہ تعالیٰ اسے سیر کرنے والے فرشتے موجود  
 ہیں جن کی دیوئی یہ ہے کہ وہ آل محمد کا  
 کام میں ہاتھ بٹائیں۔

وفضالہ بن ابی فضالہ سے روایت ہے میں نے  
 آپ کے ساتھ بیچ کے مقام پر حضرت علی کی عبادت  
 کو کیا۔ میرے پاس نے عرض کیا آپ ہیں چکیوں  
 قائم فرمائیں اگر غیبت ہو جائے تو آپ کی  
 آپ مدینہ منورہ کے چلنے

آپ مدینہ میں تشریف لے چلیں، اگر آپ کو وہاں  
آپ کو موت آگئی تو آپ کے اصحاب بچہیز و کفین  
کے لوگوں بجالائیں گے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے  
ابو فضالہ وہ صحابی ہے جو جنگ بدر میں شریک تھا  
اپنے فرمایا کہ میں اس درد سے فوت نہیں ہو گا رسول  
اللہ نے مجھے آگاہ فرمایا تھا کہ میں ضرب گنہ سے مر گیا  
میری وارسی میرے سر کے خون سے خناب ہوگی ابو  
فضالہ جنگ صفین میں آپ کی طرف سے جہاد کے شہید ہوا

أصابك بما قد رويت أصحابك وصلوا  
عليك وكان أبو فضالة من أهل بدر  
فقال له علي إني لست بميت من وجهي  
هذا إن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عبدني إن لا أموت حتى أضرب مقتضب  
هذه يعني لحيته من هذه يعني هامته  
فقتل أبو فضالة معه بصفيين آخرجه  
ابن الصنعاك

## ذکر اتباع السنۃ

عن جابر رضی اللہ عنہ حدیثہ  
الطویل فی صفۃ تاج النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم وفيہ أن علیا قدم من الین بدن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال له  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماذا  
قلت حين فرضت الحج فقلت اللهم  
إني أهل بما أهل به رسولاك صلی اللہ علیہ  
وسلم آخرجه ۛ وعن علی علیہ السلام  
قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قام فقمنا وقعد فقمنا وقعدنا فقمنا  
آخرجه مسلم ۛ وعن أبي ساسان حمين  
بن المنذر قال شهدت عثمان بن عفان وقد  
أتى بالوليد وقد شرب الخمر فقال يا علي

## آپ کی سنت کی پیروی کرنا

جابر رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں رسول اللہ  
کے حج کی صفت بیان کرتے ہیں، علیؓ میں سے  
رسول اللہ کے قربانی کے جانور بکرا سے انھنے  
نے آپؐ کو کہا کہ جب حج فرض ہوگا تو اس وقت کیا  
کہو گے عرض کیا میں کہوں گا تے معبود میں اس طرح  
تیری تسبیح کرتا ہوں جس طرح تیرا رسولؐ تسبیح کرتا ہے  
علی علیہ السلام نے کہا کہ تم لوگوں نے رسول اللہ کو  
دیکھا، آپ کھڑے ہوئے تو ہم کھڑے ہو گئے آپ  
بیٹھ گئے تو ہم بیٹھ گئے یعنی نماز جنازہ کے وقت  
ابو ساسان حمین بن منذر نے کہا کہ میں عثمان بن  
عفان کے پاس گیا، آپ کے پاس ولید کو لایا گیا جس  
نے شراب پی تھی، عثمان نے علیؓ سے کہا اٹھو اور  
اس کو کوٹے لگاؤ، آپ نے اٹھ کر علیہ السلام سے

قم فأجلده فقال علي قم يا حسن فأجلده  
 فقال الحسن ولي حارها من تولى قارها  
 فكانه وجد عليه فقال يا عبد الله بن جعفر  
 قم فأجلده فجعلده وعلى يعد حتى بلغ أربعين  
 فقال أمسك ثم قال جلد رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم أربعين وابوسبكو  
 أربعين وعمر ثمانين وكل سنة وضدا  
 أحب إلى آخرجه مسلم \* وعن أبي  
 مطر البصري قال رأيت عليا اشتوى  
 ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد  
 لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل  
 به في الناس وأواري به عورتی ثم قال  
 هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم أخرجه في المناقب \* وعن علي أنه  
 كان يقول إني لست بنبي ولا يوحى إلي  
 ولكن أعمل بكتاب الله وسنة نبيه ما  
 استطعت فما أمرتكم من طاعة الله  
 فحق عليكم طاعتي فيما أجهتم وكرهتكم اتجبه  
 احذ في المناقب \* وعنه وقد شاوره  
 أبو بكر في قال أهل الردة بعد أن  
 شاور الصحابة فاختلغوا عليه فقال  
 له ما تقول يا أبا الحسن فقال أقول  
 لك ان تركت شيئا مما أجد رسول الله

فرأيا ائحوا اور کوڑے لگاؤ۔ عرض کیا اس کام کو وہ  
 سر انجام دے جس نے اس کو اس بات کا مادی بنایا  
 آپ نے عبد اللہ بن جعفر کو کوڑے لگائے کہہ کر۔  
 جناب عبد اللہ کوڑے لگائے گئے اور حضرت علیؑ نے  
 گئے۔ جب چالیس تک پہنچ گئے تو حضرت علیؑ نے  
 کہا رک جاؤ۔ فرمایا رسول اللہ اور ابوبکرؓ نے چالیس  
 اور عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے کا حکم دیا تھا۔ یہ سب  
 سنت ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ ابو مطر  
 بصری سے مروی ہے کہ علیؑ نے تین درمیں کپڑا  
 خرید کر زیب تن کیا۔ اور کہا خدا کا شکر ہے  
 جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کو پہن کر لوگوں  
 میں عزت حاصل کی اور اپنی ستر پوشی کی پھر فرمایا میں  
 نے اسی طرح رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے  
 علیؑ السلام نے فرمایا میں نبی نہیں ہوں جس  
 کو وحی ہوتی ہو۔ میں مفرد و مجر کتاب خدا اور سنت  
 رسول پر عمل کرتا ہوں۔ خدا کی طاعت کا تمہیں  
 حکم دیتا ہوں اس پر میری طاعت تم پر واجب  
 ہے خواہ تم اس کو پسند کر دیا کرو۔  
 ابوبکرؓ نے اہل ردہ کے بارے میں صحابہ سے  
 مشورہ کیا۔ انہوں نے ابوبکرؓ کے رائے سے اختلاف  
 کیا۔ آپ نے علیؑ علیہ السلام سے مشورہ کیا۔  
 فرمایا اگر رسول اللہ ان سے جو چیزیں کہتے تھے اس  
 کو آپ نے پھوڑ دیا ہے تو سنت رسولؐ کے خلاف

کام کیا ہے، کہا اگر مجھے اونٹ کا غنڈال دینے سے انکار کر دیں تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا

صلی اللہ علیہ وسلم منہم فانت علی خلق  
سنة رسول الله صلى الله وسلم قال: أما  
أن قلت ذالاً لا قالہم وان منعوا عتلاً  
أخرجہ ابن اسحاق وقد سبق فی خصائص  
ابی بکر مستوفی

## آپ کی بہادری

آپ کے خصائص میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ  
کو کئی دفعہ علم دیا گیا، آپ نے بڑا  
دیگر غزوات میں بہت بڑے کارنامے انجام دیے  
آپ کی بہادری تو اس کا درجہ اختیار کر گئی، آپ  
کی شجاعت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

مصعب بن عمیر نے کہا کہ صفین کی جنگ  
میں معاویہ کا ایک آدمی جب کانام کرین بن صباح  
تھا، دونوں صفوں کے درمیان آکر لٹکانے لگا  
علی علیہ السلام کا سامنی لڑنے کے لئے بھلا، اس  
نے اس کو قتل کر دیا پھر لٹکانے لگا، دوسرا آدمی  
بھلا اس کو بھی قتل کر کے پہلے آدمی پر ڈال کر  
کہا اور کوئی لڑنے کے لئے ہے، تیسرا آدمی بھلا  
اس کو بھی قتل کر کے پہلے دونوں آدمیوں کی  
لاشوں پر ڈال کر کہا کوئی اور لڑنے کے لئے  
ہے۔ لوگ ڈر گئے، پہلی صف ولے چاہتے  
تھے کہ وہ آخری صف میں چلے جائیں۔

## ذکر شجاعتہ

تقدم فی خصائصہ فی ذکر اختصا  
بدفع الراية له طرف منه وشيرته  
البلات يوم بدر وأحد وخيبر وأكثر  
الشاهد قد بلغت حد التواتر حتى صارت  
شجاعتہ معلومة لكل أحد بحيث  
لا يمكنه دفع ذلك عن نفسه

حدیث ابن عباس فی ذکر علمہ متضمنہ  
ذکر شجاعتہ ۱۰ وعن مصعب بن عمیر  
قال خرج يوم صفين رجل من اصحاب  
معاوية يقال له كوزين الصباح الحيدري  
فوقف بين الصفتين وقال: من يبارز؟  
فخرج اليه رجل من اصحاب علي فقتله  
فوقف عليه ثم قال بن يبارز؟ فخرج اليه  
آخر فقتله وألقاه على الآخرين وقال من  
يبارز فأجهم الناس عنه وأحب من كان  
في الصف الأول أن يكون في الآخر فخرج

علی علیہ السلام علی بغلة رسول الله صلى  
 الله عليه وسلم البهائم فشق الصنوف فلما  
 انفصل منها نزل عن البغلة وسعى اليه  
 فقتله وقال من يبارك فخرج اليه رجل  
 فقتله ووضع على النخيل ثم قل من يبارك  
 فخرج اليه رجل فقتله ووضع على  
 الثلاثة ثم قال يا ايها الناس ان الله  
 عز وجل يقول الشهر الحرام بالشهر الحرام  
 والحرمات قصاص ولو لم تبد اوا  
 بهذا لما بدنا ثم رجع الى مكانه وعن  
 ابن عباس رضي الله عنهما قد سأل  
 رجل امان علي يباش القتال يوم صفين  
 فقال والله عازيت رجلا اخرج لشفه  
 في متلف من علي ولقد كنت اراه يخرج  
 حاسر الرأس بيده السيف الى رجل  
 الدارع فيقتله اخرجهما الولد  
 وقال ابن هشام حدثني من اثق به  
 من اهل العلم ان علي بن ابي طالب  
 صلح وهم معا وبنو قريظة ياكيبه  
 الايمان وتقدم هو والزيد بن العوام  
 وقال والله لا ذوقن ما ذاق حمزة ولا  
 فتحني حصنهم فقالوا يا مهد فتول علي  
 حكم سعد بن معاذ وعن علي قال

علی علیہ السلام رسول اللہ کے سفید چمپر سپر اور بوکر  
 صفوں کو چیرتے ہوئے راز ہوئے دور جا کر  
 چمپرے اتر پڑے، دوڑ کر اس کو قتل کر دیا نہ پایا  
 میرے مقابل میں کون آیا ہے، ایک شخص نکلا،  
 اپنے اس کو قتل کر کے پہلے شخص پر ڈال دیا پھر  
 مقابلہ کے لئے آواز دی، ایک شخص اڑنے کیلئے  
 نکلا آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے دونوں پر ڈال  
 دیا، پھر مقابلہ کے لئے بلایا، ایک اور شخص آیا آپ  
 نے اس کو بھی قتل کر کے پہلے قتل شدہ تینوں آدمیوں  
 پر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کہتا ہے  
 الشہر الحرام بالشہر الحرام اگر تم نے لڑنے کی اتنا  
 کی جتنی تو ہم باطل نہ لڑتے۔ ابن عباس نے کہا کہ  
 اس سے کبھی شخص نے پوچھا کہ کیا علی نے جنگ  
 صفین میں بذات خود جہاد کیا تھا؟ کہا خدا کی قسم  
 علی سے زیادہ کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاکت میں  
 نہ ڈالتا تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برہنہ سر  
 تھے، ماتھے میں توار لگے ہوئے ایک زہر پوش  
 شخص کی طرف بڑھے اور اس کو قتل کر دیا،  
 ابن ہشام نے کہا ایک صاحب علم شخص نے  
 مجھے بتایا جس پر مجھے اعتماد ہے کہ صحابہ بنو قریظہ  
 کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، علی بن ابی طالب نے  
 بلند آواز سے فرمایا "اے گروہ ایمان! حضرت  
 علی اور زید بن عوام آگے بڑھے، حضرت علی نے

فرمایا یا تو میں اس چیز کا مزہ چکھوں گا، جس کا مزہ  
نے مزہ چکھا تھا، یا ان لوگوں کے قلعہ کو فتح کروں  
گا، جو قرطبہ نے کہا کہ یا محمد ہمیں سعد بن معاذ کا گم  
منظور ہے :

علی علیہ السلام سے مروی ہے میں جنگ بدر میں  
جہاد کرنے کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر  
جوا، آپ مجھ میں یا حتیٰ یا تبیوم فرماتے تھے انا  
تعالیٰ نے آنحضرت کو فتح دی۔

### آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا

سویہ بن غفلہ نے کہا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا  
کہ جب میں آپ کے رسول اللہ کی کوئی چیز میں بیان  
کرتا ہوں تو اگر میں آسمان سے زمین پر گردوں تو یہ  
میرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ میں رسول اللہ  
پر بھڑکنا بندھ دوں ایک اور روایت میں ہے  
کہ میں وہ بات کہوں جو رسول اللہ نے نہ کہی ہو۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ لوگوں نے  
علی کی رسول اللہ سے شکایت کی، آپ نے یہیں  
خطبہ دیا، فرمایا اے لوگو! علی کی شکایت ذکر کرو  
آپ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔  
کعب بن عجرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا  
علی خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔  
علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں اور اس

قالت يوم بدر قتلا ثم جئت الى  
النبي صلى الله عليه وسلم فاذا هو  
ساجد يقول يا حي يا قيوم افتح الله  
عز وجل عليه اخرج النسل والمحافظة  
الدمشق في المواقفات :

### ذکر شدتہ فی دین عروجہ

عن سویہ بن غفلة قال . قال  
علی علیہ السلام اذا حدثکم عن رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فی اللہ لئن  
اخرج من السماء احب الی من ان اکذب  
علیہ ولی رواية ان اقول علیہ ما لم  
یقل اخرجاه \* وعن ابي سید الخدری  
رضی اللہ عنہ قال ، اشتکی الناس علیا  
یوما . فقام رسول اللہ فینا فخطبنا فسمعته  
یقول ، ایہا الناس لا تشکوا علیا فواللہ  
انہ لا یغش فی ذات اللہ عز وجل  
او قال فی سبیل اللہ اخرجہ اجد \*  
وعن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ  
قال ، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



إن عليا عثوشن في ذات الله عز وجل

أخرجه أبو عمرو

• شرح • الأئشن مثل الخشن قاله

الجوهري. نزل منه عثن بالضم فهو عثن

واخشوشن لبالغة أي اشتدت عثوشته

وعن علي عليه السلام قال كنت

أطلق أنا وأسامته إلى أستانم قریش

ألقى حول الكعبة فأتى بالعدوات ألقى

حول البيوت فأنفذ كل صوابه جرد

وبزاق بأيدينا ونطلق به إلى أستانم قریش

فندطحنا فيصيحون ويقولون من فعل

هذا بالعتنا فيظنون الناد فيضلون بها لما

والبن أخرجه أبو القزويني الهاشمي (شرح) العذرات، جمع عذرة وهي فناء الدار

ذكر دسوخ قدمه في الإيمان

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن

عليًا كان يقول في حياة النبي صلى الله عليه

وسلم الله عز وجل يقول. أفان مات أو

قتل انقلبتم على أعقابكم، والله لا يقلب

على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولزنا مات

أو قتل انقلبتم على أعقابكم، والله لا يقلب

على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولزنا مات

أو قتل لا قالين على ما قال عليه حتى أموت

کعبہ کے باہر محن میں جا کر گندگی اور تحوک بیکر قریش

کے بتوں کو بل یتے تھے، جب ان کو پڑھتا تو پہلا

کر کہتے تھے کہ معبودوں کیساتھ کون شخص براسلوک

کر گیا، صبح کو بتوں کو پانی اور دودھ کے ذریعہ غسل

دے کر صاف کرتے۔

ایمان میں آگے قدم راسخ تھے

ابن عباس نے کہا کہ علی رسول اللہ کی زندگی

میں فرمایا کرتے کہ خدا کہتا ہے کیا اگر محمدؐ مجاہدین

یا قتل ہو جائیں تو تم لٹے پاؤں پھر جاؤ گے، خدا

کی قسم ہم ہدایت کے بعد لٹے پاؤں نہیں پھرے

گے۔ اگر آپؐ مر گئے یا قتل ہو گئے میں اس بات پر

جہاد کروں گا، جس پر آپؐ جہاد فرماتے تھے، حتیٰ کہ

مجاہدوں کا۔ خدا کی قسم میں رسول اللہؐ کا بھائی

ولی ابن عم اور وارث ہوں، ایسا کام میرے

والله إني لأخوه ووليده وابن عمه وولده  
ومن أعق به مني؟ أخرجه أحمد في  
المناقب ۛ وعن عمرو بن الخطاب رضي  
الله عنه أنه قال: أشهد على رسول الله  
صلی الله علیه وسلم لسبعته وهو يقول  
لو أن السموات السبع والأرضين السبع  
ومنعت في كفته ووضع إيمان علي في كفة  
لرجع إيمان علي أخرجه ابن السمان والمصنف  
السلفي في المشيخة البغدادية والنفسا

سوا کون کر سکتا ہے؟  
عمر بن خطاب نے کہا میں رسول اللہ کی خدمت  
میں حاضر ہوا، آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
اگر سات آسمان اور سات زمینیں ایک پلڑے  
میں اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں ہو تو  
علی کا ایمان وزن میں زیادہ ہو گا۔

### ذکر تعبد

تقدم فی حدیث خزار فی أول الفصل  
طرف منه ۛ وعن حارثة بن أبي  
وقاص عن أبيه رضي الله عنه قال كان  
لعل بيت في المسجد يتحدث فيه كما كان  
لرسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجه  
الحضري

آپ کی عبادت  
حارثہ بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں کہ جس طرح رسول اللہ کا گھر مسجد میں تھا۔  
اسی طرح علی کا گھر مسجد میں تھا۔ جہاں آپ  
عبادت کرتے تھے۔

### ذکر اذکارہ وأدعیتہ

عن جعفر الصادق قال، كان أكثر  
كلام علي عليه السلام الحمد لله أخرجه  
الحجندی ۛ وعن عبد الله بن الحارث  
الحمد أني أن عليا كان يقول في ركوعه اللهم

آپ کے اذکار اور دعائیں  
جعفر صادق علیہ السلام نے کہا کہ حضرت  
علی علیہ السلام اکثر الحمد لله کہا کرتے تھے۔  
عبد اللہ بن حارث صحابی نے کہا علی علیہ  
السلام رکوع میں فرماتے ”اے مجھو“ تیری

خاطر رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تو میرا رب ہے  
میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون،  
میرے بال اور ہڈی تیرا رکوع کرتی ہے تو میری  
اس بات کو قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا  
جب رکوع سے سر اٹھا کر سجدہ کا ارادہ کرتے  
تو فرماتے تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تیرے  
لئے سجدہ کرتا ہوں اور تیری خاطر اٹھتا بیٹھتا  
ہوں، جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے مسجد بنا  
تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، تو  
میرا رب ہے، میرا چہرہ اس کو سجدہ کرتا ہے  
جس نے اس کو پیدا کیا، میری سماعت اور بینا  
بھی اس کو سجدہ کرتی ہے، اس قدر بکرت والا  
اور بہترین پیدا کرنے والا اذہ تعالیٰ ہے تمام  
تغیر نہیں اذہ تعالیٰ کے لئے ہیں، دو سجدوں کے  
درمیان فرماتے "اے معبود مجھے بخش، مجھے پرہیز  
فرا۔ مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عنایت  
فرما"

علیؑ طیبہ السلام جب گھر سے نکل کر گھوڑے  
کی کلاب میں پاؤں رکھتے تو فرماتے بسم اللہ  
جب پشت پر بیٹھ جاتے تو فرماتے خدا کا شکر  
ہے جس نے ہمیں زندگی دی، خشکی اور سردی  
کی سیر کرانی، بہت سی مخلوق پر فضیلت دی  
پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا

لک رکعت و بک آمنت، و انت ربی  
رکع سمعی و لہمی و لحمی و عظمی  
و عظمی، تقبل عنی انک انت السميع العليم  
فإذا رلح رأسه من الركوع وأرد أن یجد  
قال: لک أ رکع و أسجد، و أقوم، و أقعد  
و إذا سجد قال: اللهم لک سجدت، و بک  
آمنت، و انت ربی، سجد و جمعی للذی  
خلقہ، و شق سمعہ و بصرہ، قبارک اللہ  
أحسن الخالقین، الحمد لله رب العالمین  
و یقول بین السجدتین: اللهم اغفر لی  
و ارحمنی و اهدنی و ادر فنی أخرجه أبو  
ربیع العنابی: و عن ابی إسحاق  
السبیعی عن علی علیہ السلام و خرج من باب  
القصر قال، فوضع رجله فی الفرض فقال  
بسم الله، فلما استوی علی الدابة قال  
الحمد لله الذی کرما و جعلنا فی البر و البحر  
و رزقنا من الطیبات، و فضلنا علی کثیر  
من خلق تفضیلاً، سبحان الذی سخر لنا  
هذا و ما کانلہ مقرنین و انا الی ربنا المتلک  
رب اغفر لی ذنوبی لہ لا ینفع الذنوب إلا  
آمنت أخرجه الترمذی و أبوداؤد و النسائی  
و فی الاقط فی المواہبات

مطیع کیا، حالانکہ یہ ہماری جنس سے نہیں ہے  
ہم خدا کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، پالنے  
والے میرے گناہ بخش، ان کو تیرے سوا کوئی  
نہیں بخش سکتا۔

### آپ کا صدقہ

علی علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے رسول اللہ  
کے ساتھ اس حالت میں دیکھنے کو جس شدت  
بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے  
ہوتا تھا، حالانکہ میں چالیس ہزار کا صدقہ دیتا  
ہوں۔ ایک دیگر روایت میں ہے کہ کبیر  
مال کا صرف صدقہ چالیس ہزار دینار ہے، دونوں  
احادیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے،  
بعض لوگوں کا خیال اس طرف جاتا ہے کہ آپ  
کے مال کی زکوٰۃ اس قدر تھی، حالانکہ یہ درست  
نہیں ہے، آپ بہت زیادہ تارک الدنیا شخص  
تھے، اس کا ذکر عنقریب آپ کے زہد کے باب  
میں آئے گا۔

عبد اللہ بن سلام کا بیان ہے کہ حضرت  
بلال نے ظہر کی نماز کی اذان دی، لوگ نماز  
میں مصروف ہو گئے، کوئی شخص رکوع میں تھا  
اور کوئی سجدہ کر رہا تھا، اسی دوران میں بلال  
اگر سوال کیا۔ علیؑ نے رکوع کی حالت میں سوال

### ذکر صدقہ

عن علی علیہ السلام قال، رأیتنی  
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وإنی  
لأربط بالحجر علی بطنی من الجوع، وإنت  
صدقنی الیوم لأربعین ألفاً، وفی روایۃ  
وإن صدقۃ مالی لأربعین ألف دینار  
آخر جمہا أحمد وبعایتهم متوہم أنت  
مال علی علیہ السلام تبلغ زکاتہ ہذا القدر  
ولیس کذلک۔ واللہ أعلم۔ فإنہ رضی  
اللہ عنہ کان أهد الناس علی ما علم  
من حالہ مما تقدم وحاسیاتی فی ذکر زہدہ  
فکیف یقتنی مثل ہذا، قال أبو الحسن بن فلان  
الغری سالت أباہ عن ہذا الحدیث، قال  
معناہ أن الذی تقدمت بہ منذ کان لی  
مال إلی الیوم کذا وکذا ألفاً، قلت، وذاکر  
لذا لک یجتمعل أن یکون فی معرض التوبیخ  
لنفسہ یتقل البطل إلی مثل ہذا بعد ذلک  
الحال ویجتمعل أن یکون فی معرض الشکر

على سد الخلة وعظم الاكثارات بما خرج  
 لله تعالى وان اخرجته ابلغ في الزهد من  
 عدمه ۛ وعن عبد الله بن سلام قال  
 اذن بلال بصلاة الظهر، فقام الناس  
 يصلون، فمن بين راجع وسليد وسائى  
 يسأل فاعطاه على غامته وهو راجع فلخبر  
 السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ:  
 علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم (انما  
 وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين  
 يعقون الصلاة، وليقون الزكاة وهم الكون)  
 اخرجته الواحدى وابو العروج والفضائلى  
 ومعنى ان الولاية هنا تنصرف على ما فهم  
 تقريره فى النماذج ۛ وعن جعفر بن  
 محمد عن ابيه - وقد سئل عن قوله تعالى  
 (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا)  
 قال هم اصحاب رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم قال، قلت انهم يقولون، انه على  
 ابن ابي طالب، فقال، على منهم، اخرجته  
 ابن السمان فى الموافقة ۛ وعن ابن  
 عباس رضى الله عنهما فى قوله تعالى  
 (وليطعمن العلم على جبه مسكيناً ويقيموا  
 واسنوا) قال، احر على نفسه يسقى بخلا  
 بشئ من شعير ليلة حتى اصبح فلما

کواپنی انگوٹھی عطا فرمائی، سائل نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے آگاہ  
 کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت  
 انما وليکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا.....  
 کی تلاوت فرمائی۔ پس تمہارا حاکم اللہ تعالیٰ اس  
 کار رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں  
 نماز قائم کہتے ہیں اور رکوع کی حالت میں نکوتہ  
 دیتے ہیں۔ جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے والد  
 سے روایت کہتے ہیں، آپسے انما وليکم اللہ  
 ورسولہ والذین آمنوا... کے بارے میں دریافت  
 کیا گیا تو فرمایا اس سے مراد اصحاب رسول ہیں  
 میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد  
 علی بن ابی طالب ہیں، فرمایا علی ان میں شامل  
 ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت  
 "وہ لوگ جو خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور  
 قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں، کی تفسیر میں فرمایا کہ  
 علی نے صبح سے لیکر شام تک کھجوروں کی  
 آب باری کے عوصن کچھ جو لینے کی مزدوری کی  
 صبح کو جو لئے اور ان کو پیس کر نین چھتے کہتے  
 ایک حصہ کا حریرہ (بغیر گھی کے آٹا) پکا کر تیار  
 کیا، مسکین یتیم نے سوال کیا، اس کو کھلا  
 دیا، پھر دوسرے حصہ کو تیار کیا، مسکین یتیم  
 نے سوال کیا اس کو کھلا دیا، پھر تیسرے

أصبح قبض الشعير فطحن منه، فجعلوا  
منه شيئاً يأكلوه، يقال له الحريوة (دقيق  
بلا دهن) فلما تم إنضاجه أتى مسكين  
فأل فاطمونه إياه ثم صنعوا الثلث الثاني  
فلما تم إنضاجه أتى بئيم مسكين فآل  
فاطمونه إياه، ثم صنعوا الثلث الثالث فلما  
تم إنضاجه أتى أسير من من المشركين  
فاطمونه إياه وطوروا به معهم، فنزلت  
وهذا قول الحسن وقادة أن الأسير  
كان من المشركين، قال أهل العلم، وهذا  
يبدل على أن الثواب مرجو قيمه وان  
كانوا من غير أهل الملة، وهذا إذا  
أعطوا من غير الزكاة والكفارة

وقال سعيد بن جبیر، الأسير الجبیل  
من أهل القبلة ذكره الواحدی وعن  
جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر أقطع علياً  
بشع، ثم اشترى أرضاً إلى جنب قطعه  
لحسن فيها عينا، فبينما هم يعملون فيها إذا  
لفجر عليهم مثل عنق المزدمن الساقاقي  
على فبشبدك، فقال، بشر والواث، ثم  
تصدق بها على الفقراء والساكنين وابن  
السبيل وفي سبيل الله للقریب والبعید  
فی السلم والحب، لیوم تبیض وجوه وتسود

حصہ کو تیار کیا، مشرک قیدی نے سوال کیا اس  
کو کھلا دیا، سب گھر والے بھوکے رہ گئے یہ  
آیت نازل ہوئی۔ جس اور قادیہ کا قول ہے  
قیدی مشرک تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر زکوٰۃ  
اور کفارہ کے مال کے علاوہ غیر مذہب کو ملے  
دیا جائے تو اس کا ثواب ملتا ہے، سعید بن  
جبیر نے کہا قیدی مسلمان تھا، محمد بن جعفر اپنے  
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے علیؓ کو  
ایک چشمہ دیا، حضرت نے اس کے پلو میں کچھ  
زمین خرید کر چشمہ کھودا، جب لوگ چشمہ کھودے  
تھے تو ان پر آسمان سے اونٹ کی گردن کی مانند  
کوئی چیز نمودار ہوئی، علیؓ تشریف لائے آپ کلاس  
کی بشارت دی گئی، فرمایا تمہیں خوش حالی کی  
بشارت ہو، پھر آپ نے فقر آسا کین، مسافر خدا  
کی راہ میں، قریب اور بعید کو صلح اور جنگ میں  
چشمہ تصدق کر دیا، اس روز کے لئے جس دن  
چہرے سفید ہوں گے اور سیاہ ہوں گے  
اڑیاں آئنا کہ اس کے ذریعے خدا میرے چہرے  
کو آگے اور آگ کو میرے چہرے سے دُور  
کرے :-

وجوه. ليصرف الله بها وجهي عن النار وليقر  
النار من وجهي أخرجه بن الهيثم في المواقف

## ذکر فکہ رھان میت چل دین ،

عن علی ابی طالب قال کان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم إذا أتى بجنائز لم یأل  
عن شیء من عمل الرجل ویأل عن دینہ  
فان قبل علیہ دین کف عن الصلاة علیہ  
وان قبل لیس علیہ دین صلی علیہ ، فأتی  
بجنائز فلما قام یکبر سأل صلی اللہ علیہ  
وسلم أصحابہ هل علی صاحبکم دین ؟ قالوا  
دینا دان ، فعزل صلی اللہ علیہ وسلم وقال  
فصلوا علی صاحبکم ، فقال علی : ہما علی ، یری  
منہما ، فتقدم صلی اللہ علیہ وسلم فصلی  
علیہ ثم قال لعل جنائز اللہ خیرا ، فک الله  
لہما فک فککت رھان أخیک إند  
لیس من میت إلا وہو مرتین بدینہ  
ومن یفک رھان میت فک الله رھانہ  
یوم القیامۃ قتال نبھزم ، هذا الملی عاتہ  
أولہ السلین عامۃ ؟ فقالہ بل السلین عامۃ  
أخرجه الدارقطنی ، وأخرجه أیضا ،  
عن ابی سعید ، وخیجہ ، فقال علی أنا ، بخاضن  
لديتہ ، وأخرجه الحاکمی عن ابن عباس

## میت کو قرض سے آزاد کرنا

### قرض اپنے ذمہ لے لینا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تو آپ میت  
کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے ، بل کہ اس  
کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر  
کہا جاتا کہ اس پر قرض ہے تو آپ نماز جنازہ نہیں  
پڑھتے تھے ۔ اگر کہا جاتا کہ اس کے قرض  
کوئی قرض نہیں ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے  
تھے ، آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا ، جب  
تبعیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو صغار سے  
پوچھا ۔ تمہارے صاحب پر قرض تو نہیں ہے  
عرض کیا دو دینار قرض ہے ، آپ نے جنازہ نہ  
پڑھا ، فرمایا اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو علی  
علیہ السلام نے عرض کیا قرض کے دو دینار  
میں اپنے ذمہ لیتا ہوں پھر آپ آگے بڑھے اور  
جنازہ پڑھا ، علی سے فرمایا خدا تمہیں جزائے  
خیر عطا کرے ، اللہ تعالیٰ تمہیں آزاد کرے  
جس طرح تم نے اپنے بھائی کو آزاد کیا ہے ، جو  
میت قرض میں گروی ہو کوئی شخص اس کو

قرض سے رٹائی دلائے خدا اس کو قیامت  
کے دن رٹائی دے گا۔ بعض نے کہا یہ خصوصیت  
صرف علیؑ کے لئے ہے یا عام مسلمان اس میں  
شامل ہیں، فرمایا جبکہ عام مسلمان اس میں شامل  
ہیں، ابو سعید نے کہا کہ علیؑ نے عرض کیا کہ میں  
اس شخص کے قرض کا ضمان ہوں۔

علیؑ رسول اللہؐ کے زمانہ میں  
سب سے زیادہ باعزت تھے  
اسحاق بن عیسیٰ نے کہا کہ میں نے اصحاب رسولؐ  
کے چالیس آدمیوں سے زیادہ اشخاص سے  
دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سب سے  
زیادہ عزت والے کون تھے، انہوں نے کہا کہ  
زبیر اور علیؑ تھے۔

### حضرت کا زہد

عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ علیہ السلام سے فرمایا  
خدا نے آپؑ کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا  
جو کسی اور کو مزین نہیں کیا، یہ خدا کے نزدیک  
نیک لوگوں کی زینت ہے، آپؑ کو دنیا میں  
زہد عطا کیا۔ دنیا تم سے کوئی چیز زلے کی اور

### ذکر اللہ کان من اکرم الناس علی عہد رسول اللہ ﷺ

عن ابن اسحاق السبئی قال: سالت  
ثکفہ بن ادریس و جلیلہ من اصحاب النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس  
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟  
قالوا الزبیر و علی رضی اللہ عنہما اخرجہ  
الفضائل

### ذکر زہد

تقدم فی مسند الفضل حدیث ضرار  
وفیہ طرف منہ : وھن عمار بن یاسر  
رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک  
بنینۃ لم یزین العباد بنینۃ احب الیہا  
ھی زینۃ الابرار عند اللہ: الزہد فی



الدنيا. فجعلك لا تزأ من الدنيا ولا  
تزأ الدنيا منك شيأ ترضى بهم أتبعا  
ويؤنون بك إماما. أخرجه أبو الخير الحاکمی  
(شرح) تزأ تعصیب والوزء المصيبة  
ووصب لب، أى أدام ومنه دلہ  
الدين واحباء .

وعن علی علیہ السلام قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف أنت إذا  
زهد الناس فی الآخرة ورغبوا فی الدنيا  
وأكلوا الترت أكلأ لما أحبوا المال حبا  
جبارا تحفظ دين الله دخلا وحالوا ولا ؟  
قلت أتركهم وما اختاروا وأخأ را الله  
ودسوله والدار الآخرة. وأصبر علی  
محصيات الدنيا وبللأ حاجتی الحق بحکم  
إن شاء الله تعالى، قال حدثت النعم  
أفعل ذلک به، أخرجه المافظ الثقفی  
فی الأربعین . وعن علی بن أبی ربيعة أن  
علی بن أبی طالب جاءه ابنه تیاح فقال - یا  
أمیر المؤمنین، امتلا بیت لال من صفواء  
وہیفاء فقال: الله اکبر. فقام متوکأ علی  
بن التیاح حتى قام علی بیت المال وأمر فوی  
فی الناس، فأعطی جمع ما فی بیت المال لیلین  
دھر یقول یا صفواء یا هیفاء غری عیوی،

تم دنیا سے کچھ لو گے، تمہارے پیٹے میں  
مسکین باندھ دیئے میں تم ان سے ان کے  
اتباع پر خوش ہوا روہ تمہارے امام ہونے پر  
راضی نہیں.

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی اس وقت  
تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ آخرت کو  
چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیں گے، میرے  
مال کو خوب کھائیں گے، مال و دنیا کو بہت  
پسند کریں گے، دین خدا کو باز پیر، طفلان  
بنادیں گے، مال و دولت کے حصول میں  
عزق ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا میں ان  
لوگوں کو چھوڑ دوں گا، میں خدا اور اس کے  
رسول کے رستے پر چلوں گا۔ اور آخرت کو اختیار  
کروں گا۔ میں دنیا کی مصیبتوں اور آزمائشوں  
پر صبر کروں گا۔ حسی کہ آپ صبر مل جاؤں۔  
انشار اللہ تعالیٰ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اپنے پیچ کہا، اے  
محبود علیؑ کو اس رتبہ پر فائز فرما۔

علی بن ابی ربیعہ نے کہا علی علیہ السلام کی  
خدمت میں ابن تیاح آیا۔ عرض کیا، یا  
امیر المؤمنین مال خازن، سونے چاندی سے  
مجھ کو کپا ہے، فرمایا "اللہ اکبر" ابن تیاح کا

سہارا لئے بیت المال میں آئے، مال دینے کا لوگوں میں اعلان کر لیا۔ تمام مال مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا اور کہلے سونا لے چاہنے کی اور کو دھوکا دینا، بیت المال کا تمام مال تقسیم فرمایا، ایک دینار اور ایک درہم تک کوئی چیز باقی نہ رہی، بیت المال میں جھاڑو دیکر چھڑکاؤ کر دیا، اس میں دو رکعت نماز پڑھی ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ علی علیہ السلام بیت المال میں تشریف لائے اس میں مال ملاحظہ فرمایا، فرمایا اس کو یہاں نہیں رہنا چاہیے، اس کی مسلمانوں کو ضرورت ہے لوگوں میں مال تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ جھاڑو دلایا، پانی چھڑکوا یا، نماز پڑھی، اس میں سو گئے،

احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ نماز اس لئے ادا فرمائی تاکہ قیامت کے روز بیت المال اس بات کی گواہی دے۔

ابو سوار سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا، آپ نے دو موٹے کپڑے خرید کئے اور قمیڑ سے فرمایا، ان میں سے ایک تم جن لو، پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا فرمایا۔

عبد اللہ بن ابی بزیل سے روایت ہے کہ میں

ماء و دھاء، حتی ما بقی فیہ دینار و لا درہم ثم أمر بفضضہ و صلی فیہ رکعتین، أخرجه أحمد فی المناقب، و اللام و صاحب الصفوة و أخرج أحمد من طریق آخر و الفضائل معاً عن أبي صالح السمان، ولفظه، رأيت علياً دخل بيت المال فرأى فيه شيئاً، فقال لا أرى هذا أهتأ بالناس إليه حاجة فأمر به فتم، وأمر بالبيت فكس و نضح فضلي فيه، و أوقف فيه يعني نام، و في رواية عنه أحمد فضل في رجاہ من يشهد له يوم القيامة و أخرجه الفقيه

(شرح) نضحہ: آبی رشہ، قلہ ماء و دھاء، آبی عات، نہاک، و قال الفخاطی أصحاب الحديث يروونه: هاء هاء كن الالف، و الصواب مد هاء و فتم الما ان أصلها مك، فخذت الكاف و عومت منها المدة و العزة يقال للواحد هاء و لاثنين هاء و الجميع هاء و غير الخطابي يميز فيه الكون على حذف العوض و ينزل منزلة هاء التثنية، و عن أبي السوار قال، رأيت علياً اشترى ثوبين خيلطين خفيين قنبر في أحدهما، أخرجه أحمد و صاحب الصفوة، و قد تقدم في ذكر تباعه للسنة

نے علی علیہ السلام کو دیکھا۔ کھد کی قمیض پہنے ہوئے، جب اُسے کہیں گے تو ناخن تک جب چھوڑ دیتے تو کالائی تک پہنچ جاتی تھی۔

حسن بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ نے دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، ایک چادر کو باندھ رکھا تھا اور دوسری کو شانہ اقدس پر ڈال رکھا تھا، جو چادر باندھ رکھی تھی وہ فصاحت پندہ تک جاتی تھی، بازاروں کا طواف فرماتے اور آپ کے ماتھے میں کوڑا تھا۔ لوگوں کو پرہیزگاری، صدقہ، متاع، حرج توڑنے اور نہانے کا حکم دیتے تھے

ابوسعید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو سہ بازار فرماتے ہوئے سنا کہ آیا کسی شخص کے پاس کوئی ایسی قمیض ہے جو ٹھیک ہو اور اس کو تین درہم میں فروخت کرے ایک شخص نے عرض کیا، ایسی قمیض میرے پاس موجود ہے، حضرت اس کے ساتھ چل پڑے، آپ نے قمیض کو پسند فرمایا، اس شخص نے قمیض دے دی، آپ نے جب زیب تن کی تو وہ آنکھوں کی پوروں سے ٹھوہر جاتی تھی جس قدر آنکھوں کی پوروں سے ٹھوہر جاتی تھی آپ نے اس کے کات ڈینے کا حکم دیا۔

ابن اشقری ثوبان ثلاثہ دوام، وعن عبد الله بن أبي الحديد قال: رأيت علياً خرج وعليه قميص غليظ لذى إذا قصه بلغ النظر، وإذا أرسله صار إلى نصف الساعد وعن الحسن بن جرموز عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب يخرج من مسجد الكوفة وعليه قطريتان مؤتراد واحدة، من تلهيلاً أخرى وإزاره إلى نصف الساعد وعريه خفافاً، سواقي ومعه دقة. يأمرهم بتقوى الله عز وجل وصلى الحديث وعن الأوفاء للكيل والميزان أخرجهما القليبي.

(شرح) القطر: والقطرية ضرب من البرده وعن أبي سعيد الازدى قال: رأيت علياً في السوق وهو يقول: من عند قميص صالح ثلاثه دوام، فقال رجل: حذنى لجاء به فأعجبه فأعطاه ثم لبسه فاذا هو ينفل عن أطراف أصابعه، فأمر به فقطع ما فضل عن أصابعه أخرجه اللام في سيرته وأخرج صاحب المغرة مما من فضل بن الحلة عن أبيه، واللفظ: ان علياً اشقرى قميصاً ثم قال: اقطعته لي من هبتل من أجلي فأتى الأصابح، وفي رواية لبسه فاذا ينفل

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
کہ علی علیہ السلام نے خلیفۃ المسلمین ہوتے  
ہوئے صرف تین درہم میں قمیض خرید فرمائی۔  
اس کی آئین کو کہنیوں سے کاٹ دیا۔ فرمایا  
خدا کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے یہ عمدہ لباس  
عطا فرمایا ہے۔

عن أطراف أصابعه فأمر يقطع ما فضل  
عن أطراف الأصابع \* وعن ابن عباس  
رضي الله عنهما قال: اشترى علي بن أبي  
طالب قميصا بثلاثة دراهم وهو خفيف  
وقطع كفه من موضع الرشحين، وقال  
الحمد لله الذي هدانا لهذا من يشاء أخرجه  
السلف .

(شرح) الرسخ، موصل الوظيف من الوصل واليد فكيف سينه وتحرك بانهم  
كاليرود والهره والوظيف، مستحق الذراع والساق من الخيل والابل ثم استعمل الرسخ  
في الآدمي اتساعا والريش والرياش، اللباس الفاخر، كالخوم والحرام واللبس واللباس

ابو ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ  
میں نے علی علیہ السلام کو ایک موٹی چادر  
پہنے ہوئے دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی  
میں نے آپ کے پاس چند درہم دیکھے فرمایا  
تمہارے چشمہ کی آمدنی سے خرچہ کئے تمہارے  
پاس یہی درہم رہ گئے ہیں۔

وعن أبي جحر عن شيخ قال: رأيت  
علي بن أبي طالب ثوبا بثلاثة دراهم، وقد  
اشتراه بجمعه درهم، قال: رأيت معك  
دراهم مصروعة، قال هذه بقیة نفقتنا  
من بنیج \* وعن علي بن ربيعة قال: كان  
لعل امرأتان، فكان إذا كان يوم هذه  
اشترى لهما بنصف درهم، وإذا كان يوم  
هذه اشترى لهما بنصف درهم \* وعن  
ابن أبي ليلى قال: لما أرسل عثمان إلى  
علي في العاقب وجدده مؤثرا ببسوة  
محتجرا بمال دهرين أبيراله

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ علی  
علیہ السلام کے پاس دو بیویاں تھیں جس  
کی باری کا دن ہوتا۔ آپ اس کی خاطر نصف  
درہم کا گوشت منگواتے تھے،

ابو لیکہ سے روایت ہے کہ عثمان نے  
ایک شخص کو حیا قریب میں علی علیہ السلام کی  
خدمت میں بھیجا۔ اس شخص نے جا کر آپ کو

(شرح) ینا: أي یطیبه بالعتانہ

القطران

و عن عمر بن قیس قال: قیل لعلی  
یا اُمّیں المؤمنین لم ترفع قمیصک؛ قال  
یجشع القلب ویفتدی به المؤمن، و عن  
زید بن وہب ان الجعد بن بوعده عاتب  
علیا فی لبوسه، فقال: و مالک و البوس؟  
ان لبوسی هذا ابد من الکبر، و لجعدن  
یفتدی به المسلم، و عن هدی بن ثابت  
ان علیا آتی بالخاله ج قلم یا کله، و عن  
حجۃ العرنی ان علیا آتی بالخاله ج ذ صبح یوم  
قتل و الله انک لطیب الوریح حسن اللون  
طیب المظعم، و لکنی آکوه ان اعود غنی  
مالم تعتده، و عن أم سلیم - و قد سکت  
عن لباس علی - قالت: کان یلبس الکواہین  
السبلانیة، و عن الضحاک بن عیدر  
قال: رأیت قمیص علی ابی طالب النبی اصیب  
بیه، کو باس سنہلا فی، و رأیت آخر مدہ  
فید کانہ روی، اخرج من حدیث  
ابی سعید الانذبی الی هنا أحمد فی  
الناقب

دیکھا کہ آپ نے اپنی عوا کو بطور چادر باندھ  
رکھا تھا۔ اس کے اوپر غزال کو کوسا ہوا تھا  
اونٹ پر تنکول مل رہے تھے۔  
عمر بن قیس سے روایت ہے کہ کسی نے  
علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ چھوٹی قمیص  
کیوں پہنتے ہیں؟ فرمایا خوشوع قلب کی خاطر  
اور چون اس کی پیروی کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ  
جعد بن بجر نے علی علیہ السلام سے آپ کے  
لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس  
کے درپے کیوں ہو گئے، یہ ایسا لباس ہے  
جو تکبر کرنے سے دور رکھتا ہے، یہ ایسا ہے  
کہ مسلمان کو اس کی نقل کرنی چاہیے، امدی  
بن ثابت سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام  
کی خدمت میں خالودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے  
کھانے سے انکار کر دیا۔

حجۃ العرنی سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام  
کے گئے خالودہ رکھا گیا، آپ نے خالودہ سے  
فرمایا: تیرے خوشبو اچھی تیرا رنگ خوبصورت  
کھانے میں لذیذ، لیکن میں اس بات کو ناپسند  
کرتا ہوں کہ تجھے کھانے سے اپنے نفس کو ماری  
بنائی، جس کی اس کو عادت نہیں ہے۔  
ام سلیم سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی نے

علیؑ کے لباس کے بارے میں دریافت کیا  
تو میں نے کہا کہ آپؐ کا لباس مٹا سبیلانی  
تھا۔ صہاک بن عیسے مروی ہے کہ میں علیؑ  
علیہ السلام کو تھیں پہنے ہوئے دیکھا جس  
میں کر باس سبیلانی ملا ہوا تھا۔ جس میں غن  
لگا ہوا تھا۔

آپؐ کا تنگی کی زندگی میں صبر جمیل سے  
کام لیتا

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ  
مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک بوڑھی  
اونٹنی دستیاب ہوئی، اور رسول اللہؐ نے مجھ  
مجھے ایک بوڑھی اونٹنی عنایت فرمائی، میں نے  
ان دونوں کو انصار کے ایک شخص کے دروازے  
پر بٹھا دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں ان کو مال بڑائی  
کے کام میں لائوں گا۔ یا ان کو فروخت کر کے  
ان کی قیمت جناب فاطمہؑ کے دلیر پر خرچ کروں  
گا۔ میرے ساتھ جو قینقاخ کا صالح آدمی تھا  
حمزہ بن عبد المطلب گھر میں موجود تھے اور مغیرہ  
گنا گارہی تھی اور کہہ رہی تھی "اے صاحب  
شرف حمزہ" اس نے تلوار لیکر دونوں اونٹنیوں  
کے دانت کاٹ دیئے، دونوں کے پہلو کو  
قطع کیا اور ان کے جگر نکال لئے جب میں

ذکر ما کان فیہ من ضیق العیش

مع استصحاب الصبر الجمیل

عن علیؑ علیہ السلام قال: اُصِبت

شارفًا من مغم بدر، وأعطاني رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم شاردًا، فأخذتها عند بابي

رجل من الانصار أدبني أن أحمل عليهما

إذ خروا أبعدا وأستعين به علي رليمة

فاطمة، وسمي رجل صالح من بني قينقاع

وحمة عن عبد المطلب في البيت، وقيننة

تغذية فقالت ألا يا حمز للشرف البراء

فثار إليهما بال سيف فحب استنهما

وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال

فظرت إلي أمر فضعتي فأيتت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ومعه زيد بن حارثة

فخرجت معه حتى قام علي حمزة فتخلف

عليه فخرج حمزة بعمره وقال: هل أنتم

إِلَّا أَعْبَدَ آبَايَ؛ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمُخِجَتْ مَعَهُ حَتَّى قَامَ عَلَى حِمَازَةٍ فَتَفِيزُ عَلَيْهِ فَوَفَّ حِمَازَةُ لِعَمْرَةٍ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا أَعْبَادُ اللَّهِ؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَرُّ عَنْهُ مُتَقَرِّ عَلَى صَحْبِهِ. وَعِنْدَهُ قَالَ: جَعَلْتُ بِالْمَدِينَةِ جَوْعًا شَدِيدًا فَمُخِجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَنَا بِأَسْوَأَ فَكَلِمَةٍ مَدْرَافَتِنَهَا تَرِيدُ بِلَدِّهِ، فَتَيْتَهَا ضَاطِعَتِيَا كِلَا دَلْبَتِيَّةٍ خَدَدَتِ سِتَّةَ عَشْرَ ذُو بَاحَتِي جَلَّتْ يَدِي ثُمَّ أَيْتَهَا فَقُلْتُ: بَكَلَّتْ يَدِي هَكَذَا ابْنُ يَدِيهَا. وَبَطِئَ إِسْمَاعِيلُ رَوَى الْحَدِيثَ يَرِيدُهُ جَمِيعًا. فَقَدْتُ لِي سِتَّ عَشْرَةَ ثَمَرَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بَرِيءًا، فَأَكَلَ مَعِيَ مِنْهَا وَقَالَ: الْخَيْرُ وَدَعَا إِلَى: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَصَلْبُ الْعَفْوَةِ وَالْفَضَائِلِ.

(شرح) عَوَالِي الْمَدِينَةِ: أَعَالِيهَا وَهِيَ مَنَازِلُ مَعْرُوفَةٍ بِهَا عَاطِلَتُهَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

نے یہ دیکھا، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ کے پاس زید بن حارثہ موجود تھے۔ آنحضرتؐ حمزہ کے پاس آئے، اس ساتھ تھا، آپؐ تارین ہوئے حمزہ نے سر اٹھا کر کہا تم کون ہوتے ہو میں اپنے باپ دادا کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ آنحضرتؐ واپس چلے آئے اور اس کو کچھ نہ کہا، علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں سخت محو کے دو چار سونا پڑا۔ میں عوالم مدینہ کی طرف کام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک عورت کے پاس آیا، جس نے مٹی حج کر رکھی تھی جس کو پانی سے جھگوٹا چاہتی تھی، اس نے مجھے ایک مشک پانی لانے کے عوض میں ایک کھجور دینا طے کی میں نے سولہ مشکیں پانی کی بھری، جس سے ہاتھ زخمی ہو کر کام کرنے سے جواب دے گئے میں عورت کے پاس آیا اس نے مجھے سولہ کھجوریں دیں۔ چن کر لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا، آپؐ نے سولہ کھجوریں تبادل فرمائی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

مَنْ قَرَأَهُ هُوَ يَطِينُ بِالتَّشْدِيدِ وَيَطِينُ إِذَا كَانَ يَخْذُلُ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْعَاطَاةِ الْمَنَازِلَةِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا أَخْذِيذٌ صَاحِبُهُ عَلَى ذَلِكَ إِذَا عَاقَدَهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَخْذَ الْيَسْحَاصِ وَالذُّوْبِ: الدُّوَالِ الْمَلَّاهُ مَا هُوَ قَالَ ابْنُ السَّكَيْتِ: فِيهَا مَاءٌ مَاقَرِبٌ مِنْ مَلْهَمَاتِ نَشْتٍ وَيَذْكُرُ وَلَا يَقَالُ لَهَا وَهِيَ قَارِئَةٌ ذُوْبٍ وَجِدْتُ فِي التَّلَّةِ أَذْنِيَةً وَالْكَثْرَةُ نَابُغُ فَوْطِيسٍ

وقلانی و مجلت: متفطت بین العمل  
 و عن سهل بن سعد أن علي بن أبي  
 طالب دخل على فاطمة والحسن والحسين  
 يبكيان فقال: ما يبكيهما؟ قالت: المخرج؛  
 تخرج علي فوجد ديناراً في السوق فجاء إلى  
 فاطمة فأخبرها؛ فقالت: اذهب إلى فلان  
 اليهودي فخذ ثوباً به دقيقتان فلهما إلى اليهودي  
 فاشترى به دقيقتان فقال اليهودي: أنت فتن  
 هذا الذي يزعم أنه رسول؛ قال نعم قال فخذ  
 ديناراً وثلث الدقيق فخرج علي حتى جاء  
 به فاطمة فأخبرها فقالت: اذهب إلى  
 الجزار فخذ لنا بديناراً حملاً؛ فذهب من  
 الدينار بديناراً على لحم، فجاء به وخبثت  
 ونصبت وخبزت و أرسلت إلى أبيها،  
 فجاءهم، فقالت: يا رسول الله أذكرك،  
 فإن رأيت حلالاً أكلنا وأكلت؛ من شأنه  
 كذا وكذا؛ فقال: كلوا بسم الله؛ فأكلوا فبينما هم  
 مكلّمهم إذا غلام ينشد الله والحمد لله  
 فالمرسول الله صلى الله عليه وسلم فندم له  
 فسأله فقال: سقط مني في السوق. فقال النبي  
 صلى الله عليه وسلم: يا علي اذهب إلى الجزار،  
 فقل له: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 يقول لك: أرسل إلى بالدينار وددته

سہل بن سعد نے کہا علیؑ فاطمہ سلام اللہ  
 علیہا کے پاس تشریف لائے احسن اور حسین رو  
 رہے تھے، فاطمہؑ سے فرمایا کیوں روتے ہیں  
 عرض کیا بھوک کی وجہ سے۔

علیؑ سلام اللہ باہر تشریف لائے بازار میں  
 ایک دینار پایا جس کو لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے  
 اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، سیدہ  
 نے عرض کیا فلاں یہودی کے پاس تشریف لیجا کر  
 اُٹا خرید لاؤ، یہودی نے کہا آپ اس شخص کے  
 والا وہیں جو کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں فٹا  
 ٹاں ایسا ہی ہے، یہودی نے کہا دینار بھی لے  
 جاؤ اور اُٹا بھی، آپ اُٹا لیکر فاطمہؑ کے پاس  
 آئے اور تمام حالات آگاہ کیا، عرض کیا تھاب  
 کے پاس جا کر ایک درم کا گوشت خرید لاؤ۔

آپ گوشت خرید لائے، سیدہ نے گوشت پکایا  
 اور روٹیاں تیار کیں، اپنے باپ کو بلوایا، عرض  
 کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ کے واقعہ عرض کرتی ہوں  
 اگر اس کا کھانا حلال ہے تو ہم کھا دیں گے۔  
 فرمایا خدا کا نام لیکر کھاؤ، سب نے مل کر کھانا کھا  
 ابھی آپ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غلام  
 نے خدا اور سلام کی قسم دیکر کہا کہ میرا دینا  
 گم ہو گیا ہے، آنحضرتؐ نے غلام کو بلوایا، اسی  
 سے دینار کے گم ہونے کا واقعہ پوچھا، عرض کیا



علی، فأرسل به، فذفع إليه، أخرجه أبوداؤد

وعن أسماء بنت عبيس عن فاطمة

بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن

رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاهما يومئذ

أين أنباى، يعني حنا وحينا، قالت: قلت

أصبحنا وليس في بيتنا شيء نذوقه، فقال علي

أذهب بهما، فإني أخوف أن يبكيا عليك

وليس عندك شيء، فذهب بهما إلى هلال

اليهودى، فوجد إليه رسول الله صلى الله

عليه وسلم فوجدهما يلعبان في مربقة بين

أيديهما فضل من تمر، فقال: يا علي ألا

تقلب ابني قبل أن يشد الحجر عليهما؟ قال

فقال علي: أصبحنا وليس في بيتنا شيء فلو

جلست يا رسول الله حتى أجمع لفاطمة تمرات؟

فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي

ينزع لليهودى كل دلو بتمرة حتى اجتمع

لدهش من تمر فوجد له في خجراته، ثم

أقبل فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم

أحمدهما، رحل علي عليه السلام الآخر

أخرجه الدؤلابي في الذرية الطاهرة

بازار میں گر گیا تھا، آنحضرت نے علی سے کہا کہ

قصابتے جا کر کہو کہ رسول اللہ آپ کے

دینار طلب کرتے ہیں، اس کے درجہ میں تم کو

اوراد اکروں گا۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

اسمار بنت عیس فاطمہ بنت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ

ایک دن رسول اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس

آئے اور فرمایا میرے بیٹے یعنی حسن اور حسین کہاں

ہیں؟ عرض کیا صبح کو ہمارے گھر میں کھانے کی

کوئی چیز موجود تھی، علی علیہ السلام نے

فرمایا، میں دونوں کو اپنے ساتھ لے جاتا

ہوں۔ کیونکہ تمہارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے

مجھے خون لافقی ہے کہیں تمہارے سامنے

رہنے نہ لگ جائیں۔ آپ دونوں شہزادوں

کو لیکر نکلاں بیڑی کے پاس گئے ہیں۔ رسول اللہ

علی کی طرف روانہ ہو گئے، اپنے دونوں کو بالافاق

میں کھیلے ہوئے پایا، دونوں کے ہاتھوں میں

کافی کھجوریں موجود تھیں، آنحضرت نے علی سے

فرمایا، میرے بیٹوں کو سخت دھوپ پہلے گھر

نہیں لے جاؤ گے؟ عرض کیا گھر میں کوئی چیز

نہیں ہے۔ یا رسول اللہ اگر آپ تشریف رکھیں

تو میں فاطمہ کے لئے کھجوریں اکٹھی کر لوں، آنحضرت

بیٹھ گئے، علی ایک کھجور کے عوض ایک ڈول

فی مسند آسماء بذت عیس عن فاطمة  
(شرح) المربة . بالفتح والضم العرفة  
وحجزة الإزار : معقده وحجزة السواويل  
التي فيها التكة

وعن أبي سويد المديني قال : لما  
أهديت فاطمة إلى علي لم يجد عنده إلا  
رملاً مبسوطاً ودسلة وجرة وكوزاً فأسفل  
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقرب امر  
أتك حتى آتيك ... وروى عنه دخوله عليه  
وقد تقدمت في المعصاة \* وعن علي  
عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لما زوج فاطمة بعث معها بحميلة ودسلة  
من آدم خشوها ليفروا من وسقاهم وجرتين  
فقال علي لفاطمة ذات يوم ، والله لقد  
سئوت حتى لقد اشتكيت صدري وقد  
جاء الله أباك ببس ، فاذ صبي فاستخدميه  
فقلت ، والله قد طحنت حتى جعلت يداي  
فأنت النبي صلى الله عليه وسلم فقال : ما  
جعلتك يا بنية ؟ قالت جئت لأسلم عليك  
واستحييت أن تسأله ، ووجعت ، فقلت  
استحييت أن أسأله ، فأتيته جميعاً فقال  
علي يا رسول الله ، لقد سئوت حتى اشتكيت  
صدري . وقالت فاطمة : وقد طحنت حتى

پانی کا یہودی کے لئے نکالتے ، آپ نے کچھ  
کچھ دینے کے لئے شوار کے ازار بند کے اندر  
ڈال دیں ، پھر ایک شہزادہ کو رسول اللہ نے  
اور دوسرے کو علی نے اٹھالیا ۔ گھر تشریف لائے ،  
ابو سید مدنی نے کہا کہ جب فاطمہ علی  
کے گھر میں تشریف لائیں تو آپ کے گھر میں بیت  
پسلی ہوئی تھی ، علی کے پاس صرف ایک تکیہ ،  
ایک گھڑا ، اور ایک پیالہ موجود تھا ،  
علی علیہ السلام نے کہا کہ جب فاطمہ کی  
رسول اللہ نے میرے ساتھ شادی کی تو فاطمہ کو  
مندرجہ ذیل چیزیں عطا کیں ، ایک گدا ، کچھوکی  
پیتوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ ، دو چکیاں ، پانی  
پینے کا پیالہ اور دو گھڑے ۔

ایک روز علی نے فاطمہ سے کہا خدا کی قسم  
پانی بھرتے بھرتے تھک گیا ہوں آپ کے  
باپ کے پاس قیدی آئے ہیں ، جا کر آپ کے  
ایک نوکرے آؤ ، عرض کیا چچی پیٹے پیٹے میرے  
ہاتھ جواب دے گئے ہیں رسول اللہ کے پاس آئیں  
آنحضرت نے پوچھا بیٹی کیوں آئی ہو ؟ عرض کیا  
سلام کرنے آئی ہوں ، شرم کے مارے سوال نہ  
کیا ، اور واپس آئی ، علی نے کہا میں نے شرم  
کے مارے سوال نہیں کیا ۔ دونوں آنحضرت کے  
پاس آئے ۔ علی نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی

جملت یدای، وقد جاء الله بسبي وسعة  
 فأخذ منا قال: والله لا أعطيكم وأدع  
 أهل الصفة تطوى بطونهم لأجدنا نفع  
 عليهم، ولكن أبعدهم وأنفع عليهم أمثالهم  
 فرجعاً فأتاهما صلى الله عليه وسلم وقد دخل  
 في ثيابهما إذا أعطت رؤسهما أنكشت  
 أقدامهما، وإذا أعطت أقدامهما أنكشت  
 رؤسهما، فأما فقال: مكانكما ثم قال:  
 ألا أخبركما بخبر حماساً لهما في؟ قال: بلى،  
 قال: كلمات علمين جبريل عليه السلام،  
 فقال تبحان در كل صلاة عشرين وعثمان  
 عشر، وتكبران عشراً، وإذا أوديتا إلى  
 فراشكما فبجاء ثلاثاً وثلاثين، ولحداً ثلاثاً  
 وثلاثين، وكبراً أربعاً وثلاثين، قال صلى  
 الله عليه وسلم: فقل له: ولا ليلة صيفين  
 قال: ولا ليلة صيفين، أخرجه أحمد  
 (شرح الحاشية: لعله أراد بها  
 الطنفة ويقتل لها الخمل، وسنوت  
 استنقت، والناية: الناضجة الق  
 يستنق عليها، وجملت: تنفطت من العمل  
 والسبي والبالا: الأسرى، قاله الجوهري  
 وقال غير السبي: الهب وأخذ الناس

جبر نے جبر نے میرا سینہ زخمی ہو گیا ہے، خاطر نے  
 عرض کیا بچے پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گئے  
 پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی اور مال  
 دیا ہے، میں ایک نوکر عطا فرمائیے، فرمایا میں  
 تم کو کچھ نہیں دوں گا۔ یہ سارا مال اہل صفہ پر  
 خرچ کروں گا۔ جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹ  
 سے لگ گئے ہیں۔ دونوں واپس آگئے اور اپنے  
 لحاف میں لیٹ گئے، اگر دونوں اپنے سروں کو چھپا  
 تو پاؤں برہنہ ہو جاتے، اگر پاؤں چھپاتے سر برہنہ  
 ہو جاتے، رسول اللہ تشریف لائے دونوں اٹھ کر  
 بھرے ہو گئے، فرمایا اپنی جگہ پر رہو، کیا میں  
 تمہیں ایک ایسی بات سے آگاہ کروں جس کا تم نے  
 مجھ سے سوال نہیں کیا، عرض کیا: کیوں نہیں۔  
 فرمایا جبرائیل نے مجھے کچھ کلمات تعلیم کئے ہیں۔  
 جن کو ہر نماز کے بعد تلاوت کرنا، دس دفعہ  
 سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ  
 اکبر، جب بستر پر سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ  
 ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔  
 علی علیہ السلام نے فرمایا جب سے مجھے رسول اللہ  
 نے ان کلمات کی تعلیم دی ہے میں نے اب تک  
 ان کی تلاوت ترک نہیں کی، کسی نے پوچھا صغیر  
 کی رات کو بھی ان کو ترک نہیں کیا، فرمایا صغیر  
 کورات کو بھی ان کلمات کی تلاوت نہیں چھوڑتی

عبيدا، وأما السيدة: المرأة المنهوبة فضيلة  
بمعنى مفغولة وجمعه سبایا

وعند أن فاطمة شكت ما تلقى من  
أثر الرضا، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم  
سبي فأنطلقت فلم تجد فوجدت عائشة  
فأخبرت بها، فلما جلم النبي صلى الله عليه  
وسلم أخبرته عائشة بمعي، فاطمة نجاً  
النبي صلى الله عليه وسلم البنا وقد أخذنا  
مضاجعنا، فذهبت لأقوم فقال: على  
مكانك، فتعد بيننا حتى وجدت برد  
قد ميه على صدري، فقال: ألا أعلمكم خير  
أعما سألتماي؟ إذا أخذتما مضاجعكما  
فكبيرا أربعين وثلاثين وسبعاً وثلاثين  
وأحد وثلاثين، فهو خير لكم من خادم  
يخدمكما، أخرجه البخاري وأبو حاتم  
وعند قال: شكت إلى فاطمة من الطحين  
فقلت: لو أتيت أباك فساألتك خادماء  
قال: فأنمت النبي صلى الله عليه وسلم فلم  
تصادفه، فرجعت مكانها، فلما جال الخبر  
فأتى وعليها تظيفة إذا البناها طاولت  
منها جوبنا وإذا البناها عرضا خرجت  
منها أخذت اسنار وسمنا فقال: يا فاطمة  
أخبرت أنك جئت، فمهل كانت لك

علی علیہ السلام نے کہا فاطمہ نے آنحضرت  
سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، رسول اللہ  
کے پاس قیدی آئے، تو آپ آنحضرت کے پاس  
تشریف لائیں، لیکن آپ کو گھر میں رہا کہ وہاں چلی  
گئیں، اور بی بی عائشہ کو آگاہ فرمائیں، آنحضرت  
تشریف لائے تو بی بی عائشہ نے آپ کو آگاہ کیا  
آپ ہائے پاس تشریف لائے تو ہم بستروں پر  
یٹ چکے تھے، ہم بستروں سے اٹھنے لگے تو فرمایا  
دوڑیں بیٹے رسول، آپ ہائے درمیان چڑھ گئے ہیں  
نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس  
کی، فرمایا تمہیں ایسی بھلائی سے آگاہ کروں جس کا  
تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا، عرض کیا کیوں نہیں  
فرمایا (رات کو) سوئے لگو تو ہم ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر،  
۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا  
یہ تہائے لئے خادمہ سینے سے بہتر چیز ہے۔

علی علیہ السلام نے فرمایا فاطمہ نے مجھ سے  
چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، میں نے  
کہا باپ کو کہیوں نہیں لے آئیں؟ آنحضرت  
کے پاس آئیں مگر آپ سے ملاقت نہ ہوئی۔  
جب آنحضرت آئے تو آپ کو آگاہ کیا گیا، آپ  
ہائے پاس تشریف لائے، ہم ایک لحاف کے  
اندھ لٹ چکے تھے، جب ہم اس کو طویل میں اور سچے  
تو ہائے ہم کا جو تہی حصہ رہزہ ہوتا، اگر ہم اس کو

حاجۃ قالت : لا ، قلت : بلی ، شکت  
إلی من الطحین فقلت لراعیته أباک  
فألتفت خادماء فقال : أفلا أدلکمما علی  
ما هو خیر لکمما ؟ إذا أخذت لکمما جعلا  
ثم ذکر معناه أخرجه ابن حاتم  
وعن أم سلمة رضی اللہ عنہا  
قالت : جاءت فاطمة إلی النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم تشکی أثر الخدمۃ وتساءلہ  
خادما ، قالت : یا رسول اللہ لقد جعلت  
یدای من الرجا ، أظن مرة وأعجن  
مرة ، فقال لہا : إن یزول اللہ شیئا  
سیأتیک ، وسأدلت علی خیر من ذلک  
إذ لموت من جعلک ضعیفی اللہ ثلاثا  
وثلاثین ، حکبری اللہ ثلاثا وثلاثین  
واحمدی اللہ أربعاً وثلاثین ، فتلک  
مائة : فہو خیر لک من الخادم . أخرجه  
الدولابی

عرض کے لحاظ سے اور صحت تو ہمارے قدم اور  
سر پر ہر پہن جاتے ، آنحضرتؐ نے خاطر سے فرمایا  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے پاس آئی تھیں ،  
کسی حاجت کی خاطر آئیں تھیں ، عرض کیا نہیں ہیں  
نے کہا میں ایک ضرورت کی خاطر آئیں تھیں ، چکی  
پیسنے کی مجھ سے شکایت کی ، میں نے کہا اپنے  
باپ سے نوکر کیوں نہیں لائیں ؟ آنحضرتؐ نے  
فرمایا تمہیں ایسی چیز سے کیونکر آگاہ کر دوں جو  
نوکر سے بہتر ہو ؟ جب رات کو سونے لگو تو رکھے  
تکلمات کرو.....

ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ فاطمہؓ آنحضرتؐ  
کی خدمت میں حاضر ہوئیں ، کام کرنے کی شکایت  
کی اور آنحضرتؐ سے نوکر طلب کیا ، کہ چکی پیسنے  
سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں ۔ ایک دفعہ چکی  
پیسیتی ہوں اور ایک دفعہ آگوندھتی ہوں ۔ فرمایا  
جب بہتر ہو سوجاؤ تو ۳۲ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳  
مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۴ مرتبہ الحمد للہ پڑھو ، یہ کبھی  
مرتبہ پڑھنا ہو گا ۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر  
چیز ہے ۔

## ذکر تواضعہ

تقدم فی زہد : طرف منہ ، دسیاؤ  
فی ذکر و ردہ طرف منہ : ایضا وعن

## آپ کا تواضع

ابو صالح پارچہ فروش اپنے دادا سے روایت  
کرتے ہیں ، علی علیہ السلام نے کھجوریں خریدیں

ان کو غصے میں ڈال کر اٹھا لیا، میں نے عرض کیا  
یا امیر المؤمنین کیا ان کو میں اٹھا سکتا ہوں؟  
فرمایا عیالداران کے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے  
زید بن وہبؓ کہا کہ جعد بن بجر خارجی نے علیؑ  
کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس  
کے مجھے کیوں ترگئے ہو، یہ کبتر سے دُور رکھنا  
ہے مسلمان کے لئے مناسب کہ وہ ایسا لباس  
زیب تن کرے۔

زاذان سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ  
السلام کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا، آپ  
نے ہاتھ میں جوئی کا تسمہ لکڑا ہوا لیا، آدمی کو  
تسمہ دے دیتے، جھٹکے ہوئے کو راستہ دکھلا  
بار بردار کی بوجھ اٹھانے میں مدد کرنے اور اس  
آیت کی تلاوت فرماتے: اے آخرت کا گھر جسکو  
مہمنے پر ہیز گاروں کے لئے بنایا ہے جو زمین  
میں تکبر اور فساد نہیں کرتے، عاقبت پر ہیز  
گاروں کے لئے ہے۔

ابو مضر بصری سے مروی ہے کہ میں نے  
علی علیہ السلام کو خرمافروش کے ہاں دیکھا  
اور خرمافروش کے پاس ایک نوکرانی رد رہی تھی  
آپ نے نوکرانی سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض  
کیا کہ میں نے اس شخص سے ایک درہم میں یہ  
کھجوریں لیں، اور میرا مالک ان کو نہیں لیتا۔

ابی صالح بیاع الاکیہ عن جعد قال:  
رأيت عليا اشترى تمرا بدرهم فخله في  
ملحفته، فقتل، یا امیر المؤمنین اذ غلبه  
عنه؛ فقال أبو العیال أحق بخله آخرجه  
البغوی فی معجمه

وهن زید بن وہب أن الجعد بن  
بعجة من الخوارج عاتب عليا في لباسه  
فقال، ما لكم وللباسي؛ هذا هو أبعد من  
النبر، وأجد أن يقتدي به المسلم  
آخرجه أحمد وصاحب الصغوة. وقد  
تقدم في هذه؛ وقوله أجعد: أحق  
أحق وأولى؛ وجعد بن غليلق دهرى بمعنى  
وعن فاذا قال، رأيت عليا ميمشي في  
الأسواق فيمسك الشوع بيده فيناول  
الرجل الشع، ويرشد النمل وليعين  
الحمال على الحموله وهو يقرأ الآية تلك  
الدار الآخرة يجعلها للذين لا يميلون  
علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين  
ثم يتر، هذه الآية نزلت في ذى القعدة  
من الناس. أخرجه أحمد في المنائب

وعن أبي مضر البصرى أنه شهد  
عليا أني أصحاب القروجرية تبكي عند القمار  
فقال، ما شأنك؟ قالت، باعني قرأ يدوم

حضرت نے فرما دوش سے کہا اپنی کجھواریں لے  
لو اور اس کا درہم واپس کر دو یہ لو کرانی ہے  
اس کے بس میں کوئی بات نہیں ہے۔ فرما دوش  
نے حضرت کی بات کو ٹھکرا دیا۔ مسلمانوں نے  
اس سے کہا جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ کہا  
مجھے علم نہیں ہے، انہوں نے کہا یہ تو امیر المؤمنین  
ہیں۔ اس نے کجھواریں لیکر درہم واپس کر دیا  
حضرت سے کہا آپ مجھ سے راضی ہو جائیں،  
فرمایا، میں اس وقت تک تم سے راضی نہیں  
ہوں گا، جب تک تو لوگوں کے حقوق پر سے  
نہیں کرے گا۔

فردہ مولای، فابی أن یقبلہ، فقال: یا  
صاحب التمر خذ تمرک وأعطها درہمہا  
فإنہ باخل ولم یلبس لها أمر، فندفع، فقال  
المسلمون: تدری من دفعتم؟ قال: لا قالوا  
أمیر المؤمنین، فغضب تمرہا وأعطھا درہمہا  
وقال: أحب أن ترضی عنی فقال: ما أراضانی  
عنک، إذا أدفیت الناس حقوقہم، أخرجه  
أحمد فی المناقب

## ذکر حیاۃ من النبی ﷺ

عن علیہ السلام قال: بکنت رجلاً مذاً  
فکنت أستعق أن أسأل رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لکان ابنتہ منی، فأخبرت  
المقداد بن الأسود فقال: فیصل ذکرہ  
وہو عنا: أخرجاہ

## ذکر غیرتہ علی النبی ﷺ

عن علی علیہ السلام قال: قلت لرسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مالک تنو قریش

## آپ رسول اللہ سے حیا کرتے تھے

علی علیہ السلام نے کہا، مجھے مذی بہت  
آیا کرتی تھی، میرے پاس رسول اللہ کی دختر  
تھیں، اس لئے یہ مسئلہ شرم کی وجہ سے آپ  
سے نہیں پوچھ سکتا تھا، میں نے یہ کام  
مقداد کے ذمہ لگا دیا، اس نے آنحضرت سے  
پوچھا، فرمایا ذکر دھو کر وضو کر لے۔

## نبی علیہ السلام کو احساس دلانا

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت  
کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قریش کی عورتوں

کی طرف رغبت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو چھوڑ  
دیا؛ فرمایا تمہارے پاس کوئی عورت موجود ہے؟  
عرض کیا، جناب عمرؓ کی بیٹی موجود ہے؛ فرمایا  
یہ میرے لئے حلال نہیں ہے، یہ میرے رضاعی  
بھائی کی بیٹی ہے۔

وَتَدْعَانَا؛ قَالَ: وَعِنْتُمْ شَيْءٌ؛ قُلْتُ: نَعَمْ  
بِنْتُ حَمْزَةَ؛ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّمَا لَا تَحِلُّ لِي إِذَا بَنَيْتُهُ أَخِي مِنْ الرِّجَالِ  
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ: تَنَوَّقْ؛ لَعَلَّهُ  
بَعْنَى تَأَنَّقْ؛ وَيُجُوزُ ذَلِكُ؛ أَوْ يَتَخَذُ فَرَقًا  
وَكُنِيَ بِهِ عَنْ النَّسَائِ

## ذکر خوفہ من اللہ عزوجل آپ کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا

تقدم وصف خلد الله في أول الفصل

في النش معنى ذلك

اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

نوٹ: یہ کتاب اصل سنت کہ ہے اس کے کئی مندرجات سے علماء امامیہ  
کو اتفاق نہیں ہے۔ اس کتاب میں بعض ایسی احادیث نقل کی گئی  
ہیں جو عصمت کے منافی ہیں۔ ہم ایسی احادیث کو نہیں مانتے وہ  
محض تنقیص آل محمد کے خاطر بنو امیہ کی خفادہ ساز مکیٹ نے وضع کی ہیں۔

## آپ کی پرہیزگاری

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں علی علیہ السلام  
کی خدمت میں بقر عید کے دن حاضر ہوا، آپ  
نے گوشت اور اڑے سے پکا ہوا، کھانا دیا، میں  
نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے، اگر آپ  
بطح کا گوشت کھلاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو  
بہت نیکی دیتا، فرمایا: زبیر کے فرزند ہیں نے  
رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ

## ذکر ورعہ

عن عبد الله بن الزبير قال: دخلت  
على علي بن أبي طالب يوم الأضحية فغرب  
إلينا خزيرة، فقلت: أسلمك، لوقوت  
الينان من هذا البطل، يعني الأوز. قال: فإن الله  
قد أكثر الخير. فقال: يا ابن زبير سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يحل  
لخليفة من مال الله إلا قيعتان: قيعتة



کو اللہ تعالیٰ کے مال سے دو پیالے لینے چاہیں  
ایک پیالہ سے خود اور اپنے عیال کا گزارہ کرے  
اور دوسرے پیالہ سے لوگوں کی تلافی کرے  
ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے ثقیف  
کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے علی علیہ السلام نے  
کہا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا، میں حاضر  
ہوا، کوئی دربان نہیں تھا۔ آپ کے پاس  
ایک پیالہ اور پانی کا گزہ رکھا ہوا تھا۔ اپنے  
چمڑے کا ٹیٹھا منگوایا، جو مہر شدہ تھا، آپ نے  
مہر کو توڑا، اس میں ستو موجود تھا، اس میں سے  
ایک مٹھی لیکر پیالے میں ڈال دی، اس میں پانی  
ڈالا کر پیالہ اور مٹھی بھی پلایا۔

نوٹ

(۱) سبکل کہتے مسلمان ہیں، جو علی علیہ السلام  
کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔  
مجھ سے زرا گیا۔ عرض کیا یا امیر المومنین  
عراق میں ایسا کرنے میں، حالانکہ یہاں کھانے  
پینے کی چیزیں وافر مقدار میں موجود ہیں، فرمایا  
خدا کی قسم میں سبکل کی وجہ سے مہر نہیں لگانا بلکہ  
اس سے اپنی ضرورت کے مطابق لیتا ہوں، مجھے  
اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جب ختم ہونے لگے  
تو اس میں اور نہ ڈال دیا جائے، اس لئے اس  
کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ

يَا كَلْبَاهُودَ أَهْلَهُ وَقَدَمْتَهُ يَنْعَبَا بَيْنَ  
أَيْدِي النَّاسِ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ  
(شرح) الخزيرة: أَن يَنْعَبَ الْقَدَمَ  
بِلَحْمٍ يَقْطَعُ مِغْفَارًا عَلَى مَاءٍ كَثِيرٍ فَإِذَا انْجَبَ  
وَعَلِيهِ الدَّقِيقُ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا لَحْمٌ  
فَهِيَ عَصِيدَةٌ

وَعَنْ ابْنِ عَصْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّ عَلِيًّا  
قَالَ لَهُ إِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَرَحَ عَلَى  
قَالَ: فَرَحْتَ إِلَيْهِ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ حُلَا جَا  
يَحْتَجِي دُونَهُ، وَوَجَدْتُهُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ  
وَكُوْزٌ مِنْ مَاءٍ، فَدَعَا بَنَظِيئَهُ، فَقُلْتُ فِي  
نَفْسِي: لَقَدْ أَمْنَتِي حِينَ يَخْرُجُ إِلَى جَوْهَرَا  
وَلَا أَدْرِي مَا فِيهَا، فَإِذَا أَعْلَاهَا خَامُ فَكُتِرَ  
الْحَاقِمُ. فَإِذَا أَيُّهَا سَوِيْقٌ فَاتَّخَذَ مِنْهُ قَبْضَةً  
فِي الْقَدَحِ وَصَبَّ عَلَيْهِ مِلْحًا، فَتَرَبَّ  
وَسَقَانِي فَلَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَتَضَنُّعُ هَذَا بِالْعِرَاقِ وَطَهَامِ الْعِرَاقِ  
أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: فَإِنَّهُ مَا أَخْتَمَ  
عَلَيْهِ بَخْلًا بِهِ وَلَكِنِّي أَتَّبَاعُ قَدَرِ مَا  
يَكُونُنِي، فَأَخَافُ أَنِّي يَفُوتُنِي فِيهِ  
مِنْ غَيْرِهِ، وَإِنِّي أَخْشَى لَذَلِكَ. وَأَكْرَهُ  
أَنْ يَدْخُلَ بَطْنِي إِلَّا طَبِيًّا. أَخْرَجَهُ فِي

الصفة واللام في سيرته

وعن ابن حبان التيمي عن أبيه قال:  
رأيت علي بن أبي طالب على المنبر يقول:  
من يشترى من سيفي هذا؛ فلو كان عندي  
ثمن إنذار ما بعته فقام إليه رجل وقال  
أسلفك ثمن إنذار

قال عبد الرزاق: وكانت بيده  
الدنيا كلها إلا ما كان من الشام. أخرجه  
أبو عمرو، وأخرج معناه بن زيادة صاحب  
الصفة عن علي بن أبي رقيم عن أبيه، ونظفه  
قال رأيت علياً وهو يبيع له سيفاً في السوق  
ويقول من يشترى مني هذا السيف؛ فقلنا  
قلنا الحية لطلال ما كشفت به الحبوب  
عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ولو كان عندي ثمن إنذار ما بعته

وعن هارون بن عتبة عن أبيه  
قال: دخلت على علي بن أبي طالب في  
الحورنق وهو يرعد تحت حمل قطيفة  
فقلت: يا أمير المؤمنين، إن الله قد  
جعل لك ولائاً بيتك في هذا الموضع  
وأنت تصنع بنفسك ما تصنع؛ فقال ما  
أزودكم من ما لكم، وإني أظنني ألقى  
خرجت بها من منزلي. أو قال من البيت

میرے حکم میں پاک چیز داخل ہو۔

ابن حبان ترمذی اپنے باپ سے روایت کرتے  
ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرائض  
ہونے سنا۔ میری یہ تلوار کون شخص خریدے گا  
اگر میرے پاس تمہد کی قیمت ہوتی تو میں اس  
کو ہرگز فروخت نہ کرتا، ایک شخص نے کھڑے  
ہو کر عرض کیا، تمہد کی قیمت میں دینا ہوں۔

عبد الرزاق نے کہا یہ اس وقت کی بات ہے  
جب شام کو چھوڑ کر تمام اسلامی سلطنت آپ  
کے قبضہ میں تھی۔

علی بن الرستم اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو بازار میں اپنی  
تلوار فروخت کرتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے تھے  
میری یہ تلوار کون خریدے گا؟ قسم ہے اس ذات  
کی جس نے دوزخ میں شگاف ڈالا، میں نے اس  
تلوار کے ذریعے بہت سی جنگیں رسول اللہ سے  
دور کی تھیں، اگر میرے پاس تمہد کی قیمت ہوتی  
تو میں اس کو فروخت نہ کرتا۔

ہارون بن عسکر نے اپنے والد سے روایت  
کرتے ہیں کہ میں خورنق میں علی علیہ السلام  
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ پرانے لحاف  
میں کاپ رہے تھے، عرض کیا امیر المؤمنین  
خداوند عالم نے آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا

اس مال میں حتی مقرر کیا ہے، اور آپ اپنی ذات کیساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں، فرمایا میں تمہارے مال کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا یہ میرا وہ پھنسا ہوا الحاف ہے جس کو لیکر میں گھر سے نکلا تھا۔ یا مدینہ سے نکلا تھا۔

ابن مطرف نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک چادر باندھے ہوئے اور دوسری چادر شانے پر ڈالے ہوئے، اتھ میں کوڑا لے ہوئے آپ دیہاتی معلوم ہوتے تھے دیکھا، آپ کھڑے بیچے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا اے شیخ مجھے تین درہم میں صرف ایک قمیض دیدو، جب کاگذارنے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کوئی چیز نہ خریدی۔ اور ایک لڑکے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم میں قمیض خرید فرمائی، جب لڑکے کا والد آیا تو لڑکے نے اُسے آگاہ کیا۔ لڑکے کا والد درہم لیکر حضرت کی خدمت میں آیا، عرض کیا یا امیر المؤمنین یہ درہم کے لو، فرمایا کیوں؟ عرض کیا قمیض کی قیمت دو درہم تھی، فرمایا میں نے اپنی مرضی سے خریدی تھی۔

عمر بن یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں گئی اور شہد کی شکلیں پیش کی گئیں، ایک روز آپ نے

(شرح) السملی، الخلق، و القطیفہ: دثار خمل، والجمع قطائف وقطف أيضا كصفيته ووصف - اوردو کم: آسیب منكم، و اللفظ المصيبة والجمع أرفاء

وعن ابن مطرف قال: رأيت عليا مؤثرا يأنا را، موثرا يبردا، ومعه الدرّة كأنه أعرابي بدوي، حتى بلغ سوق الكو، اميس فقال: يا شيخ أمن بعي في قميص بتلاته دراهم، فلما عرفه لم يشتر منه شيئا، فأق غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بتلاته دراهم ثم جاء أبا الغلام فأخبر، فلأخذ أبوه درهما ثم جاء به فقال: هذا الداهم يا أمير المؤمنين، فقال: ما شأن هذا الداهم؟ قال: كان القميص ثمن درهمين قال: باعني رضاي وأخذ رجلا، أخرجهما صاحب السفوة، وخرج الثاني أحمد في المناقب

(شرح) الكوباس: فارسي معرب بكسر الفاء، والكوباسة أخض منه، والجمع كوباس. وهو ثياب خشنه وعن عمرو بن يحيى عن أبيه قال:

ان کو ملاحظہ فرمایا جن میں آپ نے کمی محسوس کی۔ آپ سے کہا گیا کہ ام کلثوم آنی تھیں اور اس میں سے لے گئی تھیں۔ آپ نے وزن کرنے والوں کے پاس مشک بھیج دی انہوں نے کہا اس میں پانچ درہم کمی کی ہے آپ نے ام کلثوم کے پاس کمی کو جیسا کہ پانچ درہم میرے پاس بھیج دو۔

عامر بن کلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس اصفہان سے مال آیا۔ آپ نے اس کو سات حصوں پر تقسیم کر دیا اس میں ایک ٹوٹی تھی اس کو بھی سات حصوں میں تقسیم فرمایا پھر آپ نے قرعہ ڈالا جس کا قرعہ نکلا اس کو مال پہلے مل جاتا۔

اعمش نے کہا کہ حضرت علیؑ اس مال پر گزراہ کرتے جو آپ کے پاس مدینہ سے آیا کرتا تھا۔ ابوصالح کا بیان ہے کہ میں ام کلثومؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ لنگھی فرما رہی تھیں، میرے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا، حسنؓ اور حسینؓ تشریف لائے اور آپ کے پاس ملے گئے آپ نے دونوں سے فرمایا ابوصالح کو کوئی چیز کیوں نہیں کھلاتے؟ وہ پیالے میں شورمالا کہ جس میں دانے بٹے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا امیر مومنینؓ یہ چیز کھاتے ہو؟ ام کلثومؓ نے مجھ سے

آھدی املی علی بن ابی طالب ازقاق سمن  
وعسل، فراھا قد نقصت، قال، فقیل لہ  
بعثت ام کلثوم فأخذت منه، فبعثت الی  
المقومین، فقوموا خمت دھام، فبعث  
الی ام کلثوم، إبعثی لی خمسة دھام  
أخرجہ فی الصفة \* وعن عامر بن  
کلب عن أبیہ قال: قدم علی ابن ابی  
طالب مال من أصفہان، فقصمہ سبعۃ  
أسباع، فوجدنیہ رغیفًا، فقصمہ سبع  
کمر وجعل علی کل جزء کسۃ، ثم أقرع بینہم  
أیہم یعطی أول؛ أخرجہ أحمد والقی  
وعن الأعمش قال: کان یعدی  
دیعی، ویأکل ہومن شئ یجید من  
المدینۃ \* وعن ابی صالح قال: دخلت  
علی ام کلثوم بنت علیؑ ما ہی تمتشط  
ستر بینی وبنینا، فجاء حسن وحسین، فدخلوا  
علیہا وہی جالسة تمتشط، فقالت: ألا  
تطعمون أبی صالح شیئاً؟ قال: فأخرجوا  
الی قصعة فیہا مرق بحبوب، قال: فقلت  
تطعمون هذا وأنتم أمراء؟ قالت ام  
کلثوم، یا أبی صالح، کیف لودایت أم المومنین  
یعنی علیا، وأتی بآثر ج، فذهب حسین فأخذ  
حما آخر جلة فنزعہا من یدہ، ثم أمر بکہ نقسم

فرمایا۔ اگر امیر المؤمنین علی کو دیکھتے تو تجھے پتہ چلتا۔ ایک روز آپ کے پاس ترنج (بیموں کی قسم کا پھل) آئے، ان میں سے حین نے ایک ترنج اٹھا لیا، حضرت نے ان سے چھین لیا اور حکم دیا کہ لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

## ذکر عدلہ فی رعیتہ

تقدم فی ذکر وعدہ آنفا طرذ منہ  
وعن کویۃ بنت ہمام الطائیۃ  
قالت کان علی یقسم فینا اللودس بالکونۃ  
قال فضالہ، حلتنا وعلی المدل منہ أخرجه  
أحمد فی الناقب

آپ کا رعیت میں انصاف کرنا  
کریمہ بنت ہمام طائیہ نے کہا کہ علی علیہ  
السلام کو ذمہ میں ہمارے درمیان دو قسم  
تقسیم فرمایا کرتے تھے، فضالہ نے کہا ہم نے آپ  
کی اس بات کو انصاف پر محمول قرار دیا۔

## ذکر تفقد احوالہم

عن ابی الصہب قال: رأیت علی  
بن ابی طالب بشط الکلاء یأل عن  
الأسماع

رعایا کے حالات دریافت کرنا  
ابو الصہبہ کا بیان ہے میں نے علی علیہ  
السلام کو شط الکلاء میں دیکھا آپ چیزوں کے  
جاذ دریافت فرما رہے تھے۔

حضرت کے حالات ہمارے کتاب

## علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

”مکتبۃ الشاہد“ ملاحظہ نے شائع کی ہے!

ذکر شفقتہ علی اُمتہ محمد ﷺ

فی الجاہلیہ والاسلام تخفیف

(اللہ عزوجل عن الامۃ بسببہ)

عن علی بن ابی طالب قال: لما نزلت

یا ایہا الذین آمنوا إذا ناجتکم الرسول

فقد معاہین یدی جنواکم صدقۃ، قال یدی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ما تری دینا

قلت: لا یطیقونہ، قال: فکم؟ قلت: شیعوۃ

قال: ہذا لرحیۃ، فنزلت: اشفقتم ان

تقدموا ین یدی جنواکم صدقت... لایۃ

قال فی خففت اللہ عن ہذہ الامۃ اخرجہ

ابو حاتم \* وعن ابن عباس رضی اللہ

عنہما انہ قال: انا اخرجکم بالسلام ابی

لورہ قال: قلنا: بلی، قال: قال ابو ذر کنت

رجلا من غفار: فبلغنا ان رجلا قد خرج

بکفۃ یرحم اللہ فی، فقلت لا تخی، انطلق

الی ہذا الرجل بکفۃ و انتی مجروح فاطلق

خلیتہ ثم رجع، فقلت: ما عندک؟ قال:

واللہ لقد دایت رجلا یمو بالخیر و ینہی

عن الشر، فقلت: لم تشق من الخیر؟

فاخذ جریبا و عساکم اقبلت الی سکتہ

آپ محمد کی اُمت پر مہربانی کرنا، آپ کے

سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر

تخفیف کی

علی علیہ السلام نے فرمایا جب آیت

لایۃ ایمان والوجوب رسول سے راز کی بات

کرد تو صدقہ دیا کرو، نازل ہوئی تو آنحضرت نے

عج سے پوچھا کہ صدقہ ایک دینار ہونا چاہیے

عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے

فرمایا پھر کس قدر ہونا چاہیے، عرض کیا ایک

ہو۔ فرمایا "تم بہت زائد ہو" یہ آیت نازل

ہوئی، اشفقتم.... فرمایا میری وجہ سے

اللہ تعالیٰ نے اس آیت پر تخفیف کی۔

ابن عباس نے کہا کیا میں ابو ذر کے

اسلام لانے کے واسطے میں آگاہ کروں، ہم

نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ کہا کہ ابو ذر نے کہا میں

غفار قبیلے کا آدمی ہوں، میں معلوم ہوا کہ مدینہ

میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں

نے اپنے بھائی سے کہا مکہ میں جا کر اس شخص

کے حالات معلوم کرو، اور مجھے آگاہ کرو، میرا بھائی

طر گیا اور آنحضرت سے مل کر واپس آگیا میں

نے اس سے آپ کے حالات معلوم کئے کہا

کہیں نے آپ کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے پایا ہے۔ مجھے بھائی کی بات سے تسلی نہ ہوئی۔ میں جراب اور عصا لیکر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں آنحضرت کو جانتا نہ تھا کسی دوسرے آپ کے بارے میں پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ چاہہ زم زم کا پانی پی کر مسجد میں آکر بیٹھ جاتا، ایک روز علی علیہ السلام میرے پاس سے گزریے، فرمایا تم مسافر ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا میرے گھر جلو، میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت نے کوئی بات مجھ سے نہ پوچھی۔ اور میں نے آپ کو کچھ بتایا جمعہ کو میں پھر مسجد میں آگیا، میں نے رسول اللہ کے بارے میں کسی سے نہ پوچھا اور نہ ہی کسی شخص نے آپ کے بارے میں مجھے آگاہ کیا پھر علی علیہ السلام کا گزر ہوا۔ فرمایا اب تو مجھے اس شخص کے گھر کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ عرض کیا اسی معلوم نہیں ہوا۔ فرمایا میرے سا جلو میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم نے آپس میں کوئی بات نہ کی، تیسرے روز بھی ایسا ہی واقعہ ہوا۔ علیؑ نے ابوذرؓ کو ساتھ لیا۔ فرمایا تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے، تمہارا کیا تقہر ہے اس شہر میں کیوں آئے ہو؟ عرض کیا اگر میری بات پوشیدہ رکھو گے تو بتاؤں گا۔ میں نے

فجعلت لا أعرفه وأكف أن أسأل عنه، فأشرب من ماء زمزم وأكون في المسجد، قال: فصر يعلی، فقال: كأن الرجل غريب، قال: قلت: نعم، قال: فانطلق إلى المنزل، فانطلقت معه لا يسألني عن شيء ولا أخبره، فلما أصبحت عدوت إلى المسجد، سألت عنه، وليس أحد يخبرني عنه بشيء، قال: فصر يعلی، فقال: أما أن الرجل أن يعرف منزله؟ قال: قلت: لا، قال: فانطلق معي، فذهبت معه ولا يسأل أحد منا صاحبه عن شيء حتى إذا كان اليوم الثالث فعل مثل ذلك فأقامه على معه، ثم قال له: ألا تعد شيء؟ قال فقال: ما أمرك وما أقدمك هذه البلد؟ قال: قلت له: إن كنت على أخبرتني، قال فقلت له: بلغنا أنه خرج ههنا رجل يزعم أنه نبی، فأرسلت أمي ليكلمه، فخرج ولم يشفي من الخبر فأردت أن ألقاه، فقال: أما إنك لقد شئت، هذا وجهي إليك، فاتبعني وادخل حيث أدخل، فإني إن رأيت أحدًا أخافه عليك فمست إلى الخائط كافي أصلح تعلق، وامن أنت فمضى

عرض کیا کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو حالات معلوم کرنے یہاں بھیجا ہے، اس نے مجھے اکر حالات سے آگاہ کیا لیکن میری تسلی نہیں ہوئی، اب میں اس شخص سے خود ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم نے ہدایت پائی، تم میرے ساتھ چلے آؤ۔ اگر میں نے کسی ایسے شخص کو دیکھا، جس سے تیرے بارے میں خطرہ لاحق ہو، تو دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی جوتی ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا۔ تم چلتے رہنا۔ میں آپ کیساتھ چل پڑا۔ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آنحضرت سے کہا، آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے، آپ نے اسلام پیش کیا، میں مسلمان ہو گیا

آپ کے ہاتھوں قبیلہ سہران کا اسلام لانا  
برادر بن عازب کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اہل یمن کی طرف خالد بن ولید کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے روانہ فرمایا، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ خالد چھ ماہ رہا۔ مگر ایک شخص بھی مسلمان نہ ہوا۔ رسول اللہ نے علیؑ کو بھیجا اور کہا کہ خالد اور ان لوگوں کو جو خالد کیساتھ گئے ہیں واپس بھیج دو، مگر جو لوگ علیؑ کے ساتھ رہنا چاہیں ان کو رہتے دینا۔ برادر نے کہا میں علیؑ کیساتھ رہا

و معنیٰ معہ حتر دخلت معہ علی  
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له اعرض  
علي الاسلام، فعرضه فأسلمت آخرجه  
البيماري

وفي الحديث قصة ذكرناها ليستقر  
في مناقب النباس

## ذکر اسلام ہمدان علیؑ

عن البراء بن عازب قال، بعث رسول  
الله صلى الله عليه وسلم مع خالد بن الوليد  
إلى أهل اليمن يدعوهم إلى الاسلام، كنت  
فيمن كان معہ، فأقام عليهم ستة اشهر  
لا يجيبونه الى شئ، فبعث النبي صلى الله عليه  
وسلم علي بن أبي طالب وأمس آن رسول  
خالد اومن معہ الا من أولاد البقا مع  
علي فبترکہ، قال البراء، وكننت مع من



سواء جب ہم میں داخل ہوئے تو لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا۔ وہ حضرت کی خاطر جمع ہو گئے، علی علیہ السلام نے یہیں صبح کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو ہم ایک قطار میں کھڑے ہو گئے، اپنے ہمارے سامنے تشریف لا کر خدا کی حمد و ثناء کے بعد اہل ایمان کو رسول اللہ کا خط پڑھ کر سنایا، سارا اہل ایمان ایک دن میں مسلمان ہو گیا۔ علی علیہ السلام نے خط کے ذریعہ اس بات سے انحضرت کو آگاہ کیا۔ رسول اللہ نے جب خط پڑھا تو سجدہ ریز ہو گئے اور دو دفعہ فرمایا۔

”اہل ایمان پر سلام ہو“

**خارجیوں کو قتل کرنے میں اپنی فضیلت**  
 عقیقہ مسلمان نے کہا کہ علی علیہ السلام نے خارج کا ذکر کیا۔ فرمایا ان میں سے ایک شخص ناقص ہاتھ والا ہو گا۔ اگر تم نہ اترتے تو میں تم کو اس بات سے ضرور آگاہ کرتا، جسکا اللہ نے اس شخص کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے پوچھا کیا اپنے اس بات کو رسول اللہ سے سنا تھا؟ آپ نے تین دفعہ فرمایا ”ہاں“ کہہ کر کی قسم سنا تھا؟

عقب مع علی، فلما انتهينا الى أدانك  
 اليمين بلغ القوم الخبي، فجمعوا له فصولي  
 على بينا الفجر، فلما فرغ صفنا صفنا واحد  
 اثم تقدم بين أيدينا فحمد الله وأثنى  
 عليه، ثم قرأ عليهم كتاب رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم، فأسلمت هذان  
 كلهما في يوم واحد، وكتب بذلك إلى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما  
 قرأ كتابه خرسا جذاذ قال: السلام

## ذکر اثبات افضلیتہ بقول الخوارج

عن عبیدۃ السدانی قال: ذکر علی الخوارج  
 فقال ینہم رجل مخدج الید۔ اودودن  
 الید۔ لولا ان تطرو الاخبر بکم بما وعد اللہ  
 قتال علی لسان نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 لمن قتلہم، قال فقلت لعل: اسمعتہ من  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال  
 اے ورب البکعبۃ۔ ثلاثا۔ اخرجه سلم  
 (شرح: بطور: الاشر و هو مشد)  
 المرح: بقول منہ: بطر بالکسر بطور: بطور

المال. وتقول بطون عيشك كما تقول  
 رعدت أمرك وعذج اليد: ناقصها  
 ومنه حديث الصلاة فهي خداج يخال  
 خدجت الناقة إذا ألفت ولد هالثير  
 تمام. ومنعت اليد: مدي مودون اليد  
 ومنعها ناقصها أيضا، ومنه قول العرب  
 دنت الشيء وأدنته إذا اقتصدت منه  
 وعن عبد الله بن أبي رافع مولى رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال: أن الحوذية لما  
 خبجت وهو على، فقالوا: لا حكم لأهل  
 قتل على: كلمة حق أريد بها باطل: أن  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وصف لنا أسارى لأعراف وحشم  
 في هؤلاء يقولون الحق بالسنن لا يجوز  
 هذا منهم. فأشار إلى حلقه من أنقض  
 خلق الله إلى الله فيهم أسود إحدى  
 يديه حلبة ثدي. فلما قتلهم على عليه  
 السلام قال: انظروا فلم يجدوا: فقال  
 ارجعوا، فوالله ما كذب ولا كذب  
 مرتين أو ثلاثا. ثم وجدوه في خربة فأتوا  
 به حتى وضعوه بين يديه. قال عبد الله  
 وأنا حاضر ذلك من أمرهم وقول على  
 فيهم. أخرجه أبو حاتم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام  
 عبد اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ جب  
 خمار نے خود کو کیا تو میں علیؑ کیا تو خدا  
 خوار نے کہا: ”حکم صرف خدا کا ہے، علیؑ نے  
 فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے مگر ان کا اس کلمہ  
 سے مقصد باطل کی اشاعت ہے، رسول اللہ  
 نے ہم سے ایسے اٹھام کی نشاندہی کی تھی جو  
 ان لوگوں میں موجود ہیں۔ جو زبان سے حق بات  
 کہتے ہیں مگر وہ بات ان کے خلق سے نیچے نہیں  
 آتی، ان میں سے زیادہ ناپسندیدہ اللہ  
 تعالیٰ کے نزدیک وہ سپاہ شخص ہے جس کے  
 ایک ٹٹھ پوچھتے کہ پستان کے سر کی مانند  
 ایک چیز ہوگی، علیؑ نے ان کو قتل کیا اور اپنے  
 اصحاب سے فرمایا: انھیں اتار کے شخص کو  
 تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، لیکن نہ پایا  
 پھر تلاش کرو، دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے  
 کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی میری بات  
 جھوٹی ثابت ہوئی۔ دوبارہ تلاش کر بیٹے  
 اس شخص کی تلاش ایک ویرانہ میں مل گئی  
 اس کی تلاش کو لاکر حضرت کے سامنے رکھ  
 دیا گیا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے ان  
 لوگوں کی کاروائی کو دیکھا اور حضرت کے فرما  
 کو ان کے بارے میں سنا

(شرح) الحردیة، قوم یسویوں الی  
 حور وادھی بلد الخوارج، وعن زید بن  
 وهب الجعفی انه کان فی الجیش الذی  
 کان مع علی بن ابی طالب الذین ساروا  
 الی الخوارج، فقتل علی یا ایہا الناس  
 إلی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم یقول، ینحرج من امتی قوم یقرؤن  
 القرآن، لیس قراءتکم إلی قراءتہم بشئ  
 ولا صلاحاً تشکم الی صلاحاتہم بشئ، ولا  
 صیامکم الی صیامہم بشئ، یقرؤن  
 القرآن یحبون اللہ لهم وهو علیہم  
 لا تجاوز صلاحاتہم قرائتہم، یرقون  
 من الدین کما یرق السهم من الرمیہ  
 لو یعلم الجیش الذین یصیبونہم قضی  
 اللہ لهم علی لسان محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم لنشکوا عن العمل، و آیہ ذلک  
 ان فیہم رجلاً له عضد لیس له ذراع  
 علی رأس عضد، مثل حلیۃ الشدوی  
 علیہ شعرات بیض، فتقیہون الی  
 معاویۃ وأهل الشام وتکون ہولام  
 یخلفونکم فی ذراویکم وامنکم، و اللہ  
 إلی لا رجوا ان یکونوا ہولاء القوم فانہم  
 سفکوا الدم الحرام، و آقا بغا فی سوح

زید بن وہب جعفی نے کہا کہ میں اس لشکر  
 میں موجود تھا، جو علی علیہ السلام کی فوج خوارج  
 سے لڑنے کے لئے گیا تھا۔ علی علیہ السلام  
 نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
 میری امت کے ایک قوم خروج کرے گا۔ جو  
 قرآن کو پڑھتی ہوگی، مگر تمہاری قرأت اور ان  
 کی قرأت میں کوئی نسبت نہیں ہوگی، تمہارے  
 روزے سے ان کے روزے کو کوئی لگاؤ نہ  
 ہوگا۔ وہ قرآن کو اس نیت سے پڑھتے  
 ہوں گے کہ اس سے ان کو ثواب ملے گا۔  
 حالانکہ وہ ان کے لئے وبال ہوگا۔ ان  
 کی نماز ان کے عقلم سے نیچے نہیں جائے گی  
 وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے  
 جس طرح تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے اگر  
 اس لشکر کو اس بات کا علم ہو جائے جو ان کو  
 قتل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی  
 زبانی ان کے لئے کس قدر اجر مقرر کیا ہے تو  
 وہ لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں۔ دین سے فریج  
 کرنے والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک  
 شخص ہوگا۔ جس کا بازو اور کلائی نہیں ہوگی  
 اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان  
 کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی جس پر سفید

الناس فيردا على اسم الله تعالى قال  
سلمة بن كهيل: فلما التقينا وعل الخوارج  
يومئذ عيّد الله بن وهب الراسي  
فقال لهم ألقوا الرماح، وسلبوا سيوفكم  
من جنوبها، فإني أخاف أن يناسدوا  
كم كما ناسدوكم يوم خرونا، فرجعوا  
فرحشا برماهم وسلبوا السيوف  
فشجرهم الناس برماهم فقتل  
بعضهم على بعض، وما أصيب من  
الناس يومئذ إلا رجلا ن قال علي  
التمسوا فيهم المخرج، فالتمسوه  
فلم يجدوه، فقام على بعتنه حتى  
أتى ناسا قتل بعضهم على بعض قال  
أخروهم فوجدوه مما يلي الأرض، فكبوا  
علي ثم قال صدق الله وبلغ رسوله مقام  
عليه عبيدة السلماني، فقال: يا أبا عبد الله  
والله الذي لا إله إلا هو لم يبعث هذا  
الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال أرى والله الذي لا إله إلا هو حتى  
استخلفه ثلاثا وهو يجلف له، أخرجه مسلم  
وفي رواية قال: فخرنا بسجودنا عند  
وجود المخرج، وخر على ساجد معهم  
وفي رواية: قال أبو الوضي: فكأنني أنظر

بال جوئے۔  
سلم بن کھیل کامیان ہے کہ ہم نے خوارج  
سے جہاد کیا اور خوارج کا سردار عبداللہ بن  
وہب راہی تھا، عبداللہ نے اپنے لشکر  
سے کہا نیزے چھینک دو اور تلواریں میان  
نکال لو، انہوں نے نیزے چھینک دیئے اور  
تلواریں نکال لیں (علی علیہ السلام کے لشکر  
نے ان کو نیزوں پر رکھ دیا اور قتل کر دیا، حضرت  
کے لشکر سے صرف دو آدمی شہید ہوئے علی  
علیہ السلام نے فرمایا، خوارج کے مقتولین  
میں لے جانے والے کو تلاش کرو، انہوں نے  
تلاش کیا، مگر ان کو نہ ملا۔ حضرت بذات خود  
لاشوں کے پاس تشریف لائے، جو ایک  
دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں، فرمایا ان کو ہٹاؤ  
انہوں نے لاشوں کو ہٹایا تو لے جانے والے  
کی لاش سب نیچے زمین پر پڑی ہوئی تھی۔  
لاش کو دیکھ کر حضرت نے تعبیر کی آواز بلند  
کی، فرمایا، خدا نے سچ کہا اور اس کے رسول  
نے خدا کا پیغام پہنچایا۔

عبدہ سلمانی نے عرض کیا: کیا یا ایلہ یونین  
اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں  
اپنے اس حدیث کو رسول اللہ سے سنا تھا  
فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود

انہیں میں نے رسول اللہ سے اس حدیث کو سنا تھا۔ اس نے آپ کو تین دفعہ قسم دی، حضرت نے تین دفعہ قسم کھا کر فرمایا میں نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی تھی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ان لوگوں نے بچے اتھ والے کو تلاش کر لیا تو سب کے سب نجدہ میں گر پڑے اور علیؑ طرہ السلام بھی ان کے ساتھ نجدہ ریز ہو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابوالرضی نے کہا، میں نے گویا اس حبشی شخص کو دیکھا جس کے سینے پر دو پستان تھے، ایک پستان عورت کے پستان کی مانند تھا۔ جس پر (یربوع) چوہے کی قسم کے جانور کی دم کی مانند بال موجود تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب علیؑ علیہ السلام کے لشکر کو ناقص ہاتھ والا آدمی نہ ملا۔ تو آپ خود اس کی تلاش میں مصروف ہو گئے، اور اپنے آدمیوں سے فرماتے ان لاشوں کو الٹو، ان لاشوں کو الٹو، کوڑہ کے ایک آدمی نے عرض کیا وہ شخص یہاں موجود ہے، حضرت نے امد اکبر کا نعرہ بلند فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ناقص

الیہ حبشیہ علیہ ثدیان، اُحد ثدیہ مثل ثدی المرأة علیہ شعرات مثل شعرات تمکون علی ذنب الیربوع

دقی روایت: انہم لایلم یجدہ جاء علی بنفسه فجعل یقول: اقلبوا ذاقبلوا ذاجتی جاء رجل من اهل الکوفۃ فقال: هوذا، فقال علی: اللہ اکبر آخرین أحمد فی المناقب

دقی روایت: انہم لایجدہ قال علی: هذا شیطان وهو، وهو اضلہم اجرا أبو الخیر القزوی الحاکمی

(شرح) وحشا برماحم، آی القوما وعن ابی سعید اُحد قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یتمزق ما دقة من الناس تقتلہم اُولی الطافین باللہ عند جل \* ومن ابن سعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی منزل ام سلمۃ، فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا ام سلمۃ، هذا قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی اخرجہما الحاکمی

(شرح) القاسطون الجائدون من القسط بالفتح والقسط الجود والعدل

من الحق، والقسط: بالکسر العدل

اتھو والا تلاش کرنے کے باوجود نہ ملا تو  
آپ نے فرمایا۔ وہ شخص شیطان تھا اور  
اس سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔

ابو یزید خدری سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
مارتین دین سے بھل جائیں گے، ان کو وہ  
گروہ قتل کرے گا جو اللہ تعالیٰ پر صبح معزوں  
میں ایمان لایا ہو گا۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نبی بام سلمہ کے گھر میں  
تشریف لائے، اور علی علیہ السلام آنحضرت  
کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ نے  
ام سلمہ سے فرمایا: یہ شخص قاسطین (صغیر و)  
ناکین (بخل والے) اور مارتین (نہر دان والے)  
سے میرے بعد جہاد کرے گا۔

علی علیہ السلام کی خوارج سے  
جنگ کرنیکی وجہ

ابن عباس نے کہا خوارج اپنے گھر میں  
جمع ہوئے جن کی تعداد چھ ہزار یا اس کے  
لگ بھگ تھی، میں نے علی بن ابی طالب  
سے کہا۔ یا امیر المؤمنین آپ نماز دیر سے

ذکر السبب المعجب لقتال  
الخوارج علیہ السلام

عن ابن عباس قال: اجتمعت  
الخوارج فی دارھا، وہم ستۃ الاف  
أدّأ ونحوھا، قلت لعلی بن ابی طالب  
یا ایہ المؤمنین، أبرد بالصلاۃ لعلی

ادافرمائیں، میں ان لوگوں (خوارج) سے ملتا ہوں۔ حضرت نے کہا مجھے خطرہ لگتا ہے کہ کہیں وہ آپ کو نقصان نہ پہنچائیں، میں نے کہا ایسا میرے گزند ہوگا۔ ابن عباس نے دو خوبصورت جوڑے زیب تن کئے، آپ ایک خوبصورت اور بلند آواز والے آدمی تھے ابن عباس نے کہا جب مجھے خوارج نے دیکھا تو کہا ابن عباس کے لئے خوش آمدید ہے آپ نے کیا لباس پہن رکھا ہے؟ میں نے کہا آپ لوگوں کو یہ کیوں ناگوار ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ خوبصورت لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر میں نے ان کے سامنے رایت تلاوت کی۔ کہہ دو گس نے خدا کی زمین کو حرام قرار دیا۔ جس کو اس نے اپنے بندوں کے لئے ہیا کیا۔ خوارج نے کہا آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں امیر المؤمنین کے ہاں سے تنہا بے پاس آیا ہوں۔ اصحاب رسول اور مہاجرین اور انصار کی طرح آیا ہوں تاکہ تم تک ان کا پیام پہنچاؤں اور تنہا پیغام ان تک لے جاؤں۔ تم لوگ علی ابن عم رسول اور داماد رسول سے کیوں انتقام لیتے ہو، یہ شخص گروہ ایک دوسرے کی

آلے ہو لاء القوم، فقال: إني أخافهم عبيد، قال: فقلت: كلا، قال: ثم لبس حلتين من أحسن الحلل، قال: وكان ابن عباس جميلًا جديرًا، قال فلما نظروا إلى قالوا: مرحبا بن عباس، فها هذه الحلة؟ قال: قلت: وما تتكبرون من ذلك؟ لقد رأيت على رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة من أحسن الحلل، قال: ثم تلوت عليهم: قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده قالوا: فاجابك قلت: جنتكم من عند أمير المؤمنين ومن عند أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن عند المهاجرين والأنصار لا يبلغكم ما قالوا ولا يبلغهم ما تقولون فما تنقمون من علي بن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: فأقبل بعضهم على بعض فقال بعضهم: لا تكلموه فإن الله تعالى يقول: سبلهم قوم خصمون، وقال بعضهم: ما يمنعنا من كلام ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعونا إلى كتاب الله؟ قالوا: تنقم عليه خلا لا ثلاثا، قال وما هن؟ قالوا: حكم الرجال في أمر الله عز وجل، وما

للرجال ولحكم الله، وقال ولم يصب  
 ولم ينعف، فان كان الذين قاتل قد حل  
 قتالهم فقد حل سبهم وان لم يكن  
 حل سبهم فما حل قتالهم، وعفي اسمه  
 من امير المؤمنين، فان لم يكن امير المؤمنين  
 فهو امير المشركين، قال: فقلت لم، غير  
 هذا، قالوا: حبنا هذا، قال: قلت: اراهم  
 ان خرجت من هذا بكتاب الله وسنة  
 رسوله اراهم انتم؟ قالوا: وما منعنا؟  
 قلت: اما قولكم حكم الرجال في امر الله  
 فانني سمعت الله عز وجل يقول في كتابه،  
 يحكم به فدا عدل منكم في شئ حيد انب  
 او نحوه يكون قيمة ربح درهم، فدا الله  
 الحكم فيه الى الرجال، ولو شاء ان يحكم  
 الحكم، وقال تعالى: وان خفتم شقاق  
 بينهم فاليقوا اهلهم وحكماء من اهلها  
 ان يريدوا اصلاحا يرضى الله بينهم اخر  
 قالوا: نعم  
 قلت: واما قولكم: قاتل ولم يصب ولم ينعف  
 فانه قال انكم، وقال الله تعالى: النبي  
 اولى بالمؤمنين من انفسهم واذا جاهد  
 امهاهم، فان زعمتم انها ليست بامكم  
 فقد كفرتم، وان زعمتم انها امكم فما

طرف دیکھنے لگے، ایک شخص نے کہا اس (مٹی) سے بات تک دکر، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ جھگڑا تو قسم ہے، ایک اور خارجی نے کہا، ابن عمر رسول کیسا خد بات کرنے سے میں کیا چیز روکتی ہے حالانکہ آپ کتاب خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں، خوارج نے کہا ہم تین باتوں کی وجہ سے آپ کے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا آدمیوں نے خدا کے لہر میں حکم قرار دیا۔ آدمی خدا کے حکم میں کیوں دخل دیں، حمل والوں سے جنگ کی لیکن ان کی شکست کے بعد ان کو قیدی نہیں کیا اور نہ ہی ان کا مال لیا۔ اگر حمل والوں سے جنگ جائز تھی تو ان کو قید کرنا بھی درست تھا۔ اگر ان کا قید کرنا درست نہیں تھا۔ تو پھر ان سے لڑنا کیونکر جائز تھا، اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لفظ مٹا دیا، جب آپ امیر المؤمنین نہ رہے تو امیر المشرکین ہو گئے۔ ابن عباس نے کہا، میں نے ان سے پوچھا، کوئی اللہ بات انہوں نے کہا بس ہماری یہی باتیں ہیں۔ ابن عباس نے کہا اگر میں یہ باتیں کتاب خدا اور خدا کے رسول کی سنت سے ثابت کروں (خو کا مٹی نے کیا ہے وہ درست ہے



حل سباھا، فاکتم بین ضلالتین، اخرجت  
 من هذه، قالوا، نعم، قال، واما قولکم  
 عما سمعہ من امیر المؤمنین، فانی اکتبکم  
 بذلک عن رضون، اما تملکون ان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم الحديبية  
 وقد جرى الکتاب بينہ وبين سهیل  
 بن عمرو، قال، یا علی، اکتب، هذا  
 ما اخطح محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم وسهیل بن عمرو، فقالوا  
 لو نعلم انک رسول اللہ ما قاتلناک  
 ولكن اکتب اسمک واسم ابیک فقال  
 اللهم انک تعلم انی رسولک، ثم اخذ  
 الصحيفة فمجاها بیده، ثم قال،  
 یا علی اکتب، هذا ما اخطح علیہ محمد  
 بن عبد اللہ وسهیل بن عمرو، فواللہ  
 ما اخرجہ اللہ بذلک من النبوة، اخرجت  
 من هذا، قالوا، نعم، قال، فارجع ثلثکم  
 وانعرف ثلثکم، وقلی سائرکم علی الضلالة  
 اخرجہ بکار ابن قتیبة فی نسخه

تو کیا تم اپنے عقیدہ سے باز آ جاؤ گے، انہو  
 نے کہا کہ پھر باز نہ آ جانے کی کوئی وجہ نہیں  
 ہوگی، آپ نے کہا کہ تمہارا یہ قول کہ علی نے  
 خدا کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا تو اس بات  
 کا ثبوت قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے۔ »عز کوئی کے شکار کی قیمت یا اس قسم  
 کی ایسی چیز جس کی قیمت چار درہم ہو، تم  
 میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ  
 کریں، خدا نے فیصلہ کا اختیار لوگوں کو دے  
 دیا ہے اور کہا ہے تم میں اس بارے میں صاحب  
 عدل لوگ فیصلہ کریں۔ اگر خدا چاہتا تو خود حکم  
 صادر کرتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں  
 ہی میں ناچاکی ہو تو ایک حکم مرد کی جانب  
 سے ہوا اور ایک عورت کی طرف سے دونوں  
 ان میں صلح کرادیں اگر دونوں صلح کرنا چاہیں  
 کیا میں نے اس بارے میں تمہاری تسلی  
 کر دی ہے؟ انہوں نے کہا ناں ایسا ہے  
 تمہارا یہ قول کہ جنگ کی مگر لوگوں کو قید نہ  
 کیا اور مال غنیمت نہ لوٹا تو اس کی وجہ یہ ہے  
 کہ حضرت نے تمہاری ماں سے جہاد کیا تھا  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نبی مومنین کی جان  
 سے افضل ہیں اور رسول کی عورتیں مومنین  
 کی ماں ہیں۔ اگر تمہارا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کی

تمہاری ماں نہیں تھی تو تم کافر و جاوگے، اگر  
 تم یہ کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں تھی تو پھر اس کا  
 قید کرنا کیوں کر جائز ہوا، تم دو گنہگار ہو  
 کے درمیان ہاتھ پیر مار رہے ہو۔ کیا اب تمہارا  
 تسلی ہو گئی؟ کہا ہاں، ابن عباس نے  
 کہا کہ تمہارا یہ کہنا کہ علیؑ نے اپنے نام سے امیر  
 المؤمنین کا لفظ کیوں مٹایا تو میں اس بات  
 کے لئے ایسا ثبوت دیتا کہ اس کا جس کو تم  
 مان جاؤ گے۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ صلح حدیبیہ  
 کے موقع پر رسول اللہؐ اور پیل بن عمروؓ کے  
 درمیان خطا و کتابت ہو رہی تھی، اس موقع  
 پر مشرکین کو نے کہا کہ ہم اگر آپؐ کو رسول خدا  
 مانتے تو آپؐ سے جنگ کیوں کرتے، آپؐ صرف  
 اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کریں۔ انحضرتؐ  
 نے فرمایا اے مسعود! تو جانتا ہے کہ میں تیرا  
 رسول ہوں۔ آپؐ نے صحیفہ ہاتھ میں لیا اور  
 رسول اللہؐ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا پھر  
 علیؑ سے کہا کھو یہ وہ عہد نامہ ہے جس پر محمد  
 بن عبد اللہؐ اور پیل بن عمروؓ نے صلح کی، رسول  
 اللہؐ کا لفظ نہ لکھنے سے آپؐ نبوت سے خارج  
 نہیں ہو گئے تھے، اب تسلی ہو گئی ہے، کہا  
 ہاں، خوارج کے ٹہنے تو بکری کی، ٹہ چلا گیا  
 باقی گراہ سو کر قتل ہوئے ۛ

## الفصل العاشر في خلافة

### ذو الجاه في صحة خلافة

#### والتبعية عليها

تقدم في باب الأربعة طوائف من  
وفي باب أبي بكر وعمر وعلي كذلك  
وعن عمر أنه قال حين طعنوا أوصي  
إن ولو أبا الأجلح سلك بهم الطريق  
المستقيم - يعني عليا - أخرجوه أبو عمر  
وعن عمر بن ميمون قال كنت عند  
عمر إذ ذل السدة الأموي فلما جازوا  
أتبعهم بصرى ثم قال: لكن لا يتم هذا  
الأجلح ليركبكم الطريق يعني عليا  
أخرج به ابن الصبان في لفظه إن  
ولو أبا الأجلح يجهلهم على الحق وإن  
السيوف على عنقه أخرج به القلمي  
وقد تقدم في فصل مقتل عمر

وعن عبد الرحمن بن عبيد أن  
بمع عمر رجلا ينادي رجلا من  
الأوصياء من بني حارثة فقال: تجد  
يتخلف، فقد الأوصياء والهاجرين  
ولم يذكر أوصيكم في حاكم على طرفة

## أبي کی خلافت

حضرت عمر کو جب نیزہ لگا تو اپنے وصیت  
کی کہ اگر علی کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو یہی  
راستے پر چلا میں گے۔

عمر بن ميمون نے کہا کہ جب عمر نے چھوڑا  
کو خلافت کا مستحق قرار دیا تھا تو میں آپ  
کے پاس موجود تھا، اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے  
تو وہ تم کو سیدھی راہ پر لگائیں گے، ایک  
جگہ لفظ اصيلع کا آیا ہے کہ اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ  
گے تو وہ تمہیں راہ حق پر سوار کریں گے اور  
تو اور آپ کی گردن میں مشکلی ہوئی ہوگی۔

عبد الرحمن بن عبيد سے مروی ہے بنو  
حارثہ میں سے انصار کا ایک آدمی اعلان کر  
رہا تھا کہ حضرت عمر انصار اور ہاجرین میں سے  
نہیں نکلاں شخص کو خلیفہ نامزد کریں گے، ان  
لوگوں نے علی کا نام نہ لیا۔ عمر نے جب سنا  
تو کہا علی کا نام کیوں نہیں لیتے؟ خدا کی قسم اگر  
علی کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں حق کے راستے  
پر سوار کریں گے۔

حارثہ بن مضر نے کہا میں نے عمر کے  
ساتھ حج ادا کیا، تو اونٹ کو مانگنے والا کہا  
تھا کہ عمر کے بعد عثمان خلیفہ ہوگا۔ میں نے

الحق . أخرجه ابن الضحاك

وعنه عائشة بن محبوب قال :

حجبت مع عمر وكان الحادي يحدو

إن إن الأمير بعد عثمان ، فحجبت

مع عثمان ، فكان الحادي يحدو : إن

الامير بعد علي . أخرجه البخاري

في معجمه ، وقد تقدم في ذلك أيضا

في نظيره : في مناقب عثمان

وعن فضالة بن أبي فضالة

الانصاري قال : خرجت مع أبي

إلى ينبع عند العلى بن أبي طالب

فقال له : يا أبا حسن ، ما قيمتك بهذا

البلد ، ان أصابك أجلك لم يلك إلا

أعراب جينة ، فلو احتملت إلى

المدينة فأصابك أجلك وليك أهلك

فاحتلوا عليك ، فقال : يا أبا فضالة

إن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عهد إلى أن لا أمت حتى أوس ،

ثم تخضب هذه - يعني لحيتي - من

هذه - يعني ناخيتي - أخرجه أحمد

في الثاقب وأبو حاتم وقال : وقل أبو

فضالة مع علي بصفين ، وخرجه للملام

في - يعني - وأخرجه ابن الضحاك

عثمان کیساتھ حج کیا تو ادنٹ مانگنے والا  
کہتا تھا کہ عثمان کے بعد علی خلیفہ ہوں گے  
میرے خیال میں یہ حدیث ذریعہ داستان  
کے لئے ہے

فضالة بن ابی فضالة انصاری نے کہا کہ  
میں یثرب کے چشمہ پر حضرت علی کی عیادت کے  
لئے گیا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ فوت  
ہو گئے تو آپ کی تہیز تکفین جھینڈیہ کے  
دیہاتی کریں گے ہ فرمایا رسول اللہ نے مجھے  
تیار کیا تھا کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں  
اے گی، جب تک میں خلیفہ نہ بنالیا جاؤں  
پھر میری پیشانی کے خون سے میری داڑھی  
خضاب آلود ہوگی، ابو فضالة بصیفین کی  
جگہ میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہوا۔  
ابن عمر نے کہا کہ مجھے زندگی میں جو چیز  
ہمیشہ تکلیف دیتی رہی وہ یہ تھی کہ میں نے  
علی علیہ السلام سے بلکہ باطنی گروہ سے  
جنگ کیوں نہ کی، وہ (علی) سخت گرمی  
میں روزہ رکھتے تھے۔

ابن عمر کے اس قول سے اس بات کی تائید  
ہوتی ہے کہ صحابہ کے نزدیک علی علیہ السلام  
کی خلافت درست تھی۔

عمر بن خطاب نے کہا کہ مجھے اعنف بن

وقال بعد قوله عائداً إلى مكة وكان  
مريضاً، ولم يقل حق أودس. وقد تقدم  
ذكر كرامته \* وعن ابن عمر أنه  
قال: ما أساء على شيء إلا لم أقاتل مع  
على الفيلة الباغية، وعلى صوم الجاهل  
وفيه دليل على صحة خلافه عندهم  
وعن عمر بن الخطاب قال، قال لي الأ  
حنف بن قيس: لقيت الزبير فقلت  
له: ما نأسي بك وترضائي؟ قال:  
أمرت بعلي بن أبي طالب، قلت  
أنا مرفي بك وترضائي؟ قال: نعم  
أخرج المصنف.

وعن عاصم بن عمرو قال، لقي عمر  
عليه السلام قال: يا أبا الحسن، نشدتك بالله  
هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ولاك الأمر؟ قال: إن قلت ذاك فما  
تصنع أنت وصاحبك؟ قال: أما ما جئ  
فتدعيني، وأما أنا فوالله لا أخلعها  
من عنقي في عنقك، قال: جذع الله  
أنف من أبعدك من هذا، لا، ولكن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلني  
علماً، فإذا أنا جئت من خالفني  
وفي رواية أنه قال له: يا أبا

قیس نے کہا کہ میں زبیر سے ملا اور اس سے  
کہا کہ آپ میرے لئے کون سی بات پسند  
فرماتے ہیں؟ کہا میں تجھے علی علیہ السلام کا  
ساتھ دینے کا حکم دیتا ہوں، میں نے عرض  
کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں اور  
اس کو میرے لئے پسند کرتے ہیں؟ کہا  
ہاں ایسا ہی ہے،

عاصم بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے علی علیہ  
السلام سے بل کر کہا: "اے ابوالحسن میں  
آپ کو خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا  
رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ نامزد کیا تھا؟ فرمایا  
اگر یہ بات کہتے ہو تو تم اور تمہارے ساتھی جو  
چاہتے ہیں کرو؟ کہا میرا ساتھی فوت ہو چکا  
ہے، خدا کی قسم میں خلافت کو اپنی گردن سے  
اتار کر تمہاری گردن میں نہیں ڈالوں گا۔ فرمایا  
خدا تیری ناک کاٹے اس سے مجھے کس نے الگ  
رکھا ہوا ہے؟ مجھے رسول اللہ نے علم مقرر  
کیا تھا جب میں کسی بات کا دعویٰ کروں جو  
مجھ پر یہی مخالفت کرے گا، وہ گمراہ ہو گا۔  
ایک اور روایت میں ہے کہ عمر نے علی  
سے کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دیکر دریافت  
کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ مقرر  
کیا تھا؟ فرمایا نہیں۔ مگر مجھے رسول

نے ظم مقرر کیا تھا، جب میں کسی بان کا دعویٰ  
کروں اور جو شخص مجھے میری مخالفت کرے گا وہ  
گمراہ ہوگا۔

الحسن نشدتك بالله هل استخلفك  
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:  
لا، ولكن جعلني رسول الله صلى الله  
عليه وسلم علما، فمتى قتلت فمن غي  
ضك، أخضرهما ابن السمان في الموافقة

اپنی بیعت اور بیعت نہ کرنے والوں کا ذکر  
محمد بن حنفیہ نے کہا کہ عثمان محصور تھے  
ایک شخص نے آکر کہا امیر المؤمنین قتل کر دیئے  
گئے ہیں، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا امیر  
المؤمنین کو ابھی قتل کر دیا گیا ہے، آپ  
عثمان کے گھر آئے وہ قتل ہو چکے تھے حضرت  
اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے  
لوگ دروازہ کھلو کر آپ کی خدمت میں حاضر  
ہوئے، عرض کیا عثمان قتل ہو گئے ہیں لوگوں  
کے لئے خلیفہ مقرر کرنا نہایت ضروری ہے  
اس بابے میں آپ سے زیادہ لائق کوئی آدمی نہیں  
ہے۔ فرمایا مجھے میری حالت پر چھوڑ دو میں  
خلیفہ ہونے کی نسبت تمہارا وزیر بہتر ثابت  
ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا خلافت کرنے  
کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے۔ فرمایا  
اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری  
بیعت پوشیدہ نہ ہو، بلکہ مسجد میں جمع ہو جاؤ

## ذکر بیعتہ ومن تخلف عہا

تقدم في مقتل عثمان طرف من ذلك  
وعن محمد بن الحنفية قال: أتى رجل  
عثمان محصور، فقال: ان أمير المؤمنين  
مقتول، ثم جاء آخر فقال: إن أمير  
المؤمنين مقتول الساعة، قال فقام  
على فقال: يا محمد، فأخذت بوسطه فخفا  
عليه فقال: حل لا أم لك قال: فأقول  
الدار وقد قتل الرجل، فأتى داره فد  
خلها وأغلق عليه باباً، فأماه الناس  
فصبروا عليه الباب فدخلوا عليه فقال  
إن هذا الرجل قد قتل، ولا بد للناس  
من خليفة، ولا نعلم أحد أحق به منك  
فقال لهم حل، لا تريدوني، فاني لكم دنيا  
خير مني لكم أمير، فقالوا: والله لا  
نعلم أحد أحق به منك، قال: فإن  
أبيتم حل فان بيعتي لا تكون سرا ولكن

جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ کرے  
 آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے  
 آپ کی بیعت کی۔  
 مسو بنی عمر نے کہا جب عثمان قتل ہوئے  
 تو علی مسجد میں تھے، لوگ طلحہ کی طرف رجوع  
 کرنے لگے، علی اٹھ کر گھر جا رہے تھے، تھم  
 خبابہ پر قریش کا ایک آدمی آپ سے ملا اور کہا  
 اس شخص کو دیکھو جس کا ابن عم قتل ہو گیا ہے  
 اور اس کی حکومت پر قبضہ ہونے والا ہے یہ  
 سن کر حضرت علیؑ واپس مسجد میں تشریف لائے  
 اور منبر پر بیٹھ گئے، جب لوگوں کو یہ بات معلوم  
 ہوئی تو انہوں نے آپ کی بیعت کی اور طلحہ کو  
 چھوڑ دیا۔

ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے  
 ان میں تطبیق یوں ہوگی کہ ایک گروہ نے طلحہ  
 کی بیعت کی، جب کہ چھوٹے حضرت علیؑ کے  
 گھر میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کی، لوگوں کے  
 چلے جانے کے بعد آپ کسی وقت مسجد میں  
 تشریف لائے اور جب مسجد سے گھر کو جا رہے  
 تھے تو ایک شخص کی بات کو سنا، تو آپ نے  
 محسوس کیا کہ غلط فہمی نافرمانی پر لوگوں میں  
 اختلاف نمودار ہو گا۔ لہذا آپ اسی وقت منبر  
 پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے اپنی بیعت

استو المسجد، فمن شاء ان يبايعني بايعني  
 قال: فخرج الى المسجد فبايعه الناس  
 وعن المسود بن عزمه قال: قتل عثمان  
 ودخل في المسجد، فمال الناس الى طلحة  
 قال: فانصرف علي بن زيد منزله، فلقية  
 رجلا من قريش عند موضع الجنازة  
 فقال: انظروا الى رجل قتل ابن عمه  
 وسلب ملكه! قال فولى راجعا فرقي  
 المنبر، فقال: ذلك علي بن المنبر، فقال  
 الناس: ليه فبايعوه وتركوا طلحة  
 اخرجهما احمد في المناقب، وغيره  
 ولا تضاد بينهما، بل يحيل على ان  
 طائفة من الناس اردوا بيعة طلحة  
 واليهود اقرا عليا في حارة فساووا  
 ساووه واجابهم على ما تقدم تقريره  
 فخرج بعد انصرافهم عند بعض  
 شؤونه، فلما سمع كلام ذلك الرجل  
 عشي الخلف بين الناس، فصعد المنبر  
 في وقت ذلك، وبادوا الى البيعة لهذا  
 المعنى، لالحب للملكة وخشية فواتها  
 وحية حين سمع كلام ذلك الرجل  
 قال ابن اسحاق: ابن عثمان لما قتل  
 بويع علي بن ابي طالب بيعة العامة

فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وبایع لہ اهل البصرة. وبایع لہ بالمدینۃ  
طلحۃ والزبیر

قال ابو عوس: واجتمع علی بیعتہ  
المہاجرین والانصار، وتختلف عن  
بیعتہ نفر، فلم یکرہم، وبیکل عنہم  
فقال: انک قوم قعدوا عن الحق ولم  
یقوموا مع الباطل، وتختلف عنہ معاوۃ  
ومن معہ بالشام وکان عنہم فی صفین

ماکان، فغفر اللہ لہم اجمعین۔ ثم  
خرج علیہ الخوارج فکفروہ وکل  
من معہ اذ ارضوا بالتحکیم فی دین اللہ  
بینہ و بین اهل الشام، فقالوا: حکمت  
الرجال فی دین اللہ عز وجل، واللہ تعالیٰ  
یقول (ان الحکم الا للہ) ثم اجتمعوا  
وشقوا عصا المسلمین، ونصبوا راية لظان  
وسفکو الدماء وقطعوا السبل، فخرج  
الیہم بمن معہ، ودام وجعہم، فابوا  
الا القتال فقاتلہم بالنہروان، فقتلہم  
واستأهل جبروہم، ولم ینج منهم  
الا القلیل وقال ابو عوس: وبایع لہ  
اهل الیمین بالخیلافۃ یم قتل عثمان

یعنی شروع کر دی آپ کو حکومت کا شوق نہیں  
تھا۔ بلکہ اس شخص کے غیرت دلانے پر ایسا کیا  
(آپ یوم ازل سے غیبۂ رسول تھے)

ابن اسحاق نے کہا عثمان کے قتل کے بعد  
علی علیہ السلام کی مسجد رسول میں بیعت عامہ کی  
گئی، اہل بصرہ نے آپ کی بیعت کی، طلحہ اور زبیر  
نے مدینہ میں آپ کی بیعت کی (پھر بعد میں مخزن  
سب گئے اور جل کی جنگ میں نبی باقی ماندہ کیسا تھا  
شرکت کی۔)

ابو بکر نے کہا علی کی بیعت متفقہ طور پر مہاجر  
اور انصار نے کی۔ چند لوگ آپ کی بیعت سے  
باز رہے، آپ نے ان کو اپنی بیعت کرنے پر  
مجبور نہ کیا، اس بارے میں کسی نے آپ سے سوال  
کیا فرمایا ان لوگوں نے حق کا ساتھ نہیں دیا  
اور باطل کی بھی تائید نہیں کی، معاویہ اور اہل  
شام نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی، بیعت نہ  
کرنے والے وہ تھے جو جنگ صفین میں معاویہ  
کیا تھا مل کر آپ کے ٹہرے تھے۔

خوارج نے آپ کے خلاف محاذ قائم کر  
لیا اور آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کفر کا فتویٰ  
لگایا اور کہا کہ آپ کے دین خدا کے بارے میں لوگوں  
کو حکم قرار دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
ان اعلم شئ حکم صرف خدا کا ہے، یہ لوگ



آپ کے خلاف جمع ہو گئے، مسلمانوں کے اتھا  
کو پارہ پارہ کیا، آپ کے خلاف علم بغاوت  
بلند کیا، انہوں نے مسلمانوں کا خون بہایا، ارہ  
زنی کی، حضرت کیساتھ جو لوگ تھے کچھ خارج  
سے جا کر مل گئے، حضرت نے انہیں توبہ کرنے  
کی دعوت دی، مگر انہوں نے جنگ کرنے  
کے سوا کوئی تجویز نہ مانی، آپ نے ان سے ہنران  
کے مقام پر جنگ کی، ان کی ٹکر کو توڑ دیا، تھوڑے  
سے باقی رہ گئے باقی سب کو نمیت و نابود  
کر دیا۔

آپ کے دربان اور انگوٹھی کے نقش کا ذکر  
آپ کے دربان، آپ کے غلام تمبر تھے  
آپ کی انگوٹھی کا نشان اللہ الملک تھا۔  
آپ چنانچہ عرصہ مدینہ میں رہے، جس سے  
کلام لیتے رہے، مدینہ سے روانگی

مالک بن خویں نے کہا کہ علی علیہ السلام نے  
ربڑہ میں فرمایا کہ جو شخص مجھے ساتھ جانا پسند  
کرسے وہ مجھے ساتھ چلے اور جو شخص نہیں چھوڑ  
کر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے اسے اجازت ہے  
اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، امام حسنؑ نے  
کھڑے ہو کر "یا یا جان" یا امیر المؤمنین! کہہ کر

## ذکر حاجبہ و نقش خاتمہ

کان حاجبہ قبر من لاه . ذکرہ  
الحجندی ، و کان نقش خاتمہ ( اللہ الملک )  
رداء ابو جعفر محمد بن علیہ ، أخرجه  
السنی وأخرجه الحجندی

( ذکر ابتداء شیخوہ من المدینۃ  
وأنہ لم یقیم فیما قام فیہ إلا احتساباً للہ تعالیٰ )  
عن مالک بن الجون قال : قام علی  
بن ابی طالب بالوبڈۃ ، فقال : من أحب  
أن یدعنا فلیدعنا ، ومن أحب أن یرجع  
فلیرجع ماؤنا لہ غیر حرج ، فقام الحسن  
بن علی فقال : یا آیۃ . أو یا أمیر المؤمنین

عزیز کیا اگر عرب کو آپ کی ضرورت ہوگی تو  
 آپ چاہے کسی بیل کے اندر ہی کیوں نہ چلے  
 جائیں وہ آپ کو تلاش کے نکال لائیں گے  
 فرمایا "خدا کا شکر ہے جو کسی چیز جیسا  
 چاہتا ہے امتحان لیتا ہے اور جس کو چاہتا  
 ہے کسی چیز کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے  
 خدا کی قسم میں نے اس امر کا ظاہر اور باطن  
 میں جائزہ لیا ہے اور اس کے آغاز اور  
 انجام میں غور کیا۔ خدا کی قسم میں اس میں  
 اس نتیجہ پر پہنچا ہوں یا تو ان سے جنگ  
 کروں یا خدا کا منکر ہو جاؤں، بیٹے بیٹھ  
 جاؤ، لوہڈی کے رمنے پر توجہ نہ دو۔"

لو كنت في جعر وكان للعرب خيث حابة  
 لم استخرجك من جعر. فقال:  
 الحمد لله الذي يبتلي من يشاء بما يشاء  
 من يشاء بما يشاء، أما والله لقد ضربت  
 هذا الأمر ظهرا للطن. أودعنا وأسا  
 فوالله إن وجدت له إلا القتال أو الكفر  
 بالله، يحلف بالله عليه، اجلس يا بني  
 ولا تخن على حين الجارية. أنوجد أبو  
 الجهم

وقد تقدم في باب الشيخين قول  
 ابن الكواكبي بن عباد الله في قتاله وأنه  
 هل هو بعد من رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم أو شيء من عندك؟ وجوابه  
 لها فليظن ثمه.

## ذکر مارواہ ابوبکر فی فضل علی

### وروی عنہ

وقد ذكرنا ذلك مفرقا في الأقب  
 والفضول، ونحن ننبه عليه لتوض  
 الداعية، فإنه حديث النظر إليه  
 عبادة في الفضائل، وحديث استوار  
 كنهه وكف النبي صلى الله عليه وسلم  
 من ربه، وحديث: لا يجوز أحد

وہ احادیث جو حضرت ابوبکر نے  
 حضرت علیؑ کے بارے میں فرمائیں

حضرت ابوبکر نے کہا، علیؑ کی طرف دیکھنا  
 عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اور علیؑ علیہ السلام کی تسبیحی برابر ہے۔  
 علیؑ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے وہی نسبت ہے جو رسول خدا

کہ اللہ تعالیٰ سے محنتی جب تک علی علیہ السلام  
جنت کا ٹکٹ نہ دیں گے کوئی شخص پہلے صراط  
پہنڈ نہ کر سکے گا۔

جو شخص یہ بات پسند کرے کہ تمام لوگوں  
سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی شخص کو دیکھے  
تو وہ علی علیہ السلام کو دیکھے۔

اگر کوئی شخص حضرت ابو بکر سے رسول اللہ  
کا کوئی وصف دریافت کرتا تو آپ اسے علی  
علیہ السلام کے پاس بھیج دیتے۔

ابو بکر نے آپ سے مریدین سے ملنے  
کا مشورہ لیا۔

وہ احادیث جو حضرت عمر نے علی علیہ السلام

کے حق میں بیان فرمائیں

مذہب ذیل احادیث حضرت عمر نے علی  
علیہ السلام کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیں۔

حدیث راایت یوم خیبر حدیث ثلاث  
خصال جس میں آپ کا خواہش کرنا کہ ان  
تین باتوں میں سے ایک بات مجھے حاصل  
ہوگی، حدیث تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے  
جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا۔ حدیث اگر

الصلوات الا بحراز یکتبہ علی کل ذلک  
فی الخصائص ۴ و قوله من سرہ ان  
ینظر الی اقرب الناس قرابة، و احادیث  
علی علیہ السلام عن وصف رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم فی الفضائل و حدیث  
مشاودۃ آبی بکرہ فی قتال اهل الروة  
فی اتباعہ للسنہ

ذکر مارواہ عمر فی علی وروی

عندہ مختصراً

وقد تقدم جميع ذلك مغرقاً فی ابوابہ

فمنہ حدیث الروایۃ یوم خیبر، و حدیث  
ثلاث: خصال لأن یکون لی واحدة منہن  
و حدیث أنه صلی اللہ علیہ وسلم قال  
فی علی ثلاث خلال لوددت أن لی واحدة  
منہن، و حدیث: أنت منی بمنزلة هارون  
من موسیٰ، و حدیث رجحان ایمانہ  
بالسہوات البیوع والأرضین، و حدیث  
من کنت مولاه فعلی مولاه، و قوله

ما أجبت الامارة إلا في محذور، لما قال  
لعلى: لا بعثته إلى كذا كذا، وقوله  
أصبحت مولى كل مؤمن ومؤمنة وقوله  
على مولى من النبى صلى الله عليه وسلم  
مولاه، وقوله فى على: إنه مولاى،  
وإحالة فى المسألة عليه غير مرة فى  
القضام \* وقوله: أقضانا على، ورجوعه  
إلى قوله فى مسائل كثيرة، كل ذلك فى  
الخصائص والفضائل مفرقا فى باب

تمام آسانوں اور زمینوں کا ایمان ترازو کے  
ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور علی علیہ السلام  
کا ایمان دوسرے پلڑے میں تو علی علیہ السلام  
کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث  
جس کو آپ نے خیمہ غدیر کے مقام پر بیان فرمایا  
کہ جس کا میں حاکم ہوں اس کے علی حاکم ہیں  
حضرت عمر کا قول کہ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقعہ  
پر فرمایا میں کل ظلم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا  
اور بھاگنے والا نہیں ہوگا، اس روز مجھے  
مرداری کا شوق پیدا ہوا، حدیث غدیر کے  
موقع پر حضرت عمر کا علی سے کہنا کہ آپ میرے  
اور مومن اور مومنہ کے حاکم ہو گئے ہیں حضرت  
عمر کا کئی دفعہ مشکل مسائل علی علیہ السلام سے  
حل کرانا۔

حضرت عمر کا کہنا کہ علی علیہ السلام ہم  
سب اچھا فیصلہ کرتے ہیں۔

حضرت عمر نے بہت سے مسائل میں  
علی علیہ السلام کی بات کو مان لیا۔

یہ تمام باتیں علی علیہ السلام کی خصوصیات  
اور فضائل کے ابواب میں الگ الگ بیان  
ہو چکی ہیں۔

## الفصل الحادی عشر فی

مقتله وما يتعلق به

ذكر اخباره عن نفسه

أنه يقتل

تقدم فی الذکر قبلہ حدیث فضالة  
وفیه طریقی منه

وعن زید بن وهب قال: قدم علی  
علی قوم من أهل البصرة من الخوارج  
فیهم رجل یقال له الجعد بن بجنة قتل  
له: اتق الله یا علی، فالتک هیت، قال  
علی یجوز به علی هذه تخضب هذه یعنی  
لحیته من دأسه - عهد معهود - وقصاً  
مقصی وقد غلب من افتقری

وعن عبد الله بن سبع قال: غلبنا  
علی فقال: والذی خلق الحببة ذنباً للنسبة  
لتخضبن هذه. قال: فقال الناس اعلنا  
من هولینیه - أولینین عشیرتہ -  
قال: أنشدکم بالله ان یقتل بی غیر قاتلی  
لنا وإن کنت قد علمت ذنبک فاستغف  
قال: لا ولكن اکلهم الی من وکلم رسول الله

آپ کی شہادت

اس سے خود آگاہ کرنا

زید بن وهب نے کہا حضرت علی علیہ  
السلام لصرہ کے کچھ خوارج کے پاس آئے ان  
میں ایک شخص تھا جس کا نام جعد بن بجنة تھا  
اس نے حضرت سے کہا آپ ڈریں آپ مرنے  
والے ہیں، فرمایا اس پر ضرب لگے گی اور یہ  
اس خون سے خضاب ہوگی - یعنی ڈارھی سر  
کے خون سے خون آلود - یہ بات سوجھتی ہے  
اور یہ فیصلہ تقدیر سوجھکا ہے، جو اس بات کو  
غلط سمجھے گا وہ ناکام ہوگا۔

عبدالله بن سبع نے کہا علی علیہ السلام نے  
خطبہ میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے  
دائے کو پیدا کیا اور روح کو خلق کیا، یہ اس  
سے ضرور زخمی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا:  
ہمیں اس شخص سے آگاہ کوں جو یہ کام کرے گا  
ہم اس کو اور اس کے کنبہ کو ہلاک کر دیں، فرمایا  
میں تمہیں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں اب نہ کرنا  
میری وجہ سے میرے قاتل کے سوا اور شخص  
قتل کیا جائے۔

حسین بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں جس نے علی علیہ السلام سے ملاقات کی  
 سختی کر علی علیہ السلام صبح کی نماز کی خاطر  
 گھر سے باہر تشریف لائے اور بطحوں نے  
 آپ کا استقبال کیا اور آپ کو دیکھ کر چلنے  
 لگیں حضرت نے ان کو ٹاڈیا اور فرمایا کہ یہ  
 نوحہ خوانی کر رہی ہیں۔ جب ابن ملجم نے آپ  
 پر تلوار کا وار کیا تو میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ  
 ہمیں اس نامرد سے پیٹ لینے دیجئے نہ بائیں  
 رہے گا اور نہ ہی بائیں رہے فرمایا ایسا مت  
 کرو۔ اس شخص (ابن ملجم) کو قید کر لو، اگر میں  
 مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا، اگر میں زندہ  
 رہا رستم کا قصاص لینا ہو گا۔

مسکین بن عبدالعزیز عبدی نے کہا کہ  
 میرے باپ نے کہا کہ عبدالرحمن بن ملجم حضرت  
 پر حملہ کرنا چاہتا تھا، اس نے آپ پر حملہ  
 کر دیا، فرمایا یہ میرا قاتل ہے، کہی نے کہا کہ  
 آپ نے اس سے اپنا کچاؤ کیوں نہ کیا۔  
 فرمایا اس وقت تک اس نے مجھے قتل  
 نہیں کیا تھا۔

کسی نے کہا عبدالرحمن تلوار زہر آلود  
 کئے ہوئے ہے، عنقریب اس سے آپ  
 کو قتل کر دیے گا، جس سے عرب میں فساد  
 پراپا ہو جائے، آپ نے کمی کو بھیج کر

صلی اللہ علیہ وسلم آخر جماعہ اُحد  
 (شرح) نبیہ آئی نہ لکھ، والہو واللہ  
 وقوم بود آئی ہلکی، وباد فلان: ہلک  
 واپارہ اللہ اہلکہ، ذکرہ الجوهری  
 عن مسکین بن عبد العزیز العبیدی  
 انہ سمع اباہ یقول جاء عبد الرحمن ابن  
 ملجم یتصل علیہ فحملہ ثم قال: أما  
 ان هذا قاتلی؛ فقل فما منعک منہ قال  
 اُنہ لم یقتلنی بعد وقل لہ: ان ابن ملجم  
 یم سیفہ۔ وقال: اِنہ سیقتک بہ قتلة  
 یتحدث بہا، السرب، فبحث الیہ وقال  
 لم تم سیفک، قال لعدوی وعدوت  
 فخلی عنہ وقال: ما قتلنی بعد، اُخرجہ  
 ابن عمر

وعن الحسین بن کثیر عن اُسید  
 وکان قد اُدرک علیا قال فخرج علی  
 الی النجف، فأقبل الا وریضن فی وجہہ  
 فطردوہن، فقال فانہن فوائح فطرد  
 ابن ملجم قلت لہ یا أمیر المؤمنین بخل  
 بینا و بین سواد، فلا تقوم لہم ثاغیہ ولا  
 داغیہ اُبد اقال، لا و لکن احببنا الرجل  
 فان اُنا مت فاقتلوہ، و ان اُعش فابو جرح  
 قصاص، اُخرجہ اُحد فی المناقب

(شرح) ثاغیة، شاة، داغیة، بعیر  
یَدَال لَمَت الثَاةُ ثَمُو ثَءَا، و دغا  
البعیر پر غوغا

عبدالرحمن کو بلوایا، تلوار کے زہر آلود کرنے  
کا سبب پوچھا، کہا میں اپنے اور آپ کے  
دشمن کو اس تلوار سے قتل کروں گا۔ آپ نے  
اس کو چھوڑ دیا۔

## ذکر رویاہ فی

### نومہ لیلۃ قتلة

عن الحسن البصری أنه سمع الحسن  
بن علی یقول أنه سمع أباه فی سحر الیوم  
الذی قتل فیہ یقول لهم: یا بنی وایت  
البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی نومۃ نمتہا،  
فقلت یا رسول اللہ مالیت من امتک  
من اللأواء والدد؛ فقال ادع اللہ  
علیہم فقلت: اللہم ابدلنی ہم خیرا منهم  
و ابدلہم بی من ہو شر منی، ثم انتبه وجاء  
مؤذنه یؤذنه بالصلاة فخرج فقتله  
بن ملجم، أخرجه أبو یوسف والقلی وغیرہما

## حضرت کا قتل کی رات خواب دیکھنا

حسن البصری امام حسن علیہ السلام سے  
روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو  
حسن رات قتل جوئے فرمانے ہوئے سنا  
”میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور  
آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے یا رسول  
اللہ میں نے آپ کی امت سے بہت زیادہ  
رنج و الم اٹھائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ان کے حق میں  
اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجئے، میں نے کہا اے  
پاپے لوے مجھ ان لوگوں کے بدلے ان  
سے اچھے انسان عطا فرمائیے، اور ان کو  
میرے بدلے بہت بُرا انسان مہیا کیجئے  
پھر میں بیدار ہو گیا۔

آپ کے مؤذن نے اذان دی، آپ  
نازکے لئے تشریف لائے تو ابن ملجم نے  
آپ پر ضرب لگائی۔

اپکے قاتل کا ذکر اس نے آپ کو کیوں  
قتل کیا، قتل کی کیفیت اور آپ کہاں  
قتل ہوئے۔

زبیر بن بکار نے کہا کہ جو خوارج پنج گئے  
تھے انہوں نے حضرت علیؑ، معاویہ اور عمرو  
عاص کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ عبدالرحمن  
بن ملجم نے حضرت علیؑ کو قتل کرنا اپنے ذمہ  
لیا، اس لئے وہ کوہ کوروانہ پہنچا۔ ایک ہزار  
درہم میں خوارج خرید کر اس کو زہر آلود کیا، حضرت  
علیؑ کے پاس آیا اور آپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا  
ایک دن اس کی نگاہ قحطام پر پڑ گئی یہ ایک  
نبات خوبصورت عورت تھی، یہ خوارج میں  
شامل ہو گئی تھی، کیونکہ حضرت علیؑ نے اس کے  
باپ اور بھائیوں کو جنگ نہروان میں قتل کیا  
ابن ملجم نے اس سے نکاح کی خواہش کی اس  
نے کہا کہ میں صرف ایسے حق مہر پر نکاح کروں  
گی، جس کے سوا میں کسی اور حق پر نکاح نہیں  
کروں گی، اس نے پوچھا وہ حق مہر کیا ہے؟  
کہا نہیں ہزار دینار اور علیؑ کا قتل، اس نے  
کہا خدا کی قسم میں نے علیؑ کو قتل کرنے کا  
مصلحہ ارادہ کر رکھا ہے اور میں یہاں صرف

ذکر قاتلہ و ماحصلہ علی القتل  
و کیفیتہ قتلہ و این دفن

قال زبیر بن بکار کان من بقی من  
الخوارج تعاقدا علی قتل علی و معاویہ  
و عمرو بن العاص، فخرج لذلك ثلاثہ  
فکان عبد الرحمن بن ملجم هو الذی التزم  
لہم قتل علی، فدخل الکوفۃ عازما علی  
ذلك و اشتری سیفا لذلك بألف و سقاء  
السم فیما زعموا حق فغضله و کان فی خلال  
ذلك یأقی علیا یسألہ و یتصلہ فیحصلہ  
الی أن وقعت عینہ علی قحطام - امرأة  
رائعة جمیلة کانت قری رآی الخوارج  
و کان علی قد قتل أباهما و اخوتہما بالنہج ان  
فخطبہا ابن ملجم، فقامت لہ البنت، أنا  
لا أتزوج إلا علی مہر لا یرید سواہ، فقال  
و ماہو؟ قالت ثلاثہ آلاف دینار، و قتل  
علی قال، و اللہ لقد صدقت قتل علی  
و انفک بدہ و ما أقدمنی هذا اللہ صغیر  
ذلك، و لکنی لآ رأیتک أثرت تزویجک  
فقلت، إلا الذی قلت لک قال، و ما  
یفنیک؟ و یفنی منک قتل علی و أنا  
أعلم أن ین قتل علیا لم آتت، فقلت



ان قتلہ و بھرت فہو الذی اودنت  
فتبلغ شفاء نفسی و یہینک العیش معی  
وان قتلک فما عند اللہ خیر من الدنیا  
وما فیہا فقال لها : لک ما اشترطت ، فقالت  
لہ : سألک لیس من یشد ظہرک ، فبعثت  
الی ابن عم لہا یعنی وردان بن جہا فاجابہا  
ولقی ابن ملجم شیب بن جحرۃ الاشعری  
فقال یا شیب ہل لک فی شرف الدنیا  
والآخرة ؟ قال : وما هو ؟ قال : فتأصفتی  
علی قتل علی بن ابی طالب . قال تکلثک  
أملک لتبجث شیئاً ارحا .

کیف تقدر علی ذلک ؟ قال : انہ  
رجل لا یحوس لہ ، و یمخرج الی المسجد  
منفرہ اذ یحوسہ ، فتکمن لہ فی المسجد  
فاذا خرج الی الصلاۃ قتلناہ فاذا انجونا  
نجونا ، وان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا  
والجنتہ فی الآخرة . فقال ، ویلک ان علیا  
ذو سابقۃ فی الاسلام مع النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم و اللہ ما تشرع نفسی لقتلہ ، قال ویلک  
انہ حکم الرجال فی دین اللہ عنہ جل و قتل  
اخواننا الصالحین ، فتتلہ بعض من قتل  
ولا تشکون فی دینک فاجابہ : و اقبلت حتی  
دخل علی قطام وہی معکفۃ فی المسجد

اسی لئے آیا ہوں ، جب تجھے دیکھا تو تیرے  
ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو گیا ہوں ، اور  
کہا کہ میں جانتا ہوں اگر میں نے علی کو قتل  
کیا تو خود بھی نہیں بچ سکوں گا ۔ کہنے لگی اگر  
تم نے علی کو قتل کر دیا اور بچ گیا تو تو اپنے  
دل کی آگ بجھائے گا اور میرے ساتھ عیش  
کرے گا ، اگر تم خود قتل ہو گئے تو دنیا میں اس  
سے بہتر تمہارے لئے اور کیا چیز ہو سکتی ہے  
ابن ملجم نے اس سے کہا آپ کے شرائط  
منظور ہیں ۔ کہنے لگی اس کام میں میں تجھے  
مدد کرنے والا شخص تلاش کر دوں گی اپنے  
ابن عم وردان بن جہا کو بلوا کر حالتاً  
بے آگاہ کیا ، اس نے اس کی بات مان لی  
ابن ملجم شیب بن جحر اشعری سے بلا اس سے  
کہا دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتے ہو ؟  
اس نے کہا وہ کیا چیز ہے ؟ کہا میں علی  
بن ابی طالب کو قتل کرنا چاہتا ہوں آپ  
اس بارے میں میری مدد کریں ۔ اس نے کہا  
تیری ماں تیرا نام کسے تو نے نہایت کڑوہ  
چیز کا مطالبہ کیا ہے ، تم یہ کام کیسے کر گے  
کہا ایسے آدمی کا قتل کرنا نہایت آسان  
ہے ، جس پر پیرہ نہیں ہے ، اور اکبلا مسجد  
میں نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے ، اس کے

الا عظم فی قبة ضربتها لنفسها فدمعت لهم  
واحدوا آیا فہم، وجلسوا قبالقاسدة  
التي یخرج منها علی، فخرج علی الی الصلاة  
الصبح فبندہ شبیب فضر به فاعطاه  
وخر به ابن ملجم علی رأسه وقال: بالحکم  
لله یا علی لا رت ولا لاصحابک فقال  
علی: لا یغوتکم الکلب فشد الناس  
علیه من کل جانب، لیسأخذوه، وھرب  
شبیب خارجا من باب کتفة قلبا أخذ  
قال: احببوه فان مت فاحلقوه ولا تمثلوا  
بہ، وإن لم آت فالیاس الی فی العفو وقصا  
أنجود ابن عمر۔

ساتھ کوئی نگران نہیں ہوتا، جب نماز پڑھنے  
جائے گا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے، اگر پہنچ  
گئے تو ٹھیک درندہ دنیا میں نیک نامی سے  
یاد کئے جائیں گے، اور آخرت میں جنت  
میں جائیں گے، کہا تھا رے لئے ہلاکت ہو  
علی مسک پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پر ایمان لائے، خدا کی قسم میرا دل آپ کے  
قتل پر خوش نہیں ہوگا۔ کہا تھا رے لئے  
ہلاکت ہو، علی نے خدا کے دین میں لوگوں  
کو حکم مقرر کیا، ہمارے نیک بھائیوں کو قتل  
ہم اپنے مقتولین کے بدلے اس کو قتل  
کریں گے۔ اپنے دین میں شک نہ کرو شبیب

نے ابن ملجم کی بات مان لی اور دونوں قطام کے پاس آگئے، وہ مسجد اعظم میں قبر لگا  
کر استسکاف میں بیٹھی ہوئی تھی، اس نے ان کو اندر بلایا اور اپنی اپنی تلواروں کو تیز کرنے  
کے بعد مسجد کے دروازے کے سامنے بیٹھ گئے، یہ وہ جگہ تھی جہاں سے حضرت علی صبح  
کی نماز کے لئے تشریف لاتے تھے، شبیب نے حضرت پر ضرب لگائی جو خطا ہو گئی، اور  
ابن ملجم نے آپ کے سر پر ضرب لگائی اور کہا:-

”یا علی! حکم اللہ کا ہے، نہ تیرا ہے اور نہ ہی تیرے اصحاب کا ہے“

حضرت علی نے اپنے اصحاب کو فرمایا۔ گنا جانے نہ پائے، ”ہر طرف سے لوگ  
ان کے پیچھے دوڑ رہے اور شبیب باب کندہ سے نکل کر بھاگ گیا، ابن ملجم بکڑا گیا، فرمایا  
اس کو فیدہ کر دو، اگر میں مر گیا تو اس کو قتل کر دینا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، اگر میں  
میرا تو اس کا معطر میرے بس میں ہوگا، خواہ میں اس کو معاف کر دوں یا اس سے  
قصاص لوں۔“

(شرح)۔ اَلْقَتْ، اَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلَ وَهُوَ غَارِغًا فَلِي حَقٌّ يَشْدُ عَلَيْهِ وَيَقْتُلُهُ وَفِيهِ ثَلَاثُ لَفَاتٍ، فَتَحَ الْغَا، وَنَمَسَهَا وَكَسَزَهَا مَعَ رِكَانِ النَّاءِ كَوَدَّوْهُمْ - رَادًا، الْاَدَّ بِالْكَسْرِ وَالْاَدَّةُ الدَّاهِيَةُ وَالْاَمْرُ الْفَيْطُوحُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى، لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا - فَتَكُنْ لَهُ: اَيُّ فَتَقَى، تَقُولُ كَمَنْ كَوْنًا وَمِنْهُ الْكَمِينَ فِي الْحَوْبِ - وَالسَّدَّةُ: بَابُ الدَّارِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ

وَعَنِ الْيَشْتِ بْنِ سَعْدٍ اَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَلْجَمٍ ضَرَبَ عَلِيًّا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ عَلَى دَهْشٍ بَيْتٍ كَانَ سَمَدًا بِهِمْ، وَمَاتَ مِنْ يَوْمِيهِ، وَدُفِنَ بِالْكَوْفَةِ لَيْلًا اُخْرَجَ بِهِ الْبَغْوِيُّ فِي مَعْجَمِهِ

وَاخْتَلَفُوا فِي اَنَّهُ: هَلْ ضَرَبَهُ فِي الصَّلَاةِ اَوْ قَبْلَ الدُّخُولِ فِيهَا؟ وَهَلِ اسْتَخْلَفَ مِنْ اَمِّ الصَّلَاةِ اَوْ هُوَ اَمَّتْهَا؟ وَالْاَكْثَرُ عَلَى اَنَّهُ اسْتَخْلَفَ جَمْعَةً ابْنَ هَبَيْرَةَ يَصِلُ بِهِمْ ثَلَاثُ الصَّلَاةِ وَاسْتَخْلَفُوا فِي مَوْضِعٍ دَفَنَهُ لَقِيلُ، فِي قَسْرِ الْاِمَارَةِ بِالْكَوْفَةِ، وَقِيلَ فِي رَجَبَةِ الْكَوْفَةِ، وَقِيلَ: بِخَفِّ الْحَيْرَةِ قَالَ الْخُجَنْدِيُّ، وَالْاَصَحُّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ مَدْفُونٌ مِنْ دَوَارِ الْمَسْجِدِ شَيْءٍ الَّذِي يُؤْمَدُ النَّاسُ الْيَوْمَ

(شرح) النَّجْفُ وَالنَّجْفَةُ، بِالْعَرَبِيِّكَ مَكَانٌ لَا يَعْلَمُهُ النَّاسُ مُسْتَطَلٌّ مُنْقَادٌ وَالْجَمْعُ بِجَانِبِ الْكُوفَةِ، وَانْجَانَدَ اَيْضًا اَسْكَنَتْ اَبَابَ وَهِيَ عَتَبَتُهُ الْعَلِيَا -

یشت بن سعد نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے زہر لود تلواری سے صبح کی نماز میں ضرب لگائی اور آپ اسی وقت فوت ہو گئے، کو ذہن رات کے وقت دفن ہوئے لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپ کو حالت نماز میں ضرب لگائی یا نماز سے پہلے وار کیا؟ آپ نے نماز تمام کرنے میں کمی کو اپنا قائم مقام کیا تھا یا خود نماز تمام فرمائی تھی، اکثر حضرات کا خیال ہے کہ آپ نے حیدر بن حبیرہ کو اپنا نائب مقرر کیا جس نے حضرت کی ادھوری نماز تمام فرمائی،

آپ کہاں دفن ہوئے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ آپ کو ذہ کے قصر الامارہ میں دفن ہوئے کسی نے کہا کہ کو ذہ کی مسجد کے صحن میں دفن ہوئے، بعض نے کہا کہ حیدرہ میں بخت کے مقام پر دفن ہوئے، محمدی نے کہا لوگوں کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ آپ مسجد کے باہر دفن ہوئے

والحیرة: بالکرمدينة بقرب الکوفة  
والنسبة اليها حيرى وحارى ايضا على  
غير قياس، وكانهم قلبوا الياء ألفاً

وعن أبى جعفر أن تبہ جہل  
مومعہ، وغسلہ الحسن والحسين  
وعبد اللہ بن جعفر، ذکرہ الخنجدی  
وصلى عليه الحسن بن علی وکبر  
عليه أربع تكبيرات. قال الخنجدی  
وقيل: تسعا.

وردی ہارون بن سعید آنہ  
کان عنده ملك آدمی آن یحفظ  
بہ، وقال فضل حنوط رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم، أخوجه البغوی  
وعن عائشہ رضی اللہ عنہا لما  
بلغها موت علی قالت: تصنع العرب  
ما شاءت، فلیس لها أحد یبناها

## ذکرتا رخ مقلہ

وكان ذلك ليلة يوم سابع  
عشرة من رمضان ليلة بدو وقيل  
ليلة الجمعة، ثلاث عشرة - وقيل، لإحدى  
عشرة ليلة - خلت - وقيل ببيت من  
رمضان، وقيل: ثمان عشرة ليلة منه

اس بابے میں ہماری کتاب "علی دلی"

ملاحظہ فرمائیں، امام حسن علیہ السلام نے  
آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں  
خنجدی نے کہا تو تکبیریں کہیں،

ہارون بن سعید نے کہا، آپ کے پاس  
مسک تھی، اور وصیت فرمائی کہ اس سے مجھے  
حنوط کیا جائے اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے حنوط سے بچ گیا تھا۔

عائشہ کو جب آپ کی موت کا علم ہوا تو  
کہنے لگیں کہ

"عرب اب پوچھا ہیں کریں، اب ان کو کوئی  
ٹوکے والا نہیں ہے۔"

## آپ کے قتل کی تاریخ

۷ ارمہ رمضان کی صبح کو قتل ہوئے،  
بعض نے کہا ۱۳ ارمہ رمضان جمعہ کی  
رات کو قتل ہوئے، بعض نے کہا ۱۱ ارمہ  
رات کو قتل ہوئے، بعض نے ۱۸ ارمہ صیام  
کی رات تحریر کی ہے اسن چاہیں تھا۔

سنة أربعين. ذكر ذلك كله ابن عبد البر

صحیح تاریخ ۱۹ ماہ رمضان ۴۰۰ھ کو  
اپنے سر پر ضرب لگی اور ۲۰ ماہ رمضان ۴۰۱ھ  
کو انتقال فرمایا

ذکر ما ظهر من الآیة فی بیت

المقدس لموت علی

عن ابن شہاب قال: قدمت دمشق

وأنا أريد العراق، فأتيت عبد الملك

لأسلم عليه، فوجدته في قبة على فرش

تفوت القائم، وتحت ساطان فلبت

ثم جلست، فقال لي: يا ابن شہاب، ألقم

ما كان في بيت المقدس مباح قتل علی

بن أبي طالب؟ قلت: نعم، قال: فقلت

من وراء الناس حتى أتيت خلف القبة

وحول إلى وجهه وأخفى على فقال

ما كان؟ فقلت لم يرفع حجر في بيت

المقدس إلا وجد تحه دم فقال: لم

يبق أحد يعلم هذا غيري وغيرك

فلا يسعه أحد منك فلهديث

به حتى توفي أخرجه ابن الضحاك

في الأحاد والمثاني.

علی کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ  
طلب ہوا۔

ابن شہاب نے کہا میں دمشق میں عراق کے

جانے کے ارادہ سے آیا، عبد الملک کے پاس

سلام کرنے کی غرض سے گیا، میں سلام کر

کے بیٹھ گیا، مجھے کہا شہاب کے فرزند کیا

تم کو اس بات کا علم ہے کہ جس صبح کو علی

بن ابی طالب قتل ہوئے اس وقت بیت

المقدس میں کیا واقعہ پیش آیا؟

عرض کیا میں جانتا ہوں، کہا میں لوگوں

کے چھپے چل پڑا، قبر کے نیچے آگیا، اس

نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ پتھر کیا ہوا؟

میں نے کہا بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا

جانا تھا، اس کے نیچے سے خون جاری تھا

کہا اس بات کو میرے اور آپ کے ہوا

کوئی نہ جانے، اور کوئی شخص تم سے یہ بات

نہ سمجھے، میں نے اس کی موت تک یہ بات

کبھی شخص کو نہ بتائی۔

## ذکر وصف قائمہ باشتی الآخوین

عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، أتندی من أشتی الأولین؟ قلت: اللہ ورسولہ أعلم، قال: فأتک، أخرجه أحمد فی المناقب، وأخرجه ابن الضحاك وقال فی أشتی الآخوین الذی یضرب علی هذه فیبل منها هذه۔ وأخذ بلحیہ وعن صہیب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی، من أشتی الأولین یا علی؟ قال: الذی عقرونا قد صالح، قال صدقت، فمن أشتی الآخوین؟ قال اللہ ورسولہ أعلم قال أشتی الآخوین الذی یضرب علی هذه۔ وأشارہ إلی یا فرخہ فکان علی یقول لا ہلہ، واللہ لوددت أن لو نبعت أشتاها أخرجه أبو حاتم والملاء فی سیرتہ

وعن ابن یسع قال: سمعت علیاً علی المنبر یقول ما یشغلوا شتاها؟ بعبد إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخصبن هذه من هذا۔ وأشارہ إلی لحیتہ ورأسہ فقالوا: یا أمیر المؤمنین، خبرنا من هو

## ایکا قاتل اشتی الآخوین ہے

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! کیا تم جانتے ہو اولین میں سے کون زیادہ بد بخت کون شخص ہے؟ عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول! اس بات کو بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ تمہارا قاتل ہے، فرمایا آخرین میں بد بخت وہ ہے جو مجھے اس سے سخت تر اس پہلے ضرب لگا کر گا۔ آپ نے آپ کی داڑھی کو پکڑا، صہیب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا یا علی! اولین میں زیادہ بد بخت کون ہے؟ کہا یہ وہ شخص ہے جس نے صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں، فرمایا تمہارے سچ کہا، فرمایا آخرین میں زیادہ بد بخت کون ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول! بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو اس پر ضرب لگائے گا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے سر کی طرف اشارہ کیا، علیؑ اپنے گھروالوں سے فرمایا کہ سنئے، خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس اہمیت کا بد بخت آدمی کھڑا ہو جائے (مجھے شہید کر دے)

حتى نبذوه. فقال، أنشد الله رجلاً  
قتل في غير قتالي، أخرجہ المحاملي

ابن سبع نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام  
کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اس امت کے  
بد بخت کو کس چیز کا انتظار ہے، مجھے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ  
اس سے خضاب ہوگی، آپ نے اپنی داڑھی  
اور سر کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے عرض کیا  
یا ایہ المؤمنین ایسے شخص سے آگاہ فرمائیے ہم  
اس کو طاک کر دیں۔ فرمایا میں ایسے شخص کو  
خدا کی قسم دیتا ہوں جو میری وجہ سے میرے  
قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے۔

## ذکر وصیتہ

روی أنه لما حضره ابن ملجم أوصى  
إلى الحسن والحسين وصيته طويلاً في آخرها  
يا بني عبد المطلب لا تقوضوا دماء المسلمين  
خوفاً، تقولون قتل أمير المؤمنين، ألا  
لا تقتلن بي إلا قتالي، انظروا، إذا أنا  
مت من ضربته هذه فاعزوه ضربة  
ولا تمثلوا به، فاني سمعت رسول الله صلى  
الله عليه وسلم يقول: إياكم والمثلة ولو  
بالكلب العقور. أخرجہ الفضائل

آپ کی وصیت  
روایت ہے کہ جب آپ کو ابن ملجم نے  
ضرب لگائی تو آپ نے امام حسن اور حسین  
کو ایک لمبی وصیت فرمائی جس کے آخر میں  
فرمایا "اے اولاد عبد المطلب مسلمانوں کا  
خون نہ بہانا، میرے قاتل کے سوا کسی اور  
کو قتل نہ کرنا، اچھی طرح جان لو، اگر میں اس  
ضربت سے مر جاؤں تو ابن ملجم کو صرف ایک  
ضرب لگانا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمہیں ناک اور  
کان کاٹنے سے بچنا چاہیئے، اگرچہ باؤ لا

وعن هشيم مولى الفضل قال، لما  
قتل ابن ملجم علياً قال للحسن والحسين

کُنا ہی کیوں نہ، میثم کے غلام فضل نے کہا جب ابن طلحہ نے علیؑ کو قتل کیا، تو حضرت نے حُسن اور حسینؑ سے فرمایا جب اس شخص کو قید کرو تو وہیں تمہیں قسم دیتا ہوں اگر میں مرجاؤں تو اس کو قتل کر دینا اس کا شکر نہ کرنا جب حضرت فوت ہوئے تو حسینؑ اور محمدؑ نے ابن طلحہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کو جلادیا، حسنؑ نے ان کو الیا کرنے سے منع کیا۔

عزمت علیکم لما جثم الرجل، فان مت  
فاتتوہ، ولا تملوا به فلامات قام  
الیہ حسین و محمد وقطعا و حرقا  
ونہام الحسن أخرجه النحاك في  
الاتحاد والثاني

## ذکر سند یوم مات و مدخلہ

موت کے وقت آپ کی عمر اور مدخلہ

اس میں اختلاف ہے کہ موت کے وقت آپ کی عمر کیا تھی، بعض نے کہا ۵۷ سال تھی بعض نے ۵۸ سال بعض نے ۶۳، بعض نے ۶۵ سال اور بعض نے ۶۸ سال بیان کی ہے، کتاب موالید اہل البیت میں تحریر ہے کہ موت کے وقت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مکہ میں ۱۲ سال ہے، اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال تھی، ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کیساتھ دس سال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد ۲ سال زندہ رہے۔

واختلف في ذلك، فقتل: سنة وبيع  
خسون، وقيل: ثمان وخسون وقيل ثلاث  
وستون، وقيل خمس وستون، وقيل ثمان  
وستون ذكره أبو عمرو وغيره  
وذكر أبو بكر أحمد بن الدارح  
في كتاب (مواليد أهل البيت) أن  
سنة خمس وستون، ولم يذكر غيره  
صحب النبي صلى الله عليه وسلم منها بمكة  
ثلاث عشرة سنة، وعمه إذا ذات  
اثنا عشرة سنة، ثم هاجر فوجه بالمدينة  
عشر سنين وعاش بعده ثلاثين سنة



## الفصل الثانی عشر فی ذکر ولد

وكان له من الولد أربعة عشر ذكراً

أو ثمان عشرة أنثى

### ذکر الذکور

الحسن والحسين وقد استوعبنا  
ذكرهما في مناقب ذوی القربى ولهما عقب  
وحسن مات صغيراً، أمهم فاطمة بنت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليهما  
ومحمد الأكبر، أمهم خولة بنت  
بن جعفر الحنفية، ذكره الدارقطني  
وغيره، وقال: واخته أمه، عوانة بنت  
أبى مفضل الغفارية، وقيل: بل كانت أمه  
من سبي اليمامة ضارت إلى علي، وأنها كانت  
أمة لبني حنيفة سندية سوداء، ولم تكن  
من أنفسهم، وقيل: إن أبا بكر أعطى علياً  
الحنفية أم محمد من سبي بني حنيفة آخره  
بن السمان، وعبد الله، قتله المختار، وأبو بكر  
قتل مع الحسين، أمهم ليلى بنت معوية بن  
خالد التميمي، وهي التي تزوجها عبد الله  
بن جعفر، خلف عليها بعد محمد، جميع بنين  
زوجته علي وابنته، فولدت له صالحاً وأم

## حضرت کی اولادِ زمریہ کا ذکر

۱۷۶

۱۔ امام حسن (۱۲) امام حسینؑ ران دونوں حضرات  
کی اولادیں بنیں ۲۱، محسن بچپن میں فوت  
ہو گئے، ان حضرات کی والدہ فاطمہ بنت رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ۲۔ محمد اکبر جس کی والدہ خولہ بنت  
ایاس بن جعفر حنفیہ ہیں۔ (اس بات کو دارقطنی  
وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔) آپ کی ماری بہن عوانہ  
بنت ابومکمل غفاریہ ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ  
آپ کی ماں یمامہ کی قیدیوں میں سے تھیں جو  
علیؑ کے عقد میں آئی، جو بنو حنیفہ سندیر سودا  
کی لڑکی تھیں، بعض نے کہا کہ ابوبکر نے علیؑ  
کو حنیفہ دی تھی جو محمد کی ماں ہیں۔ جو بنو حنیفہ کی  
قیدیوں میں سے تھی (۵) عبد اللہ جس کو محمد  
نے قتل کیا (۶) ابوبکر جو امام حسینؑ علیہ السلام  
کیا تھا شہید ہوئے، ان دونوں کی ماں یسلی  
معوذ بن خالد تميمی تھیں، یہ وہ مستور ہیں جن  
سے عبد اللہ بن جعفر نے اپنے چچا کے انتقال  
کے بعد شادی کی، علیؑ کی زوجہ اور آپ کی بیٹی  
بیک وقت آپ کے عقد میں تھیں (۷) عباس  
الاکبر (۸) عثمان (۹) جعفر (۱۰) عبد اللہ امام  
حسینؑ کیساتھ کہ بلا میں شہید ہوئے، ان کی ماں

ام البنین بنت حزام بن خالد وجید یثم کلایہ  
 (۱۱) محمد اصغر حیدر کیا تھے شہید ہوئے آپ کی  
 والدہ ام ولد ہے (۱۱۲) محبی (۱۱۳) عون، و ذوال  
 کی ماں اسماء بنت عیس ہیں (۱۱۴) عمر الکبر آپ  
 کی والدہ ام حبیب مہبار تغلبید ہیں، جو  
 لونڈی تھیں، ان کو جنگ ردہ میں خالد نے  
 گرفتار کیا تھا، حضرت علیؑ نے اسی کو خرید لیا تھا  
 محمد اوسط جس کی ماں ابوالعاص کی بیٹی ہیں۔

ابنہا و ام محمد بنی عبد اللہ ابن جعفر، فہم  
 بخوة عبد اللہ و ابی بکر ابنی علی لأہمہا  
 ذکرہ الدارقطنی و العباس الکبری، و،  
 عثمان، و جعفر، و، عبد اللہ، قتلوا مع  
 الحسین ایضاً، أمهم أم البنین بنت حزام  
 بن خالد الحیدریة ثم الکلابیة، و،  
 محمد الأصغر، قتل مع الحسین ایضاً، أمہ  
 أم ولد، و محبی، و بنون أمہما أسماء بنت  
 عیس، فہما أخوان بنی جعفر بن ابی طالب  
 و أخوا محمد بن ابی بکر لأہمہم، و عمرو الکبری  
 أمہ أم حبیب الصبیاء التغلبیة، سبیة  
 سبھا لک خالد فی الودعة فاشتاواھا علی، و محمد  
 الأوسط، أمہ بنت ابی العاص

## ذکر الاناث

أم کلثوم الکبری، و، زینب الکبری  
 شقیقۃ الحسن و الحسین، و ہدیة، شقیقۃ عمر  
 الکبر، و، أم الحسن، و، رملۃ الکبری  
 أمہما أم سعد بنت خرقۃ بن مسعود اشقی و  
 أم ہانی، و میمونۃ، و، رملۃ الصغری  
 و، زینب الصغری، و، أم کلثوم الصغری  
 و، فاطمۃ، و، أمامۃ، و، خدیجہ، و، أم  
 العکم، و، أم سلمۃ، و، أم جعفر، و

## حضرت کی لڑکیاں

۱۸ بیٹیاں

(۱) ام کلثوم کبریٰ (۲) زینب کبریٰ، ام حسن  
 اور حسینؑ کی حقیقی بہنیں (۳) زینب عمر الکبر کی  
 حقیقی بہن (۴) ام الحسن (۵) رملۃ الکبریٰ  
 دونوں کی والدہ ام سعد بنت عروہ بن سعود  
 ثقیفی ہے (۶) ام ہانی (۷) میمونہ (۸) رملۃ  
 الصغریٰ (۹) زینب الصغریٰ (۱۰) ام کلثوم  
 صغریٰ (۱۱) فاطمہ (۱۲) امامہ (۱۳) خدیجہ (۱۴)

ح ۱۰۰۔ وفتیہ، لامعات اولاد شتی، ذکر

ہا ابن قتیبہ وصاحب الصغیر

وعقبہ من الحسن والحین ومحمد بن

الحنفیہ وعمر والعباس

وتزوج بنات علی بن عقیل وبنو العباس

ما خلا زینب بنت فاطمہ کانت تحت عبد اللہ

بن جعفر، وأم کلثوم بنت فاطمہ کانت تحت

عمر بن الخطاب، فمات عنها، فتزوجها بعده

محمد بن جعفر بن ابی طالب، فمات عنها فتزوج

جہا بعده عون بن جعفر بن ابی طالب، فمات

عنده، وأم حسن تزوجها جعفر بن حبیرة

المخرومی، وفاطمہ تزوجها سعد بن الأسود

من بنی الحارث، واللہ اعلم

ام الکرام (۱۵) ام سلمہ (۱۷) ام جعفر (۱۶)  
حجاز (۱۸) تقيہ، حضرت کی لونڈیوں سے مختلف  
اولاد بنیں۔

مذہب ذیل فرزندوں سے آپ کا سلسلہ

نسب چلا، امام حسن، امام حسین، محمد بن حنفیہ،

عمر اور عباس، علی کی بیٹیوں کی شادی عقیل اور

عباس کے بیٹیوں سے ہوئی۔ زینب بنت

فاطمہ کی شادی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی، ام

کلثوم کی شادی محمد بن جعفر سے ہوئی۔ محمد کی

سوت کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب سے

شادی کی، ام حسن سے جعفر بن حبیرہ مخرومی

نے اور فاطمہ سے سعد بن اسود نے جو جبکہ الحلق

ہی حادثہ سے تھا شادی کی!

آخر دعوات ان الحمد للہ رب العالمین

صلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

حررہ

محمد شریف عفی اللہ عنہ

۸۵۔ شمس آباد کلاونی، ملتان، پاکستان

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۰ اگست ۱۹۷۸ء

# صحت نام

غلط	درست	صفحہ	سطر	غلط	درست	صفحہ	سطر	غلط	درست	صفحہ	سطر
بن جندی	جندی اور سلفی	۸	۱	بعض	بعض	۴۵	۱۳	طرف	طرف بھیجا	۹۸	۲
طا	طائی	"	۸	تم تبارا بھائی ہو	میں تبارا بھائی	۵۰	۳	اشوب جیم	اشوب جیم	۹۸	۱۲
جیب مری	جیب مری	۹	۱۰	بات کی تیار	بات کی تیار	۵۱	۱۴	خصوصیات	خصوصیات	۱۰۰	۱۵
اپنی	۳ بجی	۱۰	۱۴	لاٹھ پر مارا	لاٹھ پر اپنا ہاتھ مارا	"	۲۰	اس کو ذیل	اس کو ذیل	۱۰۲	۱۶
کو دیا کہو	کو دیا کہو کہو	۱۲	۲۰	عبداللہ بن عمر	عمر بن عبداللہ	۵۲	۱۳	نے فرمایا	نے فرمایا	۱۰۳	۵
اور قرا ب پر	اور قرا ب پر	۱۳	۱۹	حدیث سے	حدیث سے	۵۴	۱	ان	"	"	۸
جندی	جندی	۱۴	۹	موت	موت	"	۶۰	کے	چینے	"	۱۳
رواستے	رواستے	۱۵	۱۱	صحت نے	صحت نے	"	۱۱	جوز کو	بن کی	"	۱۵
ایک	ایک	"	۱۱	عنی	عنی	"	۳	اور مجھے	میری آنکھ میں لگا	۱۰۲	۷
میں ٹائی	میں نے علی	"	۱۶	جہم کو اپنا ہاتھ کر	اپنا ہاتھ کو جہم پر	۶۳	۱۶	جپ مجھے	جپ مجھے	"	۱۲
اگر	آپ کے	۱۶	۹	انہ	جبرائیل	۶۶	۲۰	دینا شخص بدل	دینا شخص بدل	۱۰۶	۳
ریش	ریش	۱۶	۱۵	بنی	بن کر	۶۷	۲۰	معر	معر	۱۰۹	۹
شبیجی	شبیجی	"	۱۶	انہ	جبرائیل	۶۸	۱۱	نازل پر	نازل پر	۱۱۱	۸
آپ کا لاکا	آپ کا ایک لاکا	۱۹	۱۰	سودہ بڑا	سودہ بڑا	۶۹	۲۲	عمر نے فرمایا	عمر نے فرمایا	"	۱۰
اسے	اسے	۲۰	۱۳	غرا مچھلین	غرا مچھلین	۷۳	۵	ماسوئے علی	ماسوئے علی	۱۱۲	۱۸
اول المؤمنین	اول المسلمین	"	۱۴	غرا مچھلین	غرا مچھلین	"	۱۴	رسول اللہ	رسول اللہ	۱۱۳	۲
راوی	مردی	۲۱	۱	آپ	آپ	۷۵	۴	کے حکم	کے حکم	"	۲۰۳
پہلے لایا	پہلے اسلام لایا	"	۷	ان کو	ان کو	۷۶	۶	عمر	عمر	"	۲۲
سلیمان	سلیمان	"	۱۲	دوست علی کو	دوست کو	۷۷	۱۹	یہ نے مزار	یہ نے مزار	۱۱۵	۱۳
نقل	منقول	"	۱۵	گھوڑا	گھوڑا	۸۰	۶	بڑھ	بڑھ	۱۱۷	۷
اس شخص	اس شخص کے	۲۴	۲۰	فرمایا	فرمایا	"	۲۲	تنفس	تنفس	۱۱۸	۱۹، ۱۳
کے ساتھ	"	۲۵	"	مردود کی	مردود سے	۸۱	۷	دریافت کرد	دریافت کرد	۱۲۱	۱۵
اقائم	اقائم	۲۷	۷	ریجھ	الچھ	۸۲	۷	لوار	لوار	۱۲۳	۱۵
کے علی	کے بعد علی	۲۷	۸	اپنی	اپنی	۸۳	۱۲	ہوا	ہوا	۱۲۷	۵
پانے والے	پانے والے	۲۹	۲	اس راہ کو لایا	اس راہ کو لایا	۸۷	۱	علم علیہ السلام	علم علیہ السلام	۱۳۱	۹
تشریف	تشریف لائے	۳۰	۱	مجھے لے	مجھے لائے	"	۲۲	ایات	ایات	۱۳۲	۲۱
پاس شخص	پاس اس شخص	۳۱	۲۰	نصب	نصب	"	۵	کے پاس	کے پاس	۱۳۵	۱۶
حازمت	حازمت	۳۱	۱۸	تم دونوں کو	تم دونوں سے	۸۸	۲۳	سب	سب	۱۳۷	۹
جنگوں	جنگوں	۳۱	۱۹	جی کے	جی کے	۹۰	۶	ماننے	ماننے	۱۳۷	۹
جنگوں	جنگوں	۳۲	۱	جائیں	جائیں	"	۲۰	دیت	دیت	۱۳۷	۱
علی گلیاں	علی گلیاں	۳۴	۱۴	مکڑے	مکڑے	۹۵	۳	دیت کو دیت	دیت کو دیت	۱۳۷	۱۶
میرے بعد	میرے بعد	۳۹	۲	نیز لگا	نیز لگا	"	۱۰	اکھاڑ دیا	اکھاڑ دیا	۱۳۷	۱۰
بعض	بعض	۴۵	۵	کلی	کلی	۹۶	۱۳	حاکمی نے علی	حاکمی نے علی	"	۱۰
								حاکمی نے علی	حاکمی نے علی	۱۳۷	۶

غلط	دست	صفحہ	سطر	غلط	دست	صفحہ	سطر	غلط	دست	صفحہ	سطر
لوار احمد کے	لوار احمد	۱۲۹	۵	حمار	خضار	۱۴۲	۱۰	بوجھ ختم	دست	۱۸۲	۱۶
می	حق	۱۵۱	۱	اگر بیان	اگر بیان	۱۴۲	۱۲	نیکر	دست	۱۸۵	۶
صہ	طرح	۱۵۲	۲	مساکین	قوی	۱۴۲	۹	دیا	دست	۱۸۹	۱۲
تم نے	تم یہ	۱۵۳	۱۲	صاحب نقل	صاحب نقل	۱۴۵	۷	طرت	دست	۱۹۵	۲
حوال نے	طوال میں	"	۱۲	میں نے حضرت	میں نے حضرت	۱۴۷	۹	پاس لے گئے	دست	۱۹۶	۱۷
اچی	آپ کی	۱۵۳	۷	محبت	محبت	۱۴۸	۸	ہو کا	دست	۱۹۷	۷
نے محمد	نے کہا محمد	۱۵۵	۱۰	رکھا	رکھا اس نے مجھے	"	۱۲	آپ کو	دست	۲۰۰	۷
بالغ	نالغہ	"	۱۲	بغض رکھا	بغض رکھا	"	۱۲	ابو الہ ہزار	دست	۲۰۱	۱
دلی	دلی اللہ	۱۶۰	۱	دونوں	دونوں	"	۱۲	حضری	دست	"	۱۰
ہوئی	کی	۱۶۱	۲	بغض رکھے گا	بغض رکھے گا	۱۶۹	۵	عزیز	دست	"	۱۰
بکرم کے	بکرم کے	۱۶۳	۱۰	خفی	خفی	۱۸۰	۶	مرتب سعید	دست	۲۰۲	۱۶
جانبی	جانبی	۱۶۵	۱۷	چے	چے	"	۱۱	کلام	دست	۲۰۲	۳
اس امت	آپ اس کے	۱۶۶	۱۰	منافقین	منافقین	"	۱۷	مستحق	دست	۲۰۵	۱۵
کو تفسیر	کی تفسیر	"	۱۶	پہلے اس کے	پہلے اس کے	۱۸۱	۱۰	جعفر بن محمد	دست	۲۱۷	۷
ذوالقرنین	ذوالقرنین	"	"	محبت	محبت	۱۸۷	۲	ابو البحر	دست	۲۲۳	۱۱
عزیز	x	۱۶۹	۳	سنائی	سنائی	۱۸۳	۵	کسے کی	دست	۲۲۶	۶
کا	اس کا	۱۷۳	۱۳	عشرہ	عشرہ	۱۸۴	۱۰	تر	دست	۲۶۵	۱۲

## فوق بلغرامی کی اہم تصانیف

اسوۃ الرسول (اول)	سراج المبیین فی تاریخ امیر المومنین
اسوۃ الرسول (دوئم)	ذبح عظیم
اسوۃ الرسول سوئم)	ماثر الباقریہ
اسوۃ الرسول (چہارم)	آثار جعفریہ

در مقصود

الزہراء

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶

۹۲۱۱۰

یاساحب الزماں اور کئی

DVD  
version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABEEL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.co.cc

sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE